عام ہندوستانی لکڑیاں

اور

اُن کے طریق استعمال

یعنی

ایچ - ٹراٹر صاحب سی، آئی، ای - آئی، ایف، ایس

سابق "یوٹی لائیزیشن آفسر"۔ فاریسٹ - ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔

دہرہ دون کی مُفیدِ عام کتاب

"کامن کمرشل ٹمبرز آف انڈیا اینڈ دیر یوزیز"

کا

اُردو ترجمہ

مُرتبہ

ایم، اے، رحمٰن - ایم، ایس سی، اے، آر، آئی سی

و

ابنِ حسن زیدی - ایف، آر، آئی - نیو فاریسٹ۔ دہرہ دون

دیباچہ

از مترجم

گزشتہ بیس سال میں فاریسٹ۔ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ دہرہ دون نے لکڑی اور دیگر جنگلاتی پیداوار کی نسبت جس قدر معلومات بہم پہنچائی ہیں اور جو کچھ تحقیق و تجسس کا ثبوت دیا ہے وہ اہلِ علم اور سائنسداں حضرات سے پوشیدہ نہیں لیکن یہ معلوم کرکے افسوس ہوتا ہے کہ اُن قابلِ قدر تحقیقات کا جو خاطر خواہ فائدہ پبلک کو پہنچنا چاہیئے وہ نہیں پہنچا۔ اِس کی ظاہر وجہ یہ ہے کہ صنعت و حرفت کا زیادہ تر تعلق عام پبلک سے ہوتا ہے اور عوام ابھی تک انگریزی زبان میں اِس قدر پیچھے ہیں کہ بہت سے لوگوں کو تو شاید یہ بھی معلوم نہیں کہ گورنمنٹ ہند کی طرف سے اُن کی رہبری کے لئے کوئی ایسا مستقل محکمہ دہرہ دون میں موجود ہے جہاں اہلِ مُلک کی صنعتی بہبودی اور ترقی کی خاطر لاکھوں روپیہ صرف کیا گیا ہے۔

پس یہ ماننا پڑے گا کہ لکڑی کے متعلق ہماری تمام صنعت و حرفت کی عملی ترقی کے واسطے اور ہر خاص و عام کو یہ سمجھا دینے کے لئے کہ اِس راہ میں کتنا کچھ کام کیا جارہا ہے۔ ضروری ہے کہ فاریسٹ۔ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے مفید لٹریچر کو انگریزی کے علاوہ عام ہندوستانی زبان میں بھی پبلک کے سامنے رکھنے کا کوئی معقول انتظام ہو۔ اِس ضرورت کو سب سے پہلے ہم نے محسوس کیا۔ انگریزی میں اگرچہ بہت کام ہوئے ہیں لیکن وقت بتائے گا کہ لکڑی کے متعلق اِنسٹی ٹیوٹ کی صنعتی کتابوں کو ہندوستانی زبان کا جامہ پہنانے کا سلسلہ چھیڑ کر ہم نے مُلک کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔

بقول حضرت جوش ملیح آبادی ؎

دل رسم کے سانچے میں نہ ڈھالا ہم نے
اسلوبِ سخن نیا نکالا ہم نے
ذرات کو چھوڑ کر حریفوں کے لئے
خورشید پہ بڑھ کے ہاتھ ڈالا ہم نے

یعنی کسی دستکاری کی قرار واقعی سرپرستی اُس وقت تک دشوار ہے جب تک کہ کسی مُلک کی عام زبان میں اُس کا لٹریچر موجود نہ ہو۔ اس سے میری مُراد اُس عام ہندوستانی زبان سے ہے جو کم و بیش مُلک کے ہر حصّے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے یا یوں کہئے کہ جو لکڑی کی صنعت و حرفت سے تعلق رکھنے والے زیادہ سے زیادہ لوگوں کی زبان ہے۔

دوسری جنگِ عظیم کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے ساتھ ساتھ لکڑی کی اکثر فیکٹریوں کے منیجر اور کارخانہ دار سیٹھ لوگ میرے پاس ایسے آئے جنھوں نے لکڑی کے متعلق انسٹی ٹیوٹ کی جدید معلومات حاصل کرنا چاہیں مگر وہ اس معاملے میں صرف اِس وجہ سے جھجکتے تھے کہ وہ انگریزی زبان نہیں جانتے تھے اور جب ان کی ضرورت کے موافق اُنھیں ہندوستانی زبان میں سمجھایا اور بتایا گیا تو وہ بیحد خوش ہوئے۔ اسی دوران میں کسی شخص نے پبلک کی اِس شدید ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے الہ آباد سے ایک کتاب اُردو میں ہندوستان کی تجارتی لکڑیوں کے موضوع پر لکھ کر نظرِ ثانی کی غرض سے یہاں ہمارے پاس بھیجی۔ کتاب فی نفسہٖ کوئی کامیاب کوشش نہ تھی اور اُسے درست کرنا گویا ازسرِنو ہی ایک کتاب لکھنے کے برابر تھا۔ بہرحال اِس سے یہ ثابت ہوا کہ اہلِ مُلک میں اِس چیز کی ضرورت ہے۔ چنانچہ میں اِس کام کے لئے تیار ہو گیا لیکن اپنے عہدے کی مصروفیت اور کارِ منصبی کی انجام دہی سے اتنا وقت نکالنا کہ اِس اہم کام کو بھی سراسر اپنے ذمّے لے لیا جائے سخت مشکل تھا۔ یہ منزل اس طرح آسان ہوئی کہ اتفاق سے ابنِ حسن زیدی متخلص بہ تجور کرتپوری کا تبادلہ

انسٹی ٹیوٹ کے شعبۂ "ٹمبر ٹیسٹنگ" سے ہمارے سیکشن کو ہوگیا۔ یہ اس کام میں پوری طرح میری اعانت کے قابل تھے۔ پس ان کے "سیزننگ سیکشن" میں آتے ہی اس مفید کام کی ابتدا ہوگئی۔

آخر میں اس چیز کا اظہار ضروری ہے کہ کسی کتاب کو ایک زبان سے دوسری میں منتقل کرنے اور بالخصوص انگریزی مصطلحات کو ہندوستانی کا جامہ پہنانے میں بہت دقتیں پیش آتی ہیں۔

میرے نزدیک ترجمے کی بہ نسبت براہ راست تصنیف کا کام بہت آسان ہوتا ہے۔ بہرحال یہ فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے ہندوستانی میں ایک معقول کتاب کی شکل میں پہلی کوشش ہے۔ ہماری مخاطب عام پبلک اور عام کام کرنے والوں کی ضروریات ہیں۔ اور وہ طالب علم لوگ جو تھوڑا بہت پڑھ لکھ کر دستکاری حاصل کرنے کیلئے کارپینٹری اسکولوں جیسے شعبوں میں داخل ہوجاتے ہیں اور جو کافی تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے انگریزی میں ایسی کتابوں کو پڑھنے کے ناقابل ہیں۔ اس لئے کتاب کا نفس مضمون زیادہ سے زیادہ سہل و سادہ عبارت میں رکھنے کی کوشش کی گئی ہے جسے ہر معمولی پڑھا لکھا آدمی اچھی طرح سمجھ سکے۔

اُمید ہے کہ یہ تحفہ پبلک میں پوری مقبولیت حاصل کرے گا اور اس سلسلے میں دیگر مفید تراجم کرانے میں ہماری ہمت افزائی کا باعث ہوگا۔ میں اُن لوگوں کا ممنون ہوں گا جو اس کتاب کو پڑھ کر اپنی مفید رائے اور بہتر مشوروں سے مجھے مطلع کریں گے۔

محمد عزیز الرحمٰن

دہرہ دون۔ اگست ۱۹۴۶ء

آفسر انچارج۔ ووڈ سیزننگ سیکشن

فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ نیو فاریسٹ۔

اعلان

فارسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے دفاتر میں بعض خطوط اس قدر غلط سلت انگریزی میں موصول ہوتے ہیں جن سے لکھنے والوں کی انگریزی زبان سے ناواقفیت و دقت کا اظہار ہوتا ہے۔

کثیر تعداد پبلک کی ایسی ہے جو مدتوں سے لکڑی کے کاروبار اور صنعت و حرفت میں دخل رکھتی ہے مگر انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے یہ لوگ فارسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دہرہ دون کے مفید لٹریچر سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

ایسے لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ انگریزی میں خط و کتابت کرنے سے معذور ہیں تو بلا تکلف اپنے خطوط کو اردو یا ہندی میں تحریر کرکے کل دریافت طلب امور کا جواب پتہ ذیل سے حاصل کریں:-

"ٹرانسلیشن سب آفس" (دارالترجمہ) سینر ننگ سیکشن -

فارسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ - نیو فارسٹ - دہرہ دون -

(بحکم صاحب پریسیڈنٹ - ایف آر آئی - دہرہ دون)

دیباچہ

از مصنف

گزشتہ بیس برس میں ہندوستان کی بے شمار جنگلاتی پیداوار کی نسبت بہت کچھ لکھا جاچکا ہے۔ پھر بھی یہ حقیقت ہے کہ ساگون اور چند ایک اور لکڑیوں کے سوا اس ملک سے کوئی خاص برآمد تجارتی لکڑی کی نہیں ہوتی۔ یہاں کی لکڑی کی منڈیوں میں بھی سال۔ شیشم۔ ساگون۔ اور دیودار جیسی مشہور لکڑیوں کے علاوہ اور کوئی لکڑی دستیاب نہیں ہوتی جن کی قیمت کو زائد سمجھتے ہوئے عام کاریگر بغیر اس کی پرواکئے کہ کوئی لکڑی اُن کے مناسب ضرورت ہے یا نہیں سستی سے سستی لکڑی کو استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مشہور لکڑیوں کی روزافزوں گرانی عام خریداروں کے لئے ناقابل برداشت ہوگئی ہے۔ ۱۹۲۴ء ہی میں جب ساگون کا نرخ اس قدر تیز ہوگیا تھا کہ پندرہ سال پیشتر اس کا گمان تک بھی نہ تھا تو ریلوے آرڈنینس اور پبلک ورکس کے محکموں میں سخت تشویش لاحق ہوئی اور ریلوے بورڈ نے اس چیز پر خاص طور سے تحقیقات کی کہ ریل گاڑی میں استعمال کرنے کے لئے ساگون کے بجائے کوئی اور لکڑی دریافت کی جائے۔ اس تحقیقات کی تفصیل مسٹر ایچ۔ جی۔ نارمن وھائٹ کی رپورٹ مورخہ فروری ۱۹۲۵ء میں درج ہے۔ یہ تحقیقات ایک اچھی کوشش تھی مگر چونکہ یہ اُس زمانے کی اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کمپنی کی ایک ذاتی چیز تھی اور نہ وہ عام پبلک کی ضروریات کے خیال سے لکھی گئی تھی۔ اس لئے فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دہرہ دون نے اس ضرورت کو محسوس کیا کہ اسی انداز پہ ایک مفید عام رسالہ لکھا جائے تو پبلک کے بہت کارآمد ہو چونکہ اس وقت تک جو گہری سائنٹیفک اور دقیق فنی کتابیں انسٹی ٹیوٹ نے

شائع کی تھیں وہ عام لوگوں اور کم پڑھے لکھوں کے مفید مطلب نہ ہو سکتی تھیں۔

چنانچہ یہ کتاب اسی مقصد کی تکمیل کے لئے لکھی گئی ہے اور ہر ممکن کوشش اس کو سادہ اور آسان انگریزی میں رکھنے کی عمل میں لائی گئی ہے۔ اس سلسلے میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ ۱۹۱۲ء میں مسٹر آر۔ ایس۔ پیرسن۔ فارسٹ اکانامسٹ نے بھی ایک مختصر مفید عام مقالہ جنگلاتی پیداوار پر لکھ کر شائع کیا تھا جو بہت زیادہ پبلک کی مقبولیت کو پہنچا۔ اس وقت سے تا ایں دم تیس سال سے زائد عرصہ گزرا۔ اور اس طویل مدت میں جو کچھ مزید معلومات ہندوستانی لکڑیوں پر حاصل کی گئیں وہ اس کتاب کی صورت میں پبلک کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔

کتاب کے نفس مضمون پر پہنچنے سے پہلے یہ جتلا دینا ضروری ہے کہ ہندوستان کی غیر مشہور لکڑیوں کے استعمال و ترویج میں جو چیز سب سے زیادہ حارج ہوئی وہ ان کے سکھانے کی خرابی تھی۔ لہذا موجودہ کتاب میں ایک علیحدہ باب لکڑیوں کو مناسب طور پر ہوا میں سکھانے سے متعلق اضافہ کیا گیا ہے۔ اگر کتاب کا وہ حصہ پبلک کو لکڑی کے درست طور پر سکھانے کی قدر و منزلت سمجھانے میں کامیاب ہوا تو میں سمجھوں گا کہ اس کتاب کے مرتب کرنے میں مجھے جو درد سری ہوئی تھی وہ فی الجملہ موصول ہو گئی۔

آخر میں پبلک کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ دہرہ دون میں فارسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے متعلق جو دفاتر اور سائنٹیفک معمل گاہیں ہیں وہ کسی طور دنیا کے کسی اور انسٹی ٹیوٹ سے کم نہیں۔ لہذا ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ لکڑی اور دیگر جنگلاتی پیداوار کے بارے میں بہترین کا مشورہ حاصل کرے۔

ایچ۔ ٹراٹر۔ یوٹی لائیزیشن آفسر

نیو فارسٹ۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۰ء

صفحہ	لائن	غلط	صحیح
دیباچہ ۲ (از مصنف)	۱۲	سکھانے سے	سکھانے کے
(ا)	۶	۹۱	۱۹
(ب)	۹	۶	۶۱
(ب)	۹	-	۶۳
(ب)	۱۵	۶	۶۳
(ج)	۱۹	-	۱۰۲
(ج)	۲۰	-	۱۰۲
ک	۱۵	۲۳۲	۱۳۲
ز	۱۶	۳۰۳	۲۰۳
ی	۲۶	کنگھول	انگھول
۱۲	۶	تجھی	بجھی
۱۳	۶	پتوں	جتوں
۱۳	۶	کے	سے
۱۳	۱۲	marmellos	marmelos
۱۳	۱۳	odoratissmia	odoratissima
۱۳	۱۵	(You)	(yon)
۱۵	۷	racemopsus	racemosus
۱۵	۸	engenioides	eugenioides
۱۷	۹	یکوفلم	کیلوفلم
۱۷	۲۰	Gruclina	Gmelina
۱۸	۶	rejia	regia
۱۸	۱۵	(Chingau)	(Chingan)
۱۸	آخری لائن	suvavodens	suaveolens
۱۹	۶	chaglum	chuglam
۱۹	۷	chaglum	chuglam
۲۰	۴	scholories	scholaris
۳۰	۹	auphyllum	auphyllum
۲۰	۱۲	Souneratioides (kampal)	Sonneratioides (Sampati)
۲۰	۱۳	Litsaca	Litsaea

صفحہ	لائن	غلط	صحیح
۲۰	۱۵	(champac)	(champak)
۲۱	۱	(ریل)	(کیل)
۲۱	۱	(Rail)	(kail)
۲۱	۳	Siderozylon longop-etislatum (lamp)	Sideroxylon longope-tiolatum (lambapatti)
۲۱	۴	campanulat	companulata
۳۴	۳	dichromat	dichromate
۳۴	۶	dichromat	dichromate
۳۱	۹	Iodelite	Jodelite
۳۵	۱۱	Brunoleem	Brunolium
۳۵	۱۲	Cresoyla	Cresoyle
۱۰۴	۱۸	جونسرو	جونسار
۱۱۳	۱۳	لو	کو
۱۱۷	۸	موزل	موزوں
۱۱۷	۱۴	پنک	پنگ
۱۱۷	۱۷	اور	اندر
۱۳۱	۴	لیکرو	میکرو
۱۳۲	۶	ً	‥
۱۳۵	۹	کسوں	بکسوں
۱۶۱	۱۸	اوزاروں پہ	اوزاران پہ
۲۰۶	۴	برتال	برتل
۲۰۹	۱	پٹرو	ٹیرو
۲۵۹	۱۶	کلٹھان	کٹھان
۲۶۳	۳	سیوافیر	سیوافریا
۲۹۸	۱۵	گلف	گاف
۳۰۴	۳	الابار	مالابار
۳۰۴	۸ آخری کالم	۱۰۵	۱۷۵
۳۰۴	۱۰ آخری کالم	۱۸۰	۱۵۰
۳۰۷	۸ آٹھواں کالم	۱۱۵	۱۲۵
۳۱۰	۶ آخری کالم	۶۰	۱۶۰

فہرست مضامین

نمبر صفحہ

فہرست مضامین

نمبر صفحہ

فہرست مضامین | نمبر صفحہ

فہرست مضامین | نمبر صفحہ

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین	نمبر صفحہ
(۱) ہوائی جہازوں کے لئے لکڑیاں	۲۵۳ تا ۲۵۴
(۲) کاشتکاری کے اوزاروں کی لکڑیاں ...	۲۵۴ تا ۲۵۵
(۳) کلہاڑیوں اور دیگر اوزاروں کے دستوں کی لکڑیاں ...	
(۴) لکڑیوں کو موڑ کر بنانے والی چیزیں	۲۵۵
(۵) کشتیاں اور جہاز بنانے کی لکڑیاں ...	۲۵۶ تا ۲۵۹
(۶) کپڑا بننے کے بابنوں کی لکڑیاں ...	۲۵۹ تا ۲۶۰
(۷) جوتوں کے فرموں اور اڑیوں کی لکڑیاں ...	۲۶۰ تا ۲۶۱
(۸) برش کی لکڑیاں	۲۶۱ تا ۲۶۲
(۹) گاڑیوں کے لئے لکڑیاں	۲۶۲ تا ۲۶۴
(۱۰) عمارتی لکڑیاں	۲۶۴ تا ۲۷۲
(۱۱) پیپوں اور ڈھولوں کے لئے لکڑیاں ...	۲۷۲ تا ۲۷۳
(۱۲) بجلی کے کھمبوں کے لئے لکڑیاں ...	۲۷۴ تا ۲۷۶
(۱۳) کھدائی اور چھپائی کے کام کی لکڑیاں ...	۲۷۶
(۱۴) فرش میں لگانے کی لکڑیاں	۲۷۶ تا ۲۷۷
(۱۵) فرنیچر کے کام کی لکڑیاں	۲۷۷ تا ۲۸۰
(۱۶) بندرگاہوں کی ضرورت کی لکڑیاں ...	۲۸۰ تا ۲۸۱
(۱۷) دیا سلائی کے لئے لکڑیاں	۲۸۱ تا ۲۸۲
(۱۸) انجینیرنگ اوزاروں اور پیمانوں کی لکڑیاں	۲۸۲
(۱۹) کانوں میں کام آنے والی لکڑیاں ...	۲۸۳
(۲۰) موٹر لاریوں کے لئے لکڑیاں	۲۸۳ تا ۲۸۴

فہرست مضامین	نمبر صفحہ

فہرست تصاویر

نمبر صفحہ

تشریحات

اِس کتاب میں لکڑی کے متعلق انگریزی اصطلاحوں کے حسبِ ذیل ترجمے کئے گئے ہیں :-

Scientific name — جو لکڑیوں کے بیان میں سب سے اوپر درج کیا گیا ہے (سائنٹیفک نام)

Trade name — جو لکڑی کے کاروباری لوگوں میں استعمال ہوتا ہے (تجارتی نام)

Vernacular name — جس نام سے لکڑی کو وہاں کے عام لوگ جانتے ہیں (دیسی نام)

Weight — ہوا میں سکھائے جانے کے بعد قریبًا ۱۲ فیصدی نمی کے ساتھ جو کچھ وزن لکڑی کا ہو (وزن)

Sapwood. — کچی لکڑی   Heart wood. — اندرونی پکی لکڑی

Sap-stains or Fungus — کچی لکڑی کے دھبے یا گلگرمتہ

Annual rings — لکڑی کی بڑھوتری کے جو سالانہ گھیرے نشان تنے میں پڑ جاتے ہیں

Interlocked fibres. — گھومے ہوئے ریشے جو سیدھے سیدھے نہ ہوں

Conversion. — لکڑی کی چرائی کٹائی

Wood Preservatives. — لکڑی کو دیئے جانے والے حفاظتی مصالحے

Strength. — مضبوطی   Durability. — پائداری

Sources of Supply. — ملنے کی جگہ   Furniture. — فرنیچر

Working qualities — لکڑی کی اوزاروں سے مناسبت و موافقت

Packing Box. — "پیکنگ بکس" یعنی سامان بھرنے کی پیٹیاں

Plywood. — "پلائی" لکڑی کو باریک تہوں میں چھیل کر اور ایک دوسرے سے چپکا کر لکڑی بنانا

Supply. — ملنا یا حاصل ہونا

Uses — استعمال

Grave yard test — قبرستانی تجربہ یعنی لکڑی کو زمین میں گاڑ کر اس کی دیرپائی معلوم کرنے کا طریقہ

نوٹ :- اس کتاب میں مختلف لکڑیوں کی قیمتوں کا جو تخمینہ دیا گیا ہے وہ سب جنگ سے پیشتر کی قیمتیں ہیں۔ موجودہ نرخ تیز ہیں -



فارسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دہرہ دون

پہلا باب

لٹھوں کا رکھ رکھاؤ اور اُن کی ابتدائی سکھائی

لکڑی کے کاروباری لوگ لکڑی کو زیادہ تر لٹھوں کی حالت میں خریدتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ کچھ ہدایات لٹھوں کے چرائی سے پہلے رکھ رکھاؤ اور حفاظت کی بیان کی جائیں :-

لوگ ایسا سمجھتے رہے ہیں کہ لکڑی لٹھوں کی حالت میں بھی اُسی قدر جلد اور آسانی سے سکھائی جا سکتی ہے جیسی کہ تختوں اور برگوں کی صورت میں۔ ایسا نہیں ہے۔ لکڑی تختوں اور برگوں کی صورت میں ہمیشہ جلدی سوکھتی اور خرابی و نقصان سے بچتی ہے چونکہ لٹھوں کی حالت میں باہر کی لکڑی زیادہ سوکھ جانے اور اندر کی گیلی رہ جانے سے لٹھے باہر سے پھٹ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ انھیں کیڑے اور گھُن لگنے کا خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔

لٹھوں کی شکل میں سکھائی ہمیشہ آہستہ ہوتی ہے اور تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بعض لکڑیوں کے لٹھے آٹھ دس برس بعد بھی اندر سے اُتنے ہی گیلے نکلے جتنے وہ درخت کی کٹائی کے وقت تھے، حالانکہ باہر سے وہ اتنے سوکھ چکے تھے کہ جس سے لکڑی جگہ جگہ سے پھٹ کر درز پیدا ہو گئی تھیں۔ لٹھوں کی حالت میں رکھنے سے یہ خرابیاں ساگون اور دو ایک اور ایسی ہی لکڑیوں کے سوا قریب قریب سب میں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن لکڑی کے تاجر اس چیز کو نہیں سمجھتے اور جب وہ اُن لٹھوں کو

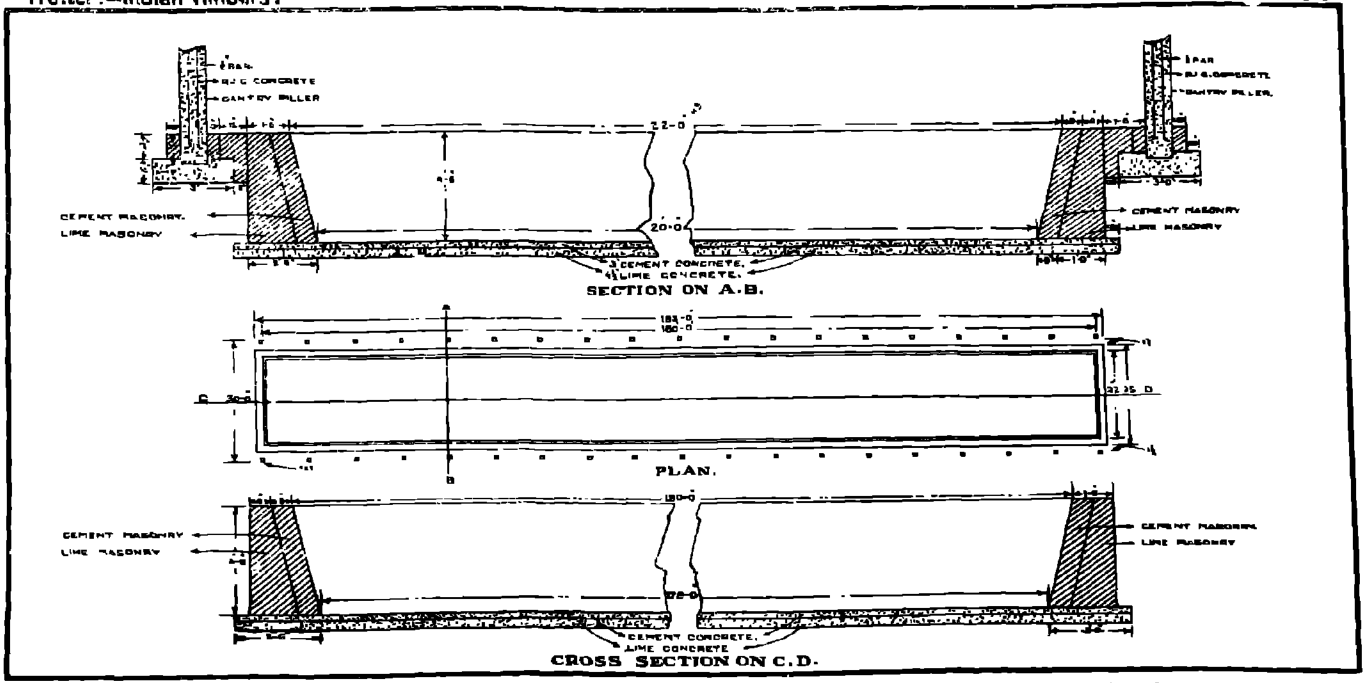
جنھیں وہ کئی کئی برس بعد اپنے نزدیک بالکل سوکھا سمجھتے ہوئے چرواتے ہیں تو اُن کے تختوں کو بعدازاں پھٹتے اور اینٹھتے ہوئے دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ اور جب اُنھیں بتایا جائے کہ اِن خرابیوں کی وجہ یہ تھی کہ تمھارے لٹّھے اندر سے بالکل گیلے تھے تو اُنھیں اور بھی تعجب ہوتا ہے!

بہرحال یہ ممکن ہے کہ اگر لٹھوں کو اِس طرح رکھا جائے کہ وہ باہر سے جلد خشک ہونے اور ایک دَم سوکھنے نہ پائیں تو بہت کچھ یہ خرابیاں روکی جاسکتی ہیں اور اِس طرح روکنے سے بعد کی چرائی میں آسانی بھی ہوجاتی ہے جیساکہ ساگون کے لٹھوں کو ایک سال روکنے سے اُن کی چرائی میں بہت آسانی کا تجربہ ہوا ہے۔ پس وہ کون سا طریقہ سب سے اچھا لٹّھوں کو روکنے کا ہوسکتا ہے جس کے ذریعے وہ باہر سے ایک دَم سوکھنے اور خستہ ہونے بھی نہ پائیں اور اِس روکنے کا فائدہ بھی اُن کو پہنچ سکے؟ سب سے اچھا طریقہ اُن کو پانی میں ڈوبا رکھنے کا ہے! پانی میں رہنے سے لٹّھے باہر سے تر رہتے اور سوکھنے اور تڑخنے نہیں پاتے۔ نیز ایک فائدہ یہ پہنچ جاتا ہے کہ پانی میں لکڑی کے وہ مادّے (گوند اور شکر وغیرہ) جو چرائی میں دِقت پیدا کرنے والے ہوتے ہیں آہستہ آہستہ گھُل جاتے ہیں۔ اِس کے علاوہ پانی میں لکڑی کو کیڑے وغیرہ کا خطرہ بھی نہیں ہوتا لیکن لٹّھوں کو پانی میں پوری طرح ڈبو کر رکھنا چاہیئے۔ اگر ان کا کوئی حِصّہ پانی سے نکلا رہے گا تو اُتنا حِصّہ جلد سوکھ کر جگہ جگہ سے پھٹنے لگے گا۔ پانی کا انتظام بھی ایسا ہونا چاہیئے کہ یا تو بہتا ہوا پانی ہو اور اگر بند پانی ہو تو اُس کے جلد جلد بدلنے کا خیال رکھا جائے تاکہ پانی تازہ رہے اور لکڑی سے نکلے ہوئے گوند، شکر اور رنگین مادّوں کے ساتھ مِل کر سڑ نہ جائے جس سے لکڑی کو کیڑا لگنے کا اندیشہ ہو۔ کھاری سمندری پانی میں بھی لکڑی کو زیادہ عرصے تک رکھنے سے سمندری کیڑا لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ یہ بات دلچسپی سے

تصویر نمبر ۱



لٹھوں کیلئے تالاب - فارسٹ رسرچ انسٹی ٹیوٹ دہرہ دون



F. R. I Debra Dun.

No 899

Detail drawing of a log pond found suitable for Indian conditions.

ہندوستان کے آب و ہوا کے موافق لٹھوں کیلئے ایک تالاب کا خاکہ

خالی نہ ہوگی کہ فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ٹینک (تالاب) میں بیسؔ سال سے زیادہ عرصے کے لگاتار تجربوں میں ہزاروں لٹھوں میں سے کوئی ایک بھی گلنے سڑنے یا خراب ہونے نہیں پایا اگرچہ بعض لٹھوں کو پورے دسؔ بارہ برس تک بھی پانی میں رہنا پڑا!

لہٰذا لٹھوں کو جمع رکھنے کے لئے ایک اچھا تالاب بنوالینا لازمی ہے۔ اور بعض خاص قسم کی لکڑیوں کے لئے تو اُن کے لٹھوں کو چرائی سے پہلے پانی میں ڈبو کر رکھنا ہی اُن کو حفاظت سے رکھنے کا صحیح طریقہ ہے۔ مثلاً ٹرمینالیا ٹومنٹوسا (لاریل) اور اس قسم کی دیگر لکڑیاں اگرچند ہفتے بھی دھوپ میں چھوڑ دی جائیں تو تڑخ کر بیکار ہو جاتی ہیں۔ پانی میں رکھنے سے اُن کے لٹھے چرائی کے وقت تک بالکل صحیح وسالم رہتے ہیں اور محفوظ حالت میں کارخانوں تک پہنچائے جاتے ہیں۔ اِس لئے جن لوگوں کو سخت قسم کی لکڑیوں کے لٹھوں کو کافی عرصہ روکنا ہو اُنھیں چاہیئے کہ اُن کو خرابی سے بچانے کے لئے ایک عمدہ تالاب ضرور بنوائیں جس کی لاگت کا صرفہ اگرچہ اُس وقت اُنھیں ناگوار معلوم ہوگا لیکن اُس سے جس قدر فائدہ اُن کو پہنچے گا اُسے دیکھ کر وہ خوش ہو جائیں گے اور اُن کے خرچہ سے کہیں زیادہ اُن کا نفع ہوگا۔

لیکن اگر کسی وجہ سے تالاب بنوانے کا انتظام نہ ہو سکے تو کم سے کم لٹھوں کو کہیں گھنے سایے ہی میں رکھنے کا بندوبست کر دیا جائے۔ اور گھاس پھوس کے چھپر کے نیچے اُنھیں جمع کرا دیا جائے یا درخت کے پتّوں اور گھاس وغیرہ سے اُنھیں اچھی طرح ڈھانپ دیا جائے جس سے وہ تیز دھوپ اور سورج کی سیدھی کرنوں سے اَمن پائیں۔ نیز جبکہ وہاں لٹھوں کو کافی دن تک رکھنا ہو تو ضروری ہے کہ اُنھیں زمین سے کچھ اونچا بھی رکھا جائے ورنہ دیمک وغیرہ لگنے کا اندیشہ ہوگا۔ اِس کے علاوہ لٹھوں کی چھال بھی اُتار دینی چاہیئے سوا اُن لکڑیوں کے جو زیادہ تڑخنے والی قسم کی ہوں یعنی چھال سے لٹھوں کو گرمی خشکی سے کچھ اَمن ضرور

رہتا ہے جبکہ ساتھ ہی چھال کے ذریعے لکڑی کو کیڑا جلدی لگتا ہے۔ اس چیز کو سمجھ لینا چاہیئے
دیگر یہ کہ لٹھوں کو سروں پر پھٹنے سے روکنے کے لئے اُن کے سروں پہ کوئی
مصالحہ یا "پینٹ" لگا دینا بہتر ہے۔ جو وہاں سے نمی کو جلد نہ خارج ہونے دے۔
اس مطلب کے لئے سب سے عمدہ مصالحہ "ہارڈینڈ گلاس آئل" [1] (Hardened
(Glass oil) ہے۔ لیکن سیسے کا پینٹ یعنی (White lead paint)
جسے سفیدہ بھی کہتے ہیں اور کولتار وغیرہ بھی اس کام کے لئے مناسب ہیں اور جب
کوئی چیز بھی ممکن نہ ہو تو صرف گوبر اور مٹی سے سروں کو لیپ دینا بھی بہت کچھ حفاظت
کرتا ہے۔ اس طرح اگر لٹھوں کے سروں پر سے پھٹنے کی روک تھام کر لی جائے
تو چرائی کے وقت بہت سی لکڑی ضائع جانے سے بچ جاتی ہے۔

لٹھوں کی چرائی میں جلدی

اوپر کی ہدایات اُس حالت میں ہیں جبکہ لٹھوں کو زیادہ عرصے تک رکھنا ضروری ہو
ورنہ یاد رکھنا چاہیئے کہ لٹھوں کو جلد چروانا ہی بہتر ہوتا ہے۔ چونکہ ہندوستان کے
مختلف حصوں میں جو تجربے لکڑی کو ہوا میں سکھائے جانے پر کئے گئے اُن سے
یہی ثابت ہوا ہے کہ لٹھوں کو جلد چروا دینے سے لکڑی سہولت سے اور بغیر ضرر سوکھتی
ہے۔ سخت قسم کی لکڑیوں کو برسات یعنی مرطوب موسم میں کٹوانا اور چروانا بہتر ہے جبکہ
ہوا میں نمی ہوتی ہے اور گرم و خشک موسم آنے سے پہلے لکڑی کو جاڑے کے کئی مہینے
آہستہ آہستہ سوکھنے کے لئے مل جاتے ہیں۔ اس طرح لکڑی پھٹنے اور خراب ہونے
سے بچتی ہے۔
ملائم قسم کی، کم پائیدار لکڑیوں کو برسات کے ختم ہونے پر چروانا بہتر ہوتا ہے۔

---

[1] یہ مصالحہ شالیمار پینٹ کلکتہ سے مل سکتا ہے۔

تاکہ چرائی کے بعد جلد لکڑی سوکھ جائے۔

"گرڈلنگ"

(یا درخت کی جڑ کے قریب تنے پر گول حلقہ کاٹنا)

درخت کی جڑ کے نزدیک۔ زمین سے ڈیڑھ، ۲ دو فٹ کی اونچائی پر تنے کے چاروں طرف چھ انچ چوڑا۔ ۲ دو انچ گہرا ایک حلقہ کاٹتے ہیں جس سے چھال اور کچی لکڑی کے ذریعے درخت کو جو سامانِ رسد زمین سے حاصل ہوتا ہے وہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اس طرح خوراک نہ ملنے سے درخت آہستہ آہستہ سوکھنے اور مرنے لگتا ہے۔ برما کے ساگون کے جنگلوں میں یہ طریقہ عام ہے۔ ایسا کرنے سے ۲ دو تین سال کے اندر درخت کی لکڑی ہلکی ہو کر اس قابل ہو جاتی ہے کہ اُس کے لٹھے دریاؤں کے راستے بہا کر بندرگاہوں تک لائے جا سکیں۔

لیکن یہ کارروائی ہر لکڑی کے لئے مناسب نہیں چونکہ بعض لکڑیاں ایسا کرنے سے سوکھ سا کھ کر اس قدر خستہ ہو جاتی ہیں کہ درخت کو جب زمین پر گرایا جائے تو اُس کے ٹکڑے اُڑ جاتے ہیں بعض پر یہ عمل کرنے سے کیڑا لگ جانے کا بھی ڈر رہتا ہے۔ پھر بھی اُن سخت قسم کی لکڑیوں کے لئے یہ طریقہ اچھا ہے جن کو جنگل سے نکلنے کے بعد جلد کام میں لایا جاتا ہو۔ اور جو زیادہ تر شہتیروں اور موٹے برگوں کے سائز میں کام آتی ہوں جیسے ریلوے سلیپر وغیرہ۔ اس چیز پر پوری معلومات حاصل کرنے کے لئے کہ کن لکڑیوں کے لئے "گرڈلنگ" مناسب عمل ہے اور کن کے لئے نہیں فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دہرہ دون کو لکھا جائے۔

برگوں کی شکل میں سکھائی

تجربوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ زیادہ سخت قسم کی لکڑیوں کو جو پھٹنے تڑخنے

اور اینٹھنے والی ہوں چرائی سے پہلے کچھ عرصے تک موٹے برگوں کی صورت میں سُکھانا چاہیئے۔ اُس کے بعد پتلے سائز میں کٹوا کر سُکھانا بہتر ہوگا۔ ایسا کرنے سے اُن کی خرابیاں بہت حد تک رُک جاتی ہیں۔

نیچے لکھی ہوئی لکڑیوں پر اِس طریقے سے کامیابی ہوئی ہے :۔

(۱) شیما والی شائی **Schima wallichii (needle wood)**

(۲) کوئرکس لینیٹا **Quercus lineata (Indian oak)**

(۳) کوئرکس لیمے لوسا **Quercus lamellosa (Indian oak)**

(۴) اینوگائیسس لیٹی فولیا **Anogeissus latifolia (Bakli, Dhawin)**

اِس طرح سُکھانے میں وقت ضرور کچھ زیادہ لگتا ہے مگر اُس سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ اِس دیری کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔

لکڑی کو نمک سود کرنا

بعض زیادہ سخت قسم کی لکڑیوں کو چرائی کے بعد نمک کے پانی میں غوطہ دے کر سوکھنے کے لئے رکھنا مفید طریقہ ہے۔ ایسا کرنے سے لکڑی میں باہر کی طرف سب جگہ نمک جذب ہو جاتا ہے۔ نمک کی موجودگی لکڑی کی بیرونی سطحوں میں نمی قائم رکھتی ہے۔ اِس طرح لکڑی آہستہ آہستہ سوکھتی۔ نیز پھٹنے اور اینٹھنے سے محفوظ رہتی ہے۔

اِس چیز پر جو تجربے یہاں کئے گئے ہیں اُن سے ثابت ہوا کہ اگر لکڑی کو نمک کے پانی میں خوب پکا کر ۱۲ سے ۱۸ گھنٹے تک اُسی پانی میں ٹھنڈا ہونے دیا جائے اور پھر نکال کر سوکھنے کے لئے رکھ دیا جائے تو یہ اور بھی بہتر طریقہ ہے چونکہ اِس صورت میں زیادہ مقدار نمک کی جذب ہو سکتی ہے اور بہتر نتیجہ ہوتا ہے۔

اِس طریقے سے سخت قسم کی لکڑیوں کے بڑے بڑے کُندے بہت احتیاط کے ساتھ سُکھائے جا سکتے ہیں۔ اور سال - ببول و شیشم وغیرہ کو جب بڑے کاموں میں استعمال کرنا ہو تو لکڑی کو پھٹنے اور تڑخنے سے روکا جاسکتا ہے۔ اس مطلب کے لئے عام نمک کے علاوہ اور بھی کئی ایک نمکیات استعمال ہوتے ہیں۔

دوسرا باب

لکڑی کو ہوا میں سکھانا
یا لکڑی کی قدرتی سکھائی

جاننا چاہیئے کہ لکڑی کے متعلق سب سے ضروری بات اُس کو درست طور پر سُکھانا ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے مُلک میں یہی ضروری بات زیادہ تر بے توجہی کا شکار ہوئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی بہت سی عمدہ لکڑیاں بھی غلط طور پر پھٹنے، تڑخنے اور اینٹھنے والی مشہور ہوگئی ہیں اور ایک برما ساگون ہی کو عمدہ لکڑی خیال کیا جاتا ہے۔ اس کی اصلیت یہ ہے کہ جیسا کہ پچھلے سبق میں بیان ہوا ساگون کی لکڑی برما سے ایک دو سال کے "گرڈلنگ" کے بعد چلتی ہے اور ہندوستان پہنچتے پہنچتے اور کام میں لائے جانے تک وہ خاصی سوکھ چکتی ہے۔ اگر اتنا ہی توقف دوسری لکڑیوں کے ساتھ بھی برتا جائے تو وہ بھی بہت کچھ قابلِ استعمال ہوسکتی ہیں لیکن دوسری لکڑیوں پر نہ گرڈلنگ کا عمل کیا جاتا ہے نہ اور کوئی حفاظت اُن کی کی جاتی ہے۔ اُن کے لٹھے جنگل سے آتے ہی بے پروائی کے ساتھ چرائی کے لئے روانہ کردیئے جاتے ہیں۔ اُس وقت وہ بالکل گیلے ہی ہوتے ہیں جس کی وجہ سے گرم سورج اور خشک ہواؤں سے سامنا ہوتے ہی اُن کا پھٹنا اور تڑخنا لازمی چیز ہے۔ ساگون کی لکڑی کا بھی یہی حال ہو اگر اُس کے ساتھ بھی یہی بیقاعدگی برتی جائے۔ ساگون میں ایک یہ خوبی ضرور ہے کہ وہ کم سُکڑتی اور کم پھیلتی ہے

اور موسمی تبدیلیوں کا بہت کم اثر لیتی ہے ۔ یہی اُس کے پسند کئے جانے کی خاص وجہ ہے ۔ لکڑی کا سکڑنا اور پھیلنا اُس کے وزن کے گھٹنے بڑھنے سے بھی ظاہر ہوتا ہے ۔ ساگون اپنا وزن متناسب اور یکساں رکھنے میں مشہور ہے ۔ اُس کی قدرتی چکناہٹ اُس میں آسانی سے نمی کو جذب نہیں ہونے دیتی ۔ اس لئے اُس پر مرطوب موسم کا اثر دوسری لکڑیوں کے مقابلے میں بہت کم ہوتا ہے ۔ علاوہ ازیں ساگون اور کئی ایک دیگر عمدہ لکڑیاں (بہ استثنا ساِل) آسانی سے ہوا میں سوکھ جانے والی ہیں ۔ لیکن اور لکڑیاں آسانی سے نہیں سوکھتیں ۔ یہی وجہ ابتک اُن کے کارآمد اور مشہور نہ ہونے کی رہی ہے ۔ تاہم اس کا زیادہ الزام لکڑی پر نہیں جبکہ اُسے استعمال میں لانے سے پہلے اچھی طرح سکھا نہ لیا جائے ۔
اِس باب میں ہم یہی بیان کریں گے کہ کیونکر لکڑیوں کو قاعدے کے اندر سکھایا جائے جس سے بہت سی وہ لکڑیاں بھی جنھیں معمولی اور گھٹیا قسم کی سمجھا جاتا ہے بہت سے عمدہ کاموں میں بعض اچھی قسم کی لکڑیوں سے بھی بہتر ثابت ہوں ۔ اور کم خرچ و بالانشین سمجھی جائیں !

لکڑی کو ہوا میں سکھانے سے متعلق سب سے پہلے دو باتیں خاص طور پر مدِنظر رکھنی چاہئیں :-

(ا) چٹے کو قاعدے کے اندر لگانا ۔

(ب) چٹے کی گرم ہواؤں ، لو ، بارش اور نمی سے حفاظت کرنا ۔

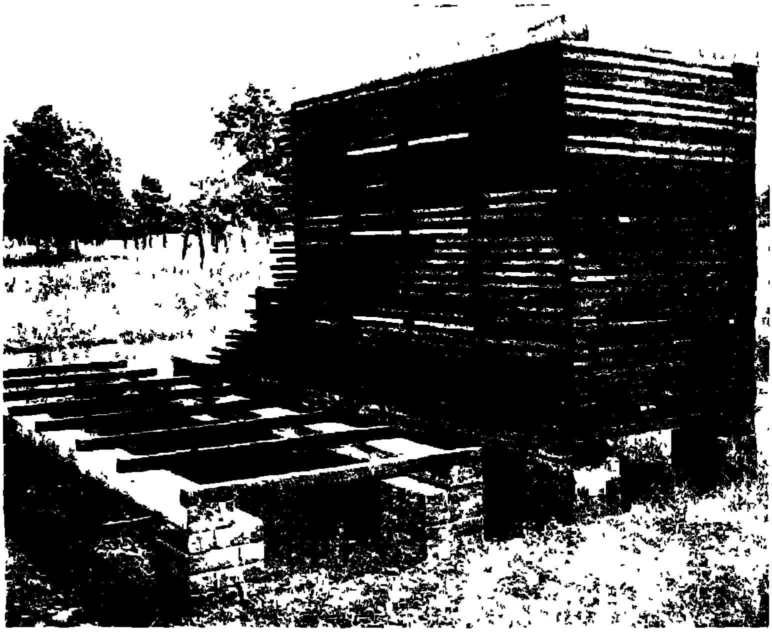
(ا) قاعدے کے اندر چٹہ لگانا

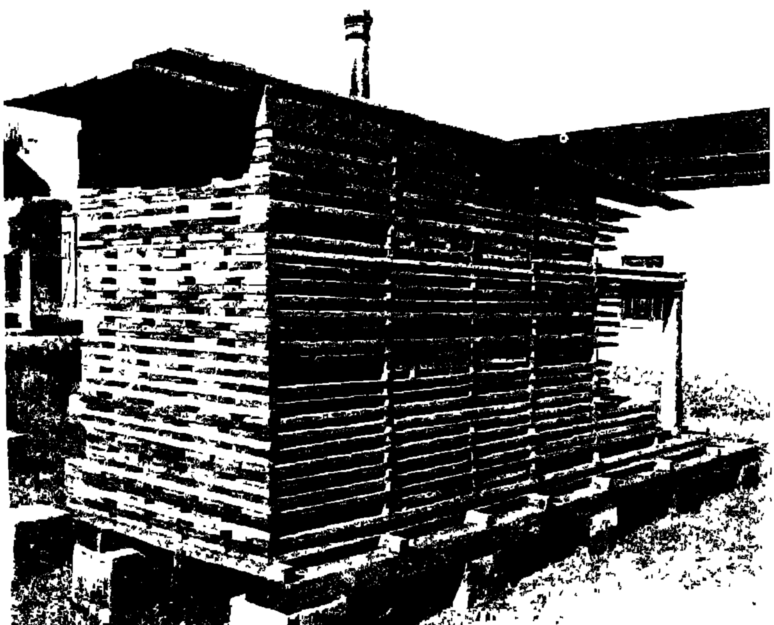
چٹے کی بنیاد جس پر کہ لکڑی کو قائم رہنا ہے سب سے پہلے قابلِ غور ہے ۔ اس مطلب کے لئے شہتیریاں ، سلیپر یا برگے استعمال ہو سکتے ہیں لیکن اُنھیں

پہلے کوئی حفاظتی مصالحہ یا تیل لگا لینا چاہیئے ورنہ زمین سے قریب ہونے کی وجہ سے اُن کے گلنے سڑنے اور دیمک قبول کر لینے کا خطرہ ہوگا جس سے یہی خرابیاں چٹے کی لکڑی میں بھی پھیل جاتی ہیں۔ اِس لحاظ سے چٹے کی بُنیادیں اگر "کانکریٹ" یا اینٹ کی بنائی جائیں تو زیادہ بہتر ہے ۔ ایک مُربّع فٹ کے چوڑے پائے زمین سے قریب ایک فٹ اونچے اور ایک دوسرے سے قریباً چار پانچ فٹ کے فاصلے پر قائم کر لئے جائیں۔ یہ پائے چٹے کی زمین سے کافی حفاظت کریں گے۔ پھر بھی وہ دیمک وغیرہ کو روکنے کے لئے کافی نہیں۔ اِس کے لئے اگر پاؤں کو سر پر جست کی چادر سے مڑھوا لیا جائے تو پھر دیمک اُن پر سے نہیں گزر سکتی ۔ اسکے بعد پاؤں کے اوپر مناسب سائز کے چوکور برگے لمبائی کے رُخ بچھا دینے چاہئیں جس کے لئے اگر لوہے کے پُرانے گارڈر یا ریل کی پٹریاں استعمال کی جائیں تو بہت اچھی رہتی ہیں۔ اور چونکہ اس طرح چٹے کے نیچے محض ایک معمولی فریم سا رہتا ہے ہَوا کو اُس سے گزرنے میں کوئی رُکاوٹ نہیں ہوتی۔ پھر ان بنیادی برگوں یا پٹریوں پر دو تین انچی چوکور سائز میں کٹی ہوئی لکڑیاں چوڑائی کے رُخ بچھائی جائیں تاکہ اُن پر چٹے کے درمیانی تختوں کا وزن رہے ۔

دیگر۔ اگر چٹہ شیڈ یا گودام کے اندر لگایا جائے تب تو اُس کو اکسار رکھتے ہیں ورنہ سائبان وغیرہ نہ ہونے کی حالت میں چٹے کو چوڑائی کے رُخ ایک طرف کو تھوڑا ڈھلواں لگاتے ہیں تاکہ بارش کی حالت میں اُس کے اوپر سے پانی آسانی سے بہہ جائے ۔

چٹے کی بنیاد رکھتے وقت اُس کے رُخ اور سمت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے سخت قسم کی لکڑیوں کو سکھانے کے لئے عام طور پر چٹے کا رُخ ایسے ہونا چاہیئے کہ لکڑیوں کے سرے گرم ہَواؤں کے مقابل ہوں اور چٹے کی لمبائی ہَوا کے جھونکوں کے





ہوا میں سکھانے کیلئے لکڑی کے درست لگے ہوئے چٹے

موافق ہو - اِس طرح خشک ہواؤں کی ٹکّر زیادہ تر تیوّں پر رہتی ہے۔ اور سوکھنے والی لکڑی محفوظ رہتی ہے - بخلاف اِس کے مُلائم قسم کی لکڑیوں مثل سیمل اور سپیتہ وغیرہ کو سُکھانے کے واسطے چٹّے کو یوں لگانا چاہیئے کہ لکڑیاں لمبائی کے رُخ ہوا کی ٹکّر پر رہیں اور تّیے ہوا کی موافقت میں ہوں تاکہ لکڑی جلد سُکھائی جاسکے -

مندرجۂ بالا مُتضاد اصولوں پر چٹّے کو قائم کرنے کے بعد دوسری چیز سُکھائی جانے والی لکڑیوں کو باقاعدہ چُننا ہے - جہاں تک ہو سکے ایک چٹّے میں ایک ہی لمبائی اور سائز کی لکڑیوں کو لگانا چاہیئے لیکن اگر لکڑیاں مختلف لمبائی کی ہوں تو ایک سی لمبائیوں کی لکڑیوں کو چھانٹ کر علیٰحدہ علیٰحدہ کرلیا جائے اور اُن میں سے سب سے لانبی لکڑیوں کو سب سے پہلے یعنی نیچے لگایا جائے - اُس کے اوپر اُن سے کم لانبی لکڑیوں کو چُنا جائے اور پھر اُس سے کم - یہاں تک کہ چٹّے کے اوپر سب سے کم لانبی لکڑیوں کو جگہ دی جائے - اس طرح ٹھیک چٹّہ بن جائے گا اور سب لکڑیاں قاعدے کے اندر قائم ہو جائیں گی لیکن ایسا نہ کرنے سے لکڑیوں کے سرے کہیں کہیں باہر نکلے رہ جانے سے سوکھنے کی حالت میں اُن کے اینٹھنے اور ٹیڑھا ہو جانے کا خطرہ ہوگا - اگر اتّفاق سے کوئی زائد لمبائی کا تختہ اوپر ہی لگا ہو تو اُس کے بڑھے ہوئے سرے کو نیچے سے سہارا دے کر رکھنا چاہیئے - (دیکھو تصویر بڑھے ہوئے تختے کی) نیز چٹّے کے نچلے حصّے میں بھی تختوں کے سِروں کو جہاں تک ہوسکے ٹھیک بُنیادی پاؤں کی حد میں رہنا چاہیئے اور ایک دو انچ سے زیادہ اِدھر اُدھر نہ نکلنے دیا جائے -

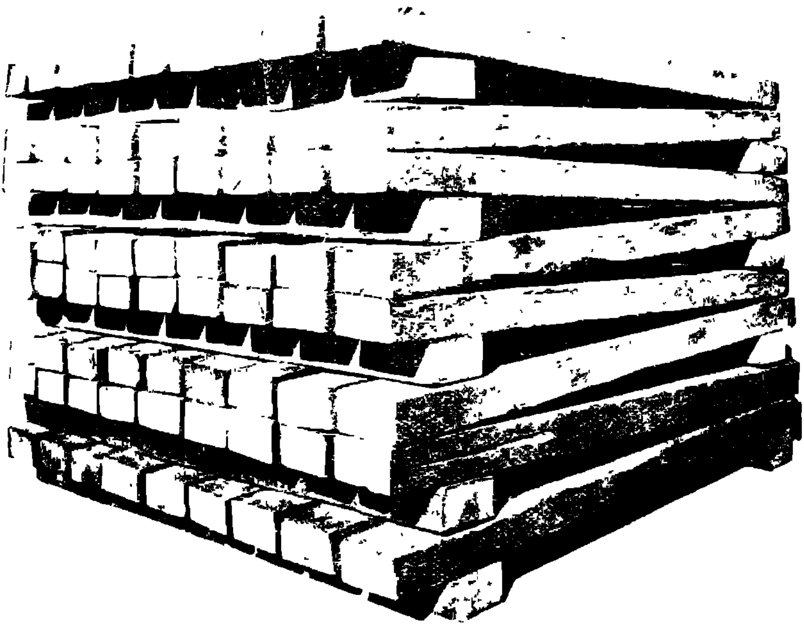
چٹّے کی چوڑائی عام طور پر پانچ فٹ سے زیادہ نہیں رکھی جاتی اور اگر زیادہ رکھنی ہو تو چٹّے کے درمیان میں سراسر ۸ - ۱۰ انچ چوڑی جگہ خالی چھوڑ دینی چاہیئے۔ اِس طرح ہوا چٹّے سے خوب گزرتی ہے اور سوکھنے کا فعل ہر جگہ یکساں ہوتا ہے -

دو چیتّوں کا ایک دوسرے سے درمیانی فاصلہ بھی ڈیڑھ، دو فٹ ضرور ہونا چاہیے تاکہ ہوا کا اچھی طرح گزر ہو۔

لکڑیوں کو چٹے میں چننے سے پہلے یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کافی تعداد بتّوں کی موجود ہے جو پورے چٹے کو کافی ہو سکیں جو لوگ لکڑی کو سکھانے کے اصولوں کو اچھی طرح نہیں سمجھتے اُنھیں بتایا جاتا ہے کہ بتّے چٹے کا بہت ضروری حصّہ ہیں۔ اور اچھا چٹہ تبھی لگایا جا سکتا ہے جب بتّے اچھے ہوں۔ وہ موٹائی میں ایک سے۔ سیدھے، سچّے اور خوب سوکھی ہوئی سخت لکڑی کے ہوں۔ اچھے بتّوں کی کافی تعداد تیار رکھنے میں کمی نہیں کرنی چاہیے چونکہ انھیں کے ذریعے لکڑی کی تہوں کو ایک دوسرے سے باقاعدہ علیحدہ رکھا جا سکتا ہے۔ خراب، کُبڑے اور کم و بیش موٹائی کے بتّے استعمال کرنے سے سوکھنے والی لکڑی بھی ٹیڑھی، کُبڑی ہو جاتی اور یکساں نہیں سوکھتی ہے۔ لہذا بتّوں کو ٹھیک ایک انچ چوکور یا ایک انچ و ڈیڑھ انچ کے سائز میں خوب سوکھی عمدہ لکڑی میں سے کٹوانا چاہیے اور اس امر کی کوشش نہیں کرنی چاہیے کہ بتّوں کو کسی ردّی لکڑی میں سے بنوا لیا جائے۔ بتّوں کو ایک دوسرے سے چار چار فٹ کے فاصلے پر رکھنا چاہیے لیکن زیادہ اینٹھنے اور مڑنے والی لکڑیوں کو سکھانے میں بتّوں کا درمیانی فاصلہ دو فٹ رکھا جائے تو بہتر ہے اور ایک انچ سے کم موٹے تختوں کو سکھانے میں بھی بتّوں کو دو دو فٹ سے زیادہ دوری پر نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ پتلے تختے زیادہ لچکنے اور اینٹھنے والے ہو سکتے ہیں۔

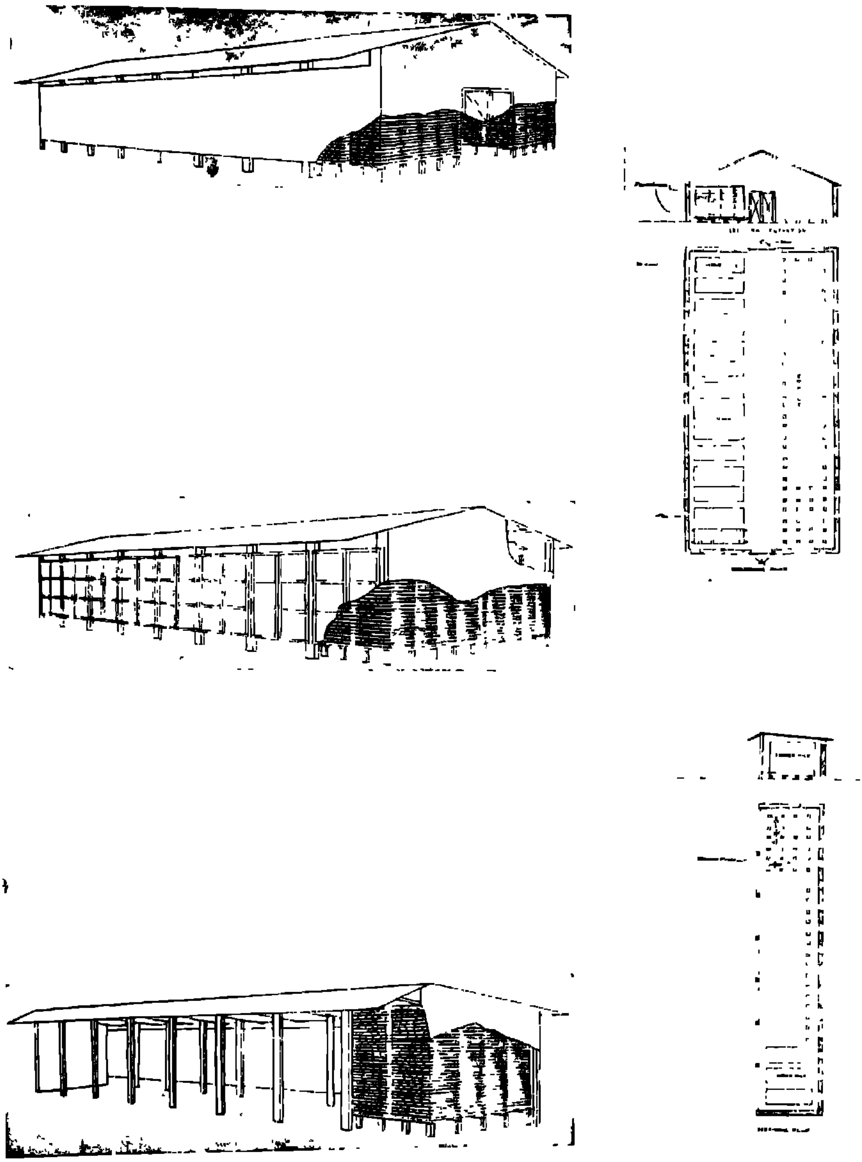
پھر اس چیز کا خیال رکھنا چاہیے کہ بتّے نیچے سے اوپر تک ٹھیک ایک دوسرے کی سیدھ میں رہیں تاکہ اُن کا بوجھ اپنے سب سے نیچے والے موٹے بتّے پر رہے۔ بتّوں کو دیرپائی کے خیال سے کوئی مصالحہ یا تیل لگا دینا بہتر ہے۔ اس طرح ٹھیک چٹہ لگانا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ اور اس سے لکڑی اور اس کے مالک کو

پلیٹ نمبر ۷



ریلوے سلیپروں کا ''ابعاد اور نمونے'' کے حساب سے لگایا ہوا ایک چٹہ
(عوام میں دکھائے جانے کیلئے)

پلیٹ نمبر ۳



لکڑی کو ہوا میں سکھانے کیلئے گودام

کافی فائدہ ہوتا ہے۔

(ب) چٹّے کی حفاظت اور دیکھ بھال

اب یہ جاننا چاہیئے کہ لُو۔ دھوپ اور بارش سے چٹّے کی کیونکر حفاظت کی جائے۔ لُو یعنی گرم خشک ہوا اور دھوپ لکڑی کے تیزی سے سوکھنے اور پھٹنے، تڑخنے کی ذمہ دار ہیں۔ اِس لئے چٹّے کو اُن سے بچانا ضروری ہے خاصکر جبکہ لکڑی پھٹنے اور تڑخنے والی قسم کی ہو۔ پس اس کی کیا تدبیر ہونی چاہیئے؟

مسٹر سُویٹ سابق سینر ٹیننگ آفیسر دہرہ دون کی رائے کے مطابق پٹّوں کی تقسیم تینؔ طرح کے گودام میں ہونی چاہیئے:۔

(۱) زیادہ دیر میں سوکھنے والی سخت قسم کی لکڑیوں کے لئے جو شیڈ چاہیئے اُس میں تینؔ باتیں ہونی ضروری ہیں:۔

اوّل۔ ہلکی، اونچی چھت ہو بارش اور دھوپ کی روک کے لئے کافی مضبوط ہو۔

دوسرے۔ گودام میں چاروں طرف سے دھوپ اور گرم خشک ہواؤں کی روک کا بندوبست ہو۔ وہ کھلا ہوا نہیں ہونا چاہیئے۔

تیسرے۔ چھت میں ہوا کی آمدورفت کے لئے روشندان ہوں تاکہ لکڑی سے نکلی ہوئی نمی جلد خارج ہو جائے۔

ایسے گودام کو خوب لانبا اور چوڑائی میں کم ہونا چاہیئے۔ لکڑی کی درآمد و برآمد کے واسطے یا تو گودام کے درمیان سے راستہ رکھا جائے یا ادھر اُدھر باہر کی جانب سے بھی لکڑی لائی لے جائی جا سکتی ہے۔ اگر بیچ ہی سے راستہ رکھنا ہو تو گودام کی چوڑائی چالیس ۴۰ سے پچاس ۵۰ فٹ تک رکھی جا سکتی ہے اور چٹّے راستے کے دونوں جانب سولہ ۱۶ سولہ اٹھارہ ۱۸ اٹھارہ فٹ کی دُوری میں پھیلائے جا سکتے ہیں۔ دیواریں جیسا کہ

اوپر بیان ہوا بند ہونی چاہئیں جوائنٹ ، مٹی یا لکڑی اور بانس وغیرہ کی جا ہے
جیسی بنائی جاسکتی ہیں مگر نیچے اوپر سے اُنھیں کچھ کھُلا ہونا ضروری ہے یعنی ڈیڑھ
سے ڈھائی فٹ تک وہ چھت کے پاس کھُلی رہیں اور اتنی ہی نیچے سے خالی ہوں
تاکہ گودام کے اندر ہوا کی آمدورفت کا معقول انتظام رہے۔

اگر راستہ گودام کے بیچ سے نہ رکھنا ہو تو اِس حالت میں گودام کی چوڑائی تیس ۳۰
چالیس ۴۰ فٹ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے اور لکڑی کو لانے کے جانے کے واسطے
دیواروں میں لمبائی کے رُخ دروازے رکھے جائیں یا وہ تختوں کی اِدھر اُدھر کھسکنے والی
بنائی گئی ہوں تو یہ بھی بہتر ہے۔

اب یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ سخت قسم کی کون کون لکڑیاں ہیں جن کے واسطے
اوپر کے نمونے کا گودام مناسب ہوگا۔ سیزننگ سیکشن۔ فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
دہرہ دون کی تحقیقات و تجربے کے موافق مندرجہ ذیل لکڑیاں سخت قسم کی ہیں:-

ایگل مارمیلاس (بیل)	Aegle marmellos (bael)
ایگلیا اوڈوریٹسیما	Aglaia odoratissmia)
الٹنجیا ایکسلسا (جوٹلی)	Altingia excelsa (jutili)
اینوگائیسس ایکومینیٹا (یان)	Anogeissus acuminata (you)
اینوگائیسس لیٹی فولیا (ایکسل ووڈ)	Anogeissus latifolia (axle wood)
اینوگائیسس پینڈولا (کردھائی)	Anogeissus pendula (Kardhai)
بیسیا لیٹی فولیا (مہوا)	Bassia latifolia (Mahua)
بیسیا لانگی فولیا (مہوا)	Bassia longifolia (Do.)
برسیرا سیراٹا (انڈین ریڈ پیر)	Bursera serratta (Indian redpear)
کیریا آربوریا (کمبی)	Careya arborea (Kumbi)

Carallia integerrima	کریلیا اِنٹیگیریا
Carapa moluccensis (pussur)	کراپا مولسینس (پسّر)
Cassia fistula (rajbrikh)	کیسیا فیسچولا (راج برکھ)
Chloroxylon swietenia (East-Indian-satinwood)	کلوروزائلن سوئیٹینیا (ایسٹ انڈین سائٹن ووڈ)
Cleistanthus collinus (garrar)	کلائی سٹینتھس کالی نس (گرار)
Diospyros melanoxylon (tendu)	ڈائیسپائیرس میلانا کزیلن (ٹینڈ
Drimycarpus racemopsus (telsar)	ڈریمے کارپس ریسموپسس (تیلسر)
Eucalyptus engenioides	یوکلپٹس یوجینوائیڈیز
Eugenia gardneri(jaman)	یوجینیا گارڈنیری (جامن)
Eugenia jambolana (Do.)	یوجینیا جمبولانا (جامن)
Eugenia operculata (Do.)	یوجینیا اوپرکیولاٹا (جامن)
Gluta travancorica (gluta)	گلوٹا ٹراونکوریکا (گلوٹا)
Hardwickia binata (anjan)	ہارڈوکیا بنیٹا (انجن)
Heritiera minor (sundri)	ہیری ٹیرا مائنر (سُندری)
Hopea parviflora (hopea)	ہوپیا پاروی فلورا (ہوپیا)
Hopea wightiana (hopea)	ہوپیا وائٹیانا (ہوپیا)
Lagerstrœmia lanceolata (benteak)	لجرسٹرومیا لینسولاٹا (بن ٹیک)
Lagerstrœmia parviflora (lendi)	لجرسٹرومیا پاروی فلورا (لینڈی)
Ougeinia dalbergioides (sandan)	اوجینیا ڈلبرجوائیڈیز (ساندن)
Phyllanthus emblica (amla)	فائلینتھس ایمبلیکا (آملہ)
Planchonia andamanica (red bombway)	پلینچونیا انڈمانیکا (ریڈ بمبوے)

کوئرکس لینئیٹا (انڈین اوک) Quercus lineata (Indian oak)

کوئرکس لیمے لوسا (انڈین اوک) Quercus lamellosa (Indian oak)

شوریا روبسٹا (سال) Shorea robusta (sal)

سوئمیڈا فیبریفیوجا (روبن) Soymida febrifuga (robin)

ٹرمینالیا پینی کولاٹا (کنڈل) Terminalia paniculata (kindal)

ٹرمینالیا ٹومینٹوسا (لاریل) Terminalia tomentosa (laurel)

زائلیا زائیلوکارپا (ایرول) Xylia Xylocarpa (irul)

اوسط درجے کی سخت لکڑیوں کے واسطے یعنی جو لکڑیاں نہ زیادہ سخت ہیں نہ زیادہ نرم۔ شیڈ کی لمبائی چوڑائی اوپر والے شیڈ سے آدھی رکھنی چاہیئے۔ یہ گودام ایک لمبائی کی طرف بالکل کھلا اور دوسری لمبائی کی طرف بند ہونا چاہیئے سوائے چھت کے قریب اور زمین سے ملی ہوئی جگہ کے جو ہر حالت میں ہوا کی گردش قائم رکھنے کے لئے کھلی ہونی چاہیئے۔ نیز چھت کو اوپر سے کافی بڑھا ہوا رکھنا ضروری ہے تاکہ کھلی ہوئی جگہوں سے بارش کی بوچھاڑ اندر نہ جا سکے اِس قسم کے گودام کو ہندوستان کی موسمی حالتوں کے لحاظ سے اُتر سامنا کھلا رکھنا بہتر ہوتا ہے چونکہ اس طرح کھلا ہوا رُخ سورج کے مقابل نہیں رہتا ورنہ بصورت دیگر کوئی اور انتظام کھلی ہوئی جانب سایے کا کرنا ہوگا۔

نیچے لکھی ہوئی لکڑیاں اوسط درجے کی سخت قسم کی لکڑیوں میں آتی ہیں جو اس نمونے کے گودام میں سکھائی جانی چاہئیں:-

اکیسیا ارے بکا (ببول) Acacia arabica (babul)

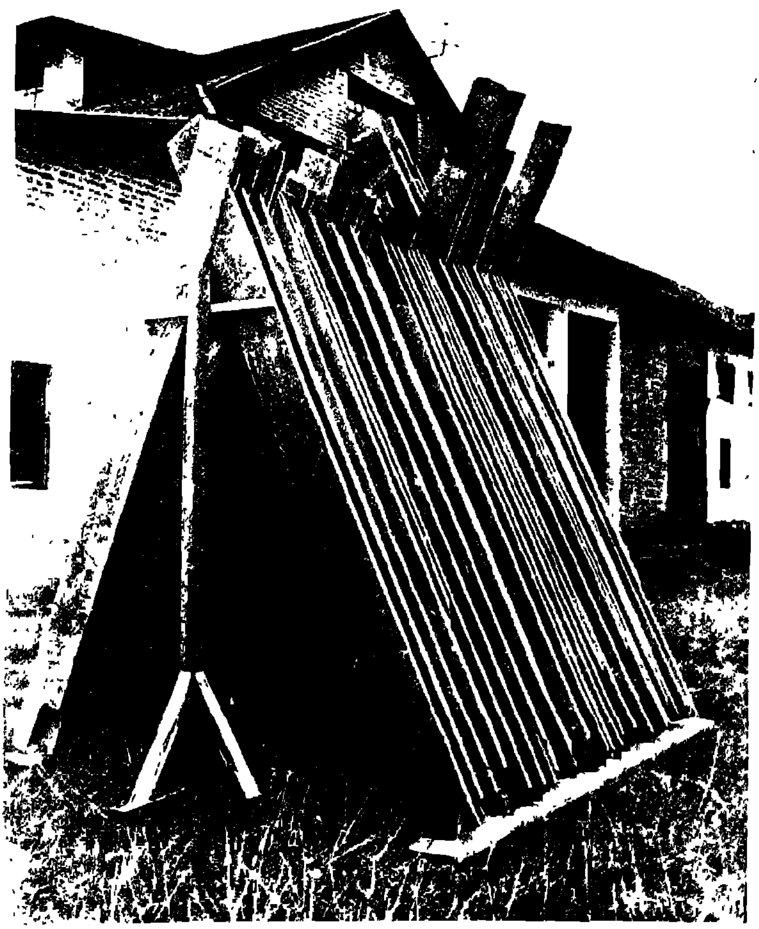
اڈائینا کارڈی فولیا (ہلدو) Adina cordifolia (haldu)

البزیا لیبک (کوکو) Albizzia lebbek (kokko)

Albizzia lucida	البزیا لیوسیڈا
Albizzia odoratissima black (siris)	البزیا اوڈوریٹیسما بلیک سِرس
Albizzia procera (white siris)	البزیا پروسیرا (وہائٹ سرس)
Albizzia stipulata	البزیا اسٹیپولاٹا
Artocarpus chaplasha (chaplash)	آرٹوکارپس چپلاشا (چپلیش)
Artocarpus lakoocha (lakooch)	آرٹوکارپس لکوچا (لکوچ)
Artocarpus hirsuta (aini)	آرٹوکارپس ہرسوٹا (اینی)
Boehmeria rugulosa	بوئیمیریا روگولوسا
Calophyllum species (poon)	کیلوفلم کی لکڑیاں (پون)
Castanopsis species (Indian chestnut)	کیسٹانوپسس کی لکڑیاں (انڈین چیسنٹ)
Cedrela toona (toon)	سیڈریلا تونا (تُن)
Dalbergia latifolia (Indian rosewood)	ڈلبرجیا لیٹی فولیا (انڈین روزووڈ)
Dalbergia sissoo (sissoo)	ڈلبرجیا سِسو (سیسو)
Dillenia pentagyna (aggai)	ڈی لینیا پینٹاگائنا (اگائی)
Dipterocarpus species (gurjun)	ڈپٹیرو کارپس کی لکڑیاں (گرجن)
Dichopsis polyantha (tali)	ڈائی کاپسس پولیانتھا (تالی)
Dysoxylum glandulosum (white cedar)	ڈائی ساکزیلم گلینڈولوسم (وہائٹ سیڈار)
Fraxinus floribunda (Himalayan ash)	فریکزینس فلوری بنڈا (ہمالین ایش)
Garuga pinnata (kharpat)	گروگا پنیٹا (کھرپت)
Gmelina arborea (gamari)	میلائنا آربوریا (گماری)
Grewia tiliæfolia (dhaman)	گریویا ٹلیفولیا (دھامن)

Hardwickia pinnata (piney)	ہارڈوکیا پنیٹا (پائینی)
Holarrhena antidysenterica	ہولیرہینا اینٹی ڈائی سینٹریکا
Holoptelea integrifolia (kanju)	ہولوپٹیلیا انٹیگریفولیا (کانجو)
Hopeaodorata (hopea)	ہوپیا اوڈوریٹا (ہوپیا)
Hymenodictyon excelsum (kuthan	ہائی مینوڈکیٹن ایکسلسم (کٹھن)
Juglans rejia (walnut)	جگلانس ریجیا (والنٹ)
Lagerstrœmia flos-reginæ (jarul)	لجرسٹرومیا فلاس ریجینی (جرول)
Machilus species (kawala)	میچلس کی لکڑیاں (کوالا)
Melia azedarach (neem)	میلیا ازیڈارچ (نیم)
Odina wodier (jhingan)	اوڈائینا وڈیر (جھینگن)
Parrotia jacquemontiana (parrotia)	پروشیا جیکومونٹیانا (پروشیا)
Pterocarpus dalberjioides (padauk)	پٹروکارپس ڈلبرجوائیڈیز (پڈاک)
Pterocarpus marsupium (bijasal)	پٹروکارپس مارسوپیم (بیجے سال)
Pterospermum acerifolium	پٹروسپرمم ایسریفولیم
Saccopetalum tomentosum (hoom)	سیکوپٹالم ٹومینٹوسم (ہوم)
Sageraea elliptica (chosi)	سگیریا ایلیپٹیکا (چوئی)
Schima wallichii needlewood)	شیما والی شائی (نیڈل ووڈ)
Schrebera swietenioides	شریبیرا سویٹینوائیڈیز
Stephegyne parvifolia (kaim)	اسٹیفیگائن پاروی فولیا (کیم)
Stereospermum chelonoides (padri)	اسٹیریو اسپرمم چیلونائیڈیز (پادری)
Stereospermum suvavodens (parar)	اسٹیریو اسپرمم سواویولینس (پارار)

پلیٹ نمبر ۵



نرم قسم کی لکڑیوں کو چھدہ لگانے سے پہلے ایکدوسرے سے ملاکر کھڑا کرنیکا طریقہ

Stereospermum Sovauedens(porari) — اسٹیریو اسپرمم سُواویدس (پراری)

Stereospermum Xylocarpum) — اسٹیریو اسپرمم ژائیلوکارپم)

Tectona grandis (teak) — ٹکٹونا گرانڈس (ٹیک)

Terminalia arjuna (arjun) — ٹرمینالیا ارجونا (ارجن)

Terminalia belerica (bahera) — ٹرمینالیا بیلیریکا (بہیرہ)

Terminalia bialata (white chaglum) — ٹرمینالیا بائیلاٹا (وہائٹ چگلام)

Terminalia manii (black cheglum) — ٹرمینالیا منائی (بلیک چگلام)

Terminalia myriocarpa (hollock) — ٹرمینالیا میریوکارپا (ہالاک)

Terminalia procera (badam) — ٹرمینالیا پروسیرا (بادام)

نرم قسم کی تیزی سے سوکھنے والی لکڑیوں کے لئے ایسے گودام کی ضرورت ہوتی ہے جو لکڑیوں کو جلد سے جلد سُکھا سکے چونکہ ایسی لکڑیاں دیر تک گیلی حالت میں رہنے سے گھُن اور پھپھوندی لے آتی ہیں۔ اِس لئے جو کچھ ہدایات سخت قسم کی لکڑیوں کے دیر سے سُکھانے کے متعلق بیان ہوئیں نرم لکڑیوں کے لئے اُس کے خلاف کرنا چاہیئے۔
چھتے کی بارش اور بوچھار سے پوری حفاظت اور اُس میں ہَوا کی آمدورفت کا پورا انتظام ہونا ضروری ہے۔ اِس مطلب کے لئے گودام کو چھت کے سوا چاروں طرف سے کھُلا ہونا چاہیئے اور چھتے کو لمبائی کے رُخ ہَوا کے مقابل لگانا چاہیئے تاکہ لکڑیوں سے خوب ہَوا گزر سکے۔ اس طرح لکڑی جلد سُکھائی جا سکے گی اور اُس میں پھپھوندی و بدرنگی نہ پیدا ہوگی۔ سیمل اور سلائی وغیرہ لکڑیوں کے لئے (جو بہت جلد اِن خرابیوں کو قبول کر لینے والی ہیں) چھتے میں لگانے سے پہلے ایک دوسرے سے مِلا کر کھڑا کرنا مفیدِ مطلب ہے (دیکھو تصویر) لیکن زیادہ دنوں تک اُن کو اس طرح کھڑا رکھنے میں تختوں کے اینٹھ جانے کا خطرہ ہوگا۔ لہٰذا چند دن کے بعد جلد تختوں کو چھتے میں لگا دینا چاہیئے۔

نرم قسم کی لکڑیاں جنھیں متذکرۂ بالا گودام میں سکھانا ہوگا حسبِ ذیل ہیں:-

Abies pindrow (Himalayan silver-fir)	ایبیز پنڈرو (ہمالین سلور فر)
Acrocarpus fraxinifolius (mundani)	ایکروکارپس فرکزینی فولیس (منڈانی)
Alstonia scholaries (shaitanwood)	ایلسٹونیا اسکولیرس (شیطان ووڈ)*
Anthocephalus cadamba (kadam)	انتھوسیفیلس کدمبا (کدم)*
Bombax insigne (semul)	بامبکس انسگنی (سیمل)*
Bombax malabaricum (semul)	بامبکس مالاباریکم (سیمل)*
Boswellia serrata (salai)	باسویلیا سیراٹا (سلائی)*
Canarium euphyllum (white dhup)	کنیریم ایوفلم (وھائٹ دھوپ)
Cedrus deodara (deodar)	سیڈرس دیودارا (دیودار)
Cullenia excelsa (karani)	کلینیا ایکسلسا (کرانی)*
Duabanga souneratioides (kampati)	ڈوابنگا سونیریٹیائیڈیز (لمپاتی)
Ficus asperrima	فائکس ایسپیریما
Litsaca polyantha	لٹسیا پولیانتھا
Michelia champaca (champac)	مائیچیلیا چمپاکا (چمپاک)
Mangifera indica (mango)	مینجیفیرا انڈیکا (مینگو)
Morus alba (mulberry)	مورس البا (ملبری)
Parishia insignis (red dhup)	پیرشیا انسگنس (ریڈ دھوپ)
Picea morinda (Himalayan spruce)	پسیا مورنڈا (ہمالین اسپروس)

---

* یہ لکڑیاں سکھائے جانے کی حالت میں گٹھ، دیمک اور بدرنگی قبول کرنے کی طرف مائل رہتی ہیں۔

Pinus excelsa (Kail)	پائی نس ایکسلسا (کیل)
Pinus longifolia (chir)	پائی نس لانگی فولیا (چیر)
Siderozylon longopetisiatum (lamp·ʰ)	سائیڈروزائلن لانجی پیٹیولاٹم (لمپاتی)
Sterculia campanulat., (papita)	اسٹرکولیا کیمپینیولاٹا (پپیتہ) *
Sterculia urens (katira)	اسٹرکولیا یورینز (کیترہ) *
Sterculia villosa (udali)	اسٹرکولیا ولوسا (اُدالی) *
Tetrameles nudiflora (maina)	ٹیٹرا میلیز نیوڈی فلورا (مینا) *
Trewia nudiflora (gutel)	ٹریویا نیوڈی فلورا (گٹیل) *
Vateria indica (vellapiney)	ویٹیریا انڈکا (ویلا پائینی) *

اوپر کی تینوں فہرستوں میں درج کی ہوئی لکڑیاں وہ ہیں جن کے سکھانے پر اکثر تجربے کئے جا چکے ہیں۔ جن لوگوں کے پاس کوئی اور لکڑیاں سکھانے کو ہوں تو وہ اُن کے متعلق "یوٹی لائیزیشن آفیسر۔ فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ" کو لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں ۔

---

* یہ لکڑیاں سکھائے جانے کی حالت میں گلنے اور پھپوندی د بدرنگی قبول کرنے کی طرف مائل رہتی ہیں ۔

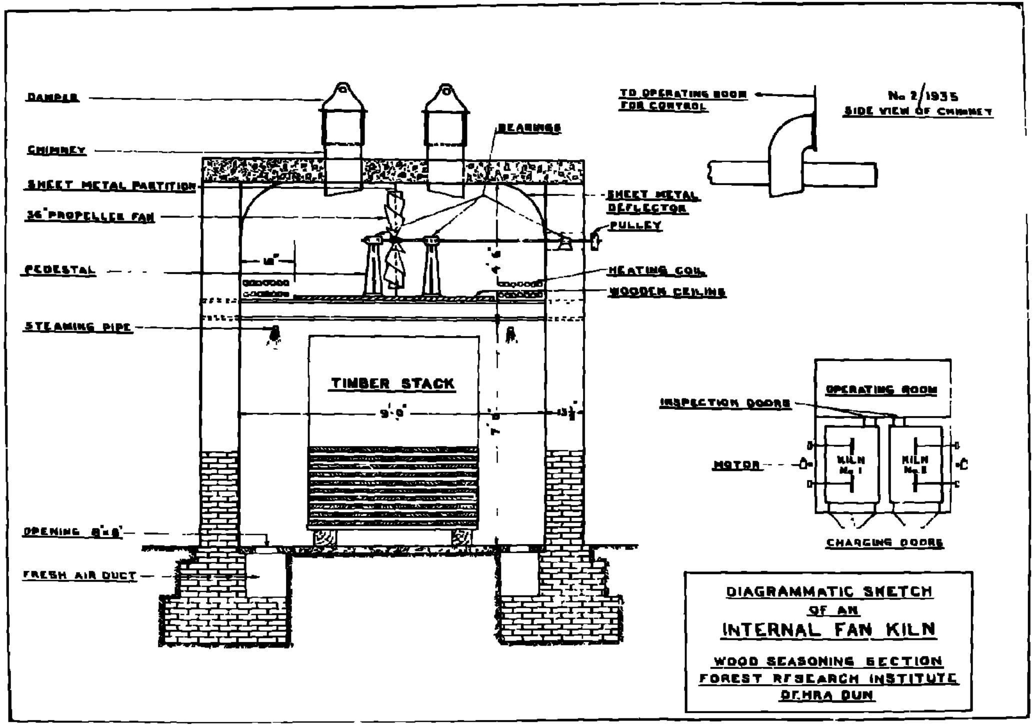
تیسرا باب

لکڑی کو مصنوعی گرم کمروں یا "کلن" میں سُکھانا

اِس فن کے بارے میں بھی تھوڑا جان لینا ضرورت سے خالی نہ ہوگا۔ لکڑی جب سُکھائی جاتی ہے تو اُس کی نمی ہوا میں خارج ہوتی رہتی ہے۔ ہوا جتنی خشک اور تیز ہوگی اُتنی ہی جلدی لکڑی سوکھنے گی۔ گرمی کے موسم میں جب خشکی و حرارت زیادہ اور رطوبت یعنی نمی بہت کم ہو جاتی ہے تو سوکھنے کا فعل بہت تیز ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ سخت قسم کی لکڑیاں اُسے نہ برداشت کرتے ہوئے پھٹنے اور تڑخنے لگتی ہیں۔ اور اُس سے اپنی حفاظت چاہتی ہیں۔ بخلاف اِس کے جاڑے کی ٹھنڈی راتوں میں سُکھائی برائے نام ہوتی ہے اور اسی طرح برسات کے موسم میں چونکہ ہوا میں خود ہی نمی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ سوکھنے کا فعل بہت مدھم ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ سُکھائی زیادہ تر گرمیوں ہی کے مہینوں میں ہو پاتی ہے۔

کِلن میں لکڑی سُکھانے سے یہ سہولت مہیا ہوتی ہے کہ گرمیوں کے علاوہ جو سال کا باقی حصہ لکڑیوں کو سُکھانے میں ناکام رہتا ہے وہ نہ رہے اور وقت بیکار نہ جانے پائے۔ کلن اِس سازوسامان سے بنائی جاتی ہے کہ اُس میں گرمی، نمی اور ہوا کی گردش۔ لکڑی کو سُکھانے والی تینوں ضروری چیزوں پر پورا پورا اقتدار ہوتا ہے اور اگر ہم لکڑی کی خاصیت کو سمجھتے ہوں تو ان چیزوں کو حسبِ ضرورت کم و بیش کر کے لکڑی کو بغیر کسی خرابی کے کم سے کم وقت میں

پلیٹ نمبر ۱



ایک اندر کے رخ پنکھے والی کلن کا خاکہ

سُکھا سکتے ہیں۔ کلن کے مقابلے میں لکڑی کو دھوپ میں سُکھانے میں بارہ سے بیس گُنا وقت زیادہ لگ جاتا ہے۔ کلن کے ذریعے یہ بھی اختیار میں ہوتا ہے کہ کسی لکڑی کو جس حد تک چاہیں سُکھائیں اور جتنی نمی چاہیں اُس میں باقی رہنے دیں۔ ایک فائدہ کلن میں سوکھنے کا لکڑی کو یہ بھی پہنچ جاتا ہے کہ کلن کے تیز درجہ حرارت میں کیڑا یا پھپھوندی وغیرہ کے جراثیم مر جاتے ہیں اور لکڑی سوکھ کر جراثیمی مادوں سے پاک و صاف نکلتی ہے۔

بہت عرصے تک ہندوستان میں کلن کے ذریعے لکڑی سُکھانے کا رواج بہت کم رہا۔ زیادہ تر اِس وجہ سے کہ کلن لگوانے اور چلانے کا خرچ لکڑی کے عام کاروباری لوگوں کے بس کا نہ تھا لہٰذا دہرہ دون میں اس امر کی کوشش کی گئی کہ کلن کو زیادہ سے زیادہ سادہ اور لکڑی سُکھانے کے طریقوں کو آسان سے آسان بنایا جائے تاکہ لکڑی کے معمولی تاجر اور تھوڑے سرمایے والے لوگ بھی اُس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اِسی کوشش کا یہ نتیجہ ہے کہ مُلک میں اب جا بجا لکڑی سُکھانے کے کارخانے کُھل گئے ہیں اور ہر سال اُن کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جب کوئی نیا کلن لگایا جاتا ہے یا اِس سلسلے میں کسی اور دِقت کا سامنا ہوتا ہے تو آفیسر انچارج سیزننگ سیکشن دہرہ دون اُسے جا کر دیکھ سکتے اور واجبی تدابیر سے آگاہی دے سکتے ہیں۔

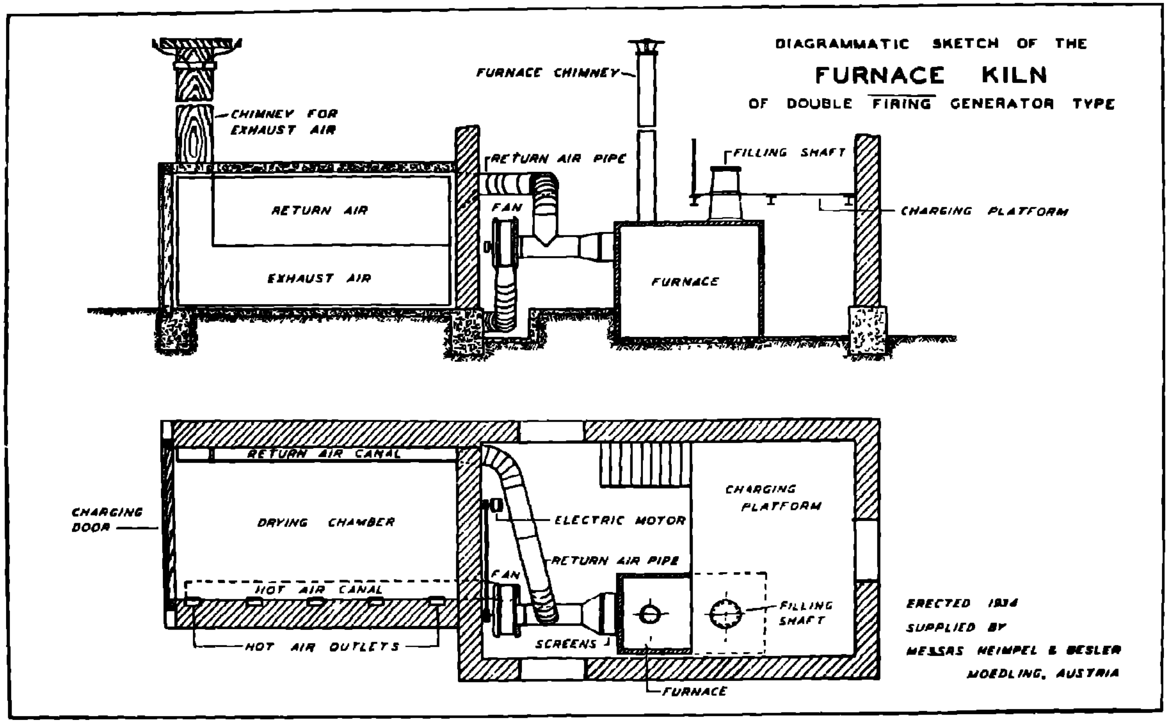
دہرہ دون میں ایک بھبھ ساده نمونے کی کلن بنائی گئی ہے جو پُرانے طرز کی کلن سے بہتر اور اُس کا چلانا بھی پہلے سے سہل ہے۔ اس میں بہت کم اسٹیم خرچ ہوتی ہے اور یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ اُسے دن رات متواتر چلایا جائے۔ صرف دن ہی کے وقت چلا سکتے ہیں۔ اس پر خرچ بھی کم آتا ہے اور قریب ڈھائی سو مکعب فٹ لکڑی کو یک وقت سُکھانے والی اچھی خاصی کلن بوائیلر کو چھوڑتے ہوئے

ڈھائی تین ہزار روپے میں تیار ہو سکتی ہے جو صرف دن ہی کے وقت کام کر کے ایک سال میں پانچ ہزار مکعب فٹ لکڑی کے ایک انچی موٹے تختوں کو سکھا سکے گی۔ سکھائی کے صرفے کا اندازہ کئی چیزوں سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسا کچھ کلن میں ایندھن اور بجلی کا بندوبست ہو اور اس کی اوپر کی دیکھ بھال اور کام کرنے والوں کی تنخواہ وغیرہ کا خرچ ہو اس کی کمی بیشی پر کل لکڑی کے سوکھنے کے خرچ کا اوسط لگایا جائے گا۔ اندازاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ شیشم یا ساگون جیسی لکڑی کے ایک انچی موٹے تختوں کو کلن میں سکھانے کا خرچ ۴ سے ۸ فی مکعب فٹ سے زیادہ نہ ہوگا۔ بڑے پیمانے پر کام کرنے سے اس سے بھی کم خرچ آئے گا۔ یہی وجہ ہے جو امریکہ میں آئے دن بڑے بڑے کلن لگائے جا رہے ہیں اور یورپ کے دوسرے ملکوں میں بھی اُن کا رواج روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں بھی دو چار سال کے اندر ہی اندر لکڑی کا کاروبار کرنے والی بہت سی کمپنیوں نے پیٹیوں اور پیکنگ بکسوں کی لکڑی کو بڑے پیمانے پر سکھانے کے لئے کلن لگوائے ہیں۔ آسام، بنگال اور بمبئی کے علاقوں میں ایسے بہت سے کارخانے ہو گئے ہیں۔ اور دوسری جگہوں میں بھی قائم کئے جا رہے ہیں۔ ایک بڑے کلن میں پیٹیوں کے لئے ہلکے آدھ انچی تختوں کو سکھانے کا صرفہ دو پیسے سے ایک آنہ فی مکعب فٹ سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

مقابل کے صفحے پر ایک عمدہ کلن کا خاکہ دیا گیا ہے جو فرنیچر اور پیکنگ بکسوں کی لکڑی کو سکھانے کے لئے بہت موزوں کلن ہے۔ اس کا سب سامان ہندوستان ہی میں کسی "انجینیرنگ فرم" سے مل سکتا ہے۔ اس کے متعلق مزید معلومات کے لئے افسر انچارج سیزننگ سیکشن۔ فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ڈیہرہ دون کو لکھئے۔

اُن جگہوں میں جہاں پر اسٹیم کا کوئی بندوبست نہ ہو اور کلن کی خاطر "بوائیلر" لگوانا گراں سمجھا جائے وہاں ایک اور سادہ نمونے کی کلن لگائی جا سکتی ہے

بلیٹ نمبر ۸



''فرنیس کلن'' کا خاکہ

جس میں اُس کی اپنی " فرنیس Furnace " یا بھٹی ہوتی ہے۔ یہ دو طرح کی بنائی جا سکتی ہے۔ ایک وہ جس میں دُھواں اور حرارت چھوٹے روزنوں سے گزر کر براہ راست لکڑی میں داخل ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جس میں یہ چیزیں پائپ میں ہو کر کمرے کو گرم کرتی ہیں۔ پہلے نمونے کی " فرنیس کلن " کا خاکہ سامنے کے صفحے پر دیا گیا ہے جس میں کلن کے ساتھ ہی ایک طرف اُس کا خاص قسم کا " فرنیس Furnace " یا آتشدان بھی دکھایا گیا ہے۔ یہ آتشدان لکڑی کے ردی ٹکڑوں اور بُرادہ وغیرہ سے بخوبی دہکایا جا سکتا ہے۔ دھواں اور گرمی پاس ہی لگے ہوئے پانی کے ایک مصنوعی جھرنے سے گزر کر کافی رطوبت اپنے ساتھ لے لیتے ہیں اور پھر درمیانی پنکھے کے ذریعے چکر لگا کر اندر داخل ہو جاتے اور کلن کو گرم کرتے ہیں۔ یہ کلن دہرہ دون میں بہت کامیاب ہوئی ہے۔ اس میں اسٹیم والی کلن ہی کے مانند لکڑی سوکھتی ہے سوا اس کے کہ وہ اوپر سے قدرے کالی ہو جاتی ہے اگرچہ تھوڑا ہی رندے سے صاف نکل آتی ہے۔ اِس قسم کی کلن پر مع عمارت کے ساڑھے چار ہزار روپے کے قریب لاگت آتی ہے۔

دوسری قسم کی کلن جس میں کہ دُھواں اور گرمی ایک پائپ میں ہو کر حرارت پیدا کرتے ہیں اِس سے کم لاگت میں تیار ہوتی اور بناوٹ میں بھی بہت سادہ ہے۔ اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دُھواں وغیرہ چونکہ نلوں میں بند رہتا ہے اِس سے لکڑی کالی نہیں ہو پاتی۔ ایسی کلن پنکھے والی اور بغیر پنکھے کی دونوں طرح سے بنائی جا سکتی ہے۔ اور صرف ڈیڑھ ہزار روپے میں تیار ہو سکتی ہے۔ مکمل معلومات حاصل کرنے کے لئے " یوٹی لائزیشن آفسر " فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دہرہ دون کو لکھیے۔

سیزننگ سیکشن میں اُن اُمیدواروں کو کلن چلانے کا کام بھی سکھایا جاتا ہے جو کسی زیرِ تعمیر کلن میں کام کرنے کی غرض سے اپنا "ٹریننگ" حاصل کرنے کے لئے یہاں بھیجے جاتے ہیں - اِن چیزوں کی نسبت تمام خط و کتابت "یوٹی لائیزیشن آفسر" فارسیٹ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ - نیو فارسیٹ - دہرہ دون کے پتے پر کی جائے -

پلیٹ نمبر ۹



تصویر ایک کھلے ہوئے ٹینک کی حصے کے اندر لکڑی کو حفاظتی مصالحوں
اور ٹینک میں لگایا جاسکتا ہے
اس میں اسٹینڈ والے ڈھکن دیکھئے جو ٹینک کو کور کرتے ہیں

چوتھا باب

لکڑی کی مصالحوں کے ذریعے حفاظت

درخت کی باہر کی کچی لکڑی بہت جلد خراب ہو جانے والی ہوتی ہے۔ اور تھوڑے ہی عرصے میں گلنے اور کیڑا لگنے سے تباہ ہونے لگتی ہے۔ دریاؤں اور سمندروں کے کھاری پانی میں بھی ایسے کیڑے ہوتے ہیں جو جلد لکڑی کو کھا جاتے ہیں۔ کچھ لکڑیوں کا راجھ (یعنی اندرونی پکی لکڑی) ضرور اس قدر مضبوط ہے کہ ان خرابیوں کا کافی عرصہ مقابلہ کرتا ہے جیسے ساگون۔ سال۔ سرس۔ دیودار۔ یسوا۔ ہوپیا۔ ایردل۔ پڈاک اور روزووڈ وغیرہ۔

لیکن بہت لکڑیاں ایسی ہیں جو در اصل ان خرابیوں کی متحمل نہیں ہوسکتیں اور اُن کو قابلِ اطمینان بنانے کے لئے استعمال سے پہلے حفاظتی مصالحے اور تیل وغیرہ لگانا ایک مفید طریقہ ہے ان تیلوں سے درخت کی کچی لکڑی بہ نسبت پکی لکڑی کے زیادہ فائدہ اٹھاتی ہے چونکہ وہ زیادہ مسامدار ہونے کی وجہ سے کافی مقدار تیل کی اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ اس طرح کچی لکڑی جو ویسے بہت کمزور اور تباہ ہونے والی ہوتی ہے تیل پی کر بہت محفوظ ہو جاتی ہے۔

لکڑی کی مصالحوں سے حفاظت کے طریقے

اس کی تین صورتیں ہیں:-

(۱) لکڑی کو صرف اوپر سے برش وغیرہ سے مصالحہ لگا دینا۔

(۳) لکڑی کو مصالحوں میں ڈبو کر نکالنا۔

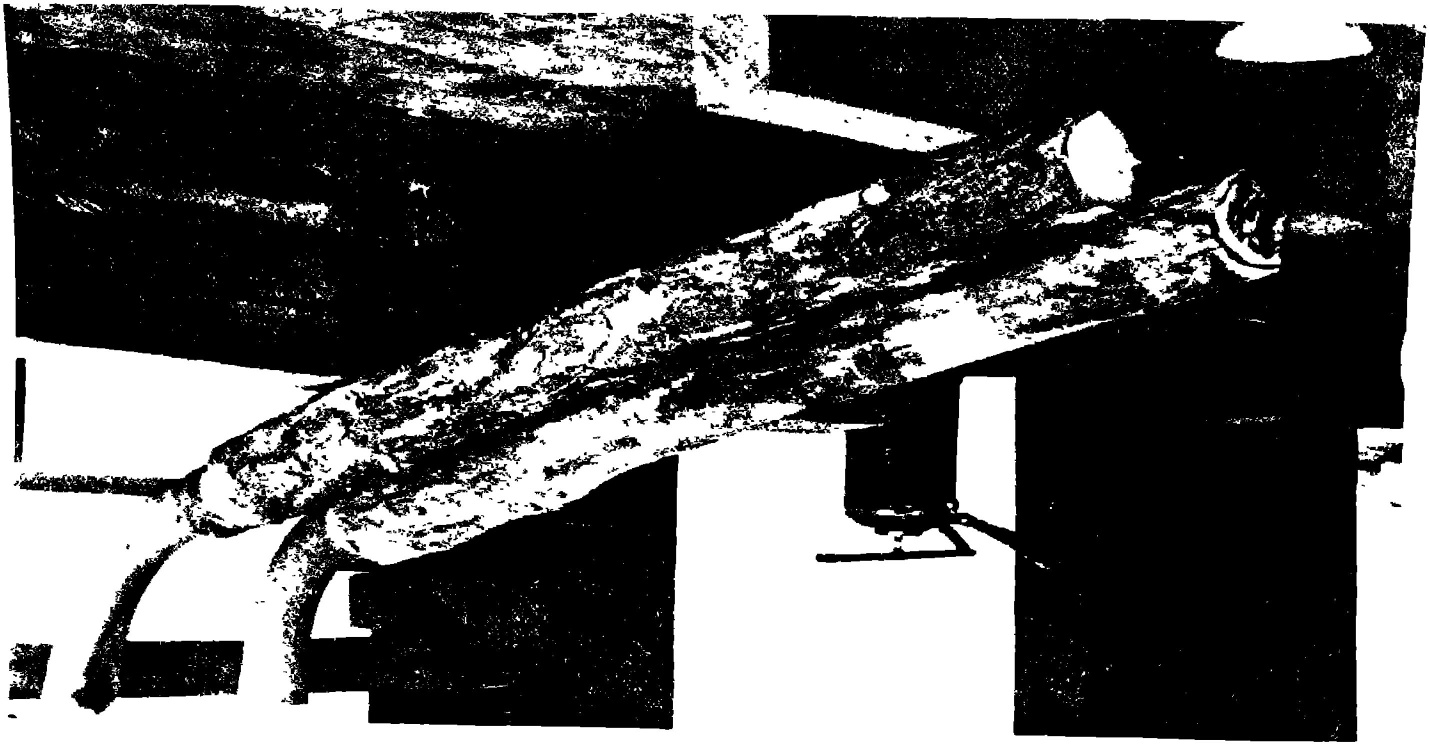
(۴) لکڑی کو بڑی مشینوں کے ذریعے دباؤ کے ساتھ مصالحہ پہنچانا۔

(۱) لکڑی کو اوپر سے برش وغیرہ سے مصالحہ لگانا

یہ عام طریقہ لکڑی کی حفاظتی تدابیر کا ہے جو جس قدر آسان ہے اتنا ہی کم پائیدار ہے اور پوری حفاظت لکڑی کی نہیں کر سکتا۔ صرف معمولی احتیاط کے بطور ضرور اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ جب ایسا کرنا ہو تو تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد بار بار لکڑی پر مصالحہ پھیرتے رہنا چاہیئے۔ اور شروع میں بھی پہلا لیپ سوکھنے کے بعد دوسرا لیپ اور پھیر دینا چاہیئے۔ نیز اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ لکڑی اچھی طرح سوکھی ہو۔ گیلی لکڑی حفاظتی مصالحوں کو اپنے اندر نہیں جذب کر سکتی۔ علاوہ ازیں اس کے بعد ازاں سوکھنے اور کہیں کہیں سے پھٹنے سے دیمک اور گھن وغیرہ کا پھٹی ہوئی جگہوں سے اندر داخل ہونے کا اندیشہ ہوگا۔ یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ مصالحہ لگانے سے پہلے ہی لکڑی میں گھن وغیرہ کا اثر نہ ہو ورنہ بیرونی حفاظتی تدابیر لکڑی کی اندرونی خرابی کو نہ روک سکیں گی۔ مصالحے کو لکڑی پر خوب افراط سے لگانا چاہیئے تاکہ لکڑی کی درز اور جوڑ وغیرہ تک اچھی طرح مصالحہ پہنچ جائے اور کوئی جگہ اس سے خالی نہ رہ جائے۔

پانی میں تیار کئے ہوئے پتلے مرکب کے بجائے تیل میں بکے ہوئے مصالحے مثل "کریوزوٹ آئل" کے زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔ اور ان کو گرم پکتا ہوا لگایا جائے تو اور بھی اچھا ہے۔

لیکن جبکہ تھوڑے ہی عرصے کے لئے لکڑی کی حفاظت منظور ہو یا جبکہ لکڑی کو چکناہٹ لگانا نامناسب خیال کیا جائے (جیسا کہ پیکنگ بکسوں میں) اس چیز کو ناپسند



کرتے ہیں تو اس حالت میں رقیق، پانی میں گھلی ہوئی دوا ہی استعمال کرنی ہوگی۔ چنانچہ زنڈ۔ ایم۔ اے۔ والمین سالٹ۔ اور ایسکیو وغیرہ اسی قسم کے مرکب ہیں۔ ایسکیو ٹھنڈا استعمال کیا جاتا ہے۔ دیگر یہ کہ اکثر مرکب چونکہ زہریلی دواؤں سے بنتے ہیں اس لئے اُن بکسوں کی لکڑی کو جن میں اشیاءِ خوردنی وغیرہ بھیجنی ہوں ایسے مصالحوں سے بچانا چاہیئے۔

بہرحال لکڑی کو باہر سے مصالحہ لگانے کا طریقہ اُس کی پوری حفاظت نہیں کرسکتا اور صرف اُس حالت میں مناسب ہوسکتا ہے جب لکڑی کو مکانات سے باہر نہ استعمال کرنا ہو۔ باہر استعمال کرنے کے لئے نیز چھت اور فرش سے متعلق لکڑیوں میں جنھیں مٹی سے ملحق رہنا ہوتا ہے زیادہ بہتر طریقے سے مصالحے لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۲) لکڑی کو مصالحوں میں ڈبونا یا سمونا

یہ طریقہ لکڑی کے اُن چھوٹے کاروباری لوگوں کے لئے بہت اچھا ہے جو نہ تو لکڑی کو پکانے والی بڑی مشینیں خرید سکتے ہیں اور نہ ہی اُن مشینوں میں پکی ہوئی لکڑی کی قیمت لگا سکتے ہیں۔

ایک اچھے بڑے سائز کا ٹب خرید کر اُس میں مصالحہ یا تیل تیار کرکے لکڑی کو اُس کے اندر ڈال دیا جاتا ہے۔ اس مطلب کے لئے "گرم اور ٹھنڈا" طریقہ مشہور ہے۔ یعنی ٹب یا ٹینک میں مصالحہ اور لکڑی کو ڈال کر اُس کے نیچے آگ جلاتے اور ۱۷۰ سے ۱۸۰ درجہ فیرن ہائیٹ حرارت پر اُسے دو سے چار گھنٹے تک خوب پکاتے ہیں۔ اُس کے بعد آگ کو آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہوجانے دیتے ہیں اور جب لکڑی اُس کے اندر خوب ٹھنڈی ہوجاتی ہے تو اُسے نکال کر چھتے میں لگا دیتے ہیں۔

یہ طریقہ اُن تمام لکڑیوں کے حق میں جو ذرا آسانی سے مصالحہ کو جذب کرنے والی
ہیں کامیاب ہے۔ اور اگرچہ اس طرح بھی لکڑی میں زیادہ اندر تک اثر نہیں جا سکتا
پھر بھی یہ صورت لکڑی پر محض اوپری لیپ کر دینے کے مقابلے میں کہیں زیادہ مؤثر
ہے۔ اس طریقے سے تمام کچی لکڑی اور بہت کچھ پکی بھی کافی مصالحہ جذب کر لیتی
ہے اور بڑی پکانے والی مشینوں کے نہ ہوتے ہوئے یہی طریقہ اُن کا کچھ بدل
ہو سکتا ہے۔ کول تار اور کریوزوٹ وغیرہ عام طور پر اسی طرح لکڑی کو دیئے جاتے
ہیں لیکن ایسکیو دینے میں پکانا ہرگز نہ چاہیئے چونکہ یہ مصالحہ آنچ پر خراب ہو جاتا
ہے لہٰذا دو بڑے ٹب لئے جائیں۔ ایک میں صرف پانی گرم کر لیا جائے اور
دوسرے میں ٹھنڈا ایسکیو رکھا جائے۔ لکڑی کو پہلے تیز گرم پانی میں ڈالا جائے۔
پھر ٹھنڈے ایسکیو والے ٹب میں ڈال دیا جائے۔ اس طرح لکڑی کافی اثر ایسکیو کا
لے لے گی۔ یہ پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ مصالحے دیئے جانے سے پہلے لکڑی کو
خوب سوکھا ہونا چاہیئے۔

(۳) لکڑی کو بڑی مشینوں کے ذریعے دباؤ کے ساتھ مصالحہ دینا

یہ سب سے زیادہ مؤثر طریقہ ہے لیکن اس کے لئے زیادہ ساز و سامان اور بڑے
"پلانٹ" کی ضرورت ہے جو مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک کا بیان
اور اُن کو استعمال کرنے کے طریقوں کا اگر یہاں ذکر کیا جائے تو ایک علیحدہ کتاب
تیار ہو۔ لہٰذا جن اصحاب کو اس سے تعلق ہو وہ مزید معلومات "یوٹی لائیزیشن آفسر"
فارسیٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دہرہ دون سے حاصل کر سکتے ہیں۔

فارسیٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں تقریباً تمام تجارتی لکڑیوں پر یہ تجربے کئے جا چکے
ہیں اور ہر قسم کے مصالحوں اور اُن کی طاقتوں کا حال معلوم کیا جا چکا ہے جس کے

بارے میں پبلک کو پوری اطلاع دی جا سکتی ہے۔

لکڑی کی حفاظت کے مختلف مصالحے

یہ آج کل بہت سی قسموں کے آ رہے ہیں۔ کچھ کسی ایک مطلب کے لئے اچھے ہیں۔ دوسرے اور کاموں کے لئے مفید ہیں لیکن قریب قریب سب ہی زہریلی دواؤں سے مرکب ہوتے ہیں تاکہ لکڑی کو نقصان پہنچانے والے جراثیم دیمک اور گھن وغیرہ کو مار سکیں۔ کول تار کریوزوٹ عام طور پر بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔

کول تار کریوزوٹ Coal-Tar Creosote

اس کی خاص خوبی یہی ہے کہ یہ لکڑی کے ضرر رساں کیڑوں کو مارتا ہے اور چونکہ تیل کی طرح ہوتا ہے اس لئے لکڑی کو ایک حد تک پانی کے مقابلے کے قابل بناتا ہے۔ معتدل آب و ہوا اور مناسب موسموں میں یہ کافی عرصے تک لکڑی میں اپنا اثر قائم رکھتا ہے لیکن ہندوستان کی گرم آب و ہوا میں کچھ دنوں کے بعد اس کا اثر کمزور پڑ جاتا ہے۔ یورپ و امریکہ کے ملکوں میں "کول تار کریوزوٹ" ایک سستا مصالحہ ہے مگر ہندوستان میں کسی قدر گراں ملتا ہے۔ ساتھ ہی چونکہ بڑی "پریشر پلانٹ" مشینیں بھی جو اس کو کامیابی کے ساتھ لکڑی میں پہنچا سکتی ہیں اس ملک میں بہت قیمتی ہیں اس لئے "کول تار کریوزوٹ" کا یہاں اتنا رواج نہیں ہو سکا جتنا کہ یورپ کے ممالک میں۔ تاہم ٹینک میں لکڑی کو پکا کر دیئے جانے کے لئے یہ ایک عمدہ مصالحہ ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر "کول تار کریوزوٹ اور فیول آئل" برابر کی مقدار میں ملے ہوئے بکتے ہیں جس سے اس کی قیمت مناسب ہو جاتی ہے اور اس کی کیڑوں کو مارنے والی طاقت بھی موجود رہتی ہے لیکن خالی

"فیول آئل Fuel oil" کسی طرح ایک عمدہ مصالحہ نہیں ہے۔

ووڈ تار کریوزوٹ Wood-Tar-Creosote

چند سال ہوئے "ووڈ تار کریوزوٹ" جنوبی ہند میں بکثرت استعمال ہوتا تھا لیکن اب اُسے ناپسند کرتے ہیں۔ تجربے سے ثابت ہوا کہ وہ "کول تار کریوزوٹ" کے برابر عمدہ نہیں۔ لکڑی سے متعلقہ دھات پر بھی اُس کا اثر کریوزوٹ سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

زنک کلورائڈ Zinc-chloride

پانی میں محلول کی ہوئی دواؤں سے لکڑی کی حفاظت کرنے میں یہ سب سے سستی دوا ہے لیکن لکڑی میں اس کا اثر دیرپا نہیں ہوتا اور سخت بارش یا مرطوب آب و ہوا میں جلد زائل ہو جاتا ہے۔ بہرحال، لکڑی کو گلنے سے محفوظ رکھنے میں یہ ضرور کامیاب ہے اور جبکہ لکڑی سایے میں رہے یہ کافی سامانِ حفاظت اُس کیلئے فراہم کرتا ہے۔ اسے پانی میں ۲ سے ۵ فیصدی کی نسبت سے ملا کر استعمال کرتے ہیں۔

سوڈیم فلورائڈ Sodium fluoride

یہ لکڑی کے کیڑے مارنے میں ایک انتہائی زہریلی دوا ہے۔ اس لئے اسے پانی میں ۲ سے ۴ فیصدی کے حساب سے ملانا کافی ہوتا ہے لیکن اس کا اثر بھی لکڑی میں زیادہ عرصہ نہیں رہتا اور غیر موافق ماحول میں یہ بھی جلد بے اثر ہو جاتی ہے۔ یہ خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ چونا "سوڈیم فلورائڈ" کے اثر کو کھونے والی چیز ہے۔ لہٰذا مرکب کو تیار کرتے وقت ایسا پانی کام میں نہ لایا جائے جس میں کیلشیم موجود ہو۔

کاپر سلفیٹ Copper sulphate

یہ بھی لکڑی میں پیدا ہونے والے جراثیم کے خلاف بہت سخت دوا ہے۔ اگرچہ اثر اِس کا بھی دیرپا نہیں ہوتا۔ دوسرے چونکہ یہ لوہے کو کھا جانے والی چیز ہے اِس لئے اِس کو بڑے پلانٹ کے ذریعے استعمال کرنا خود مشین کو نقصان پہنچائے گا۔ چونا اِس کے اثر کو بھی زائل کرتا ہے اِس لئے جہاں لکڑی کو شور زمین سے متصل رہنا ہو اِس کا اثر باطل ہو جائے گا۔

مرکیورِک کلورائڈ Mercuric-chloride

لکڑی کے کیڑوں کے لئے بے انتہا زہریلا اثر رکھتی ہے مگر چونکہ آدمی اور جانوروں کے لئے بھی یہ اُسی قدر زہریلی چیز ہے اِس لئے اِس کا زیادہ رواج نہیں ہو سکا۔ یہ دھات کو بھی کاٹتی ہے۔

زیڈ۔ ایم۔ اے۔ Z. M. A.

(یعنی زِنک میٹا آرسینائٹ (Zinc-meta-arsenite)

یہ مرکب نمکیات کو پانی کے ساتھ لکڑی میں داخل کرنے کی لگاتار کوششوں اور تجربوں کا نتیجہ ہے۔ یہ دراصل پانی میں تو نہیں گھُلتا مگر تیزابوں میں گھُل جاتا ہے اور اُڑنے والے تیزابوں مثل سرکہ کے ساتھ آسانی سے لکڑی میں جذب ہو جاتا ہے جس کے بعد تیزاب اُڑ جاتا اور نمکیات لکڑی میں باقی رہ جاتے ہیں۔ یہ مُرکب امریکہ میں بکثرت استعمال ہوتا ہے مگر ہندوستان میں زیادہ مُروّج نہیں۔

ایسکیو Ascu

اِس پیٹنٹ مرکب کے اجزا آرسینک پینٹوکسائڈ (Arsenic pentoxide) کاپرسلفیٹ Copper sulphate اور پوٹاسیم ڈائکرومیٹ (Potassium dichromat) ہیں۔ یہ مرکب دیمک اور گھن وغیرہ کو روکنے میں کامیاب۔ گلنے سے بچانے والا اور تقریباً لکڑی کی سب بیماریوں پر حاوی ہے۔ اِس کی تیسری دوا پوٹاسیم ڈائکرومیٹ Potassium dichromat میں کیڑوں کو ہلاک کرنے کے علاوہ ایک یہ خصوصیت ہے کہ یہ پہلی دونوں دواؤں کے اثر کو لکڑی میں تا دیر قائم رکھتی اور آسانی سے خارج نہیں ہونے دیتی۔ اِس نسخے کو ایجاد ہوئے ابھی دس ہی برس ہوئے ہیں مگر اِس عرصے میں یہ بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ اِس مطلب کی بہترین چیز ہے۔ ایک اضافی فائدہ اِس میں یہ بھی ہے کہ یہ مرکب ٹھنڈا استعمال کیا جاتا ہے اور اِس کے لئے آگ نیز بڑی "پریشر پلانٹ" مشینوں کی مطلق ضرورت نہیں جیساکہ کریوزوٹ (creosote) کے مرکبات کے لئے ضروری ہے۔ اگرچہ اِس طرح ٹھنڈی حالت میں دیئے جانے والے مصالحوں کے خلاف یہ شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ لکڑی میں پہلے سے موجود بیماری کے جراثیم میں سے شاید کچھ باقی رہ جائیں جبکہ آگ پر پکائے جانے والے مصالحوں کے ذریعے لکڑی کی جملہ بیماریوں سے پاک وصاف ہوجانے کا یقین ہوتا ہے۔

اِس کے علاوہ اور بھی کئی ایک "پیٹنٹ" مرکب ایجاد ہو چکے ہیں جن میں "سالگنم" (Solignum) زیادہ مشہور ہے۔ یہ "کریوزوٹ creosote" کے طرز پر ایک چیز ہے جو چھوٹے کاموں میں پالش کے بطور بہت موزوں ہے چونکہ مختلف رنگوں میں ملتا ہے اور جلد خشک ہوجانے والا بھی ہے۔ مگر یہ کسی قدر قیمتی پڑتا ہے جس سے بڑے کاموں میں اِس کا استعمال زیادہ گراں ہوجاتا ہے۔ اِس کے بجائے ایک دیسی چیز

بھی تیار کی گئی ہے جس کا نام کریوزنٹ creosant ہے - یہ فوج کے محکموں میں چھپر والی بارکوں کے ڈھانچوں پر برش سے لگائے جانے والے حفاظتی مصالحے کے بطور منظور کی جا چکی ہے - فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں بھی جو تجربے اس پر کئے گئے اُن کی رُو سے یہ "سالگنم" کا ایک اچھا بدل ثابت ہوئی ہے - دوسری مشہور چیز "کیپری نول" (Cuprinol) ہے - جو لکڑی کے علاوہ اور کاموں میں استعمال ہوتی ہے اور ہندوستان میں زیادہ مقبول نہیں ہوئی -

اور بھی اِس قسم کے بہت سے مرکبات ہیں جن کی آزمائش فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں کی جا چکی ہے - مثلاً :-

مارٹنٹ	Mortant	ایٹلس سالیوشن	Atlas solution
بلیٹ	Bellit	جوڑے لائٹ	Jodelite
ہائلی نٹ	Hylinit	سائڈرولیم	Sideroleum
اینٹی سائڈ	Anticide	برونولیم	Brunoleum
ایکزول	Aczol	کریسے زوائل	Cresoyle
برول	Barol	اینتھرول	Anthrol
وُلمین سالٹ	Wolman Salts	کن سینٹرول	Concentrol
پری زرول	Preservol	لگنولائٹ	Lignolite
امپریگنول	Impregnol	سیل کیور	Celcure
ٹیکٹال	Tectal	ڈورول	Durol
کلورونا تھلینز	Chlornapthalenes.		

اِن مصالحوں میں سے ہر ایک کی پوری خاصیت اور کیفیت معلوم کرنے کے لئے "یوٹی لائیزیشن آفسر" فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو لکھنا چاہیئے -

کچی لکڑی کے دھبے Sap-stains

لکڑی کے تیل اور مصالحوں سے حفاظت کا یہ مختصر بیان ختم کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ درخت کی باہر کی کچی یا سفید لکڑی کی بد رنگی اور دھبوں کی نسبت کچھ بتایا جائے۔ یہ دھبے اُن باریک کیڑوں کی موجودگی کا ثبوت ہوتے ہیں جو ریشوں کے درمیان مہین کوٹھریوں میں اپنی غذا پا لیتے ہیں لیکن کسی طرح لکڑی کی جسمانی ساخت کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے بجز اس کے کہ ذرا بد نمائی اور بد رنگی پیدا کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ اِس بد رنگی کے باعث لکڑی کو خراب سمجھنے لگتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

اِس نقص سے حفاظت کی خاطر درخت کی کٹائی چرائی کے بعد لکڑیوں کو مندرجہ ذیل "لوشن" میں ڈبو لیا جائے:-

بورکس (Borax) .... ۵ فیصدی

لگناسن (Lignasan) ..... ۲ "

ڈووی سائڈ (Dowicide) .... ۵ "

سینٹوبرائٹ (Santobrite) .... ۸ "

ایسا کرنے سے لکڑی اِس بد رنگی اور اُس کے ساتھ بہت سی غلط فہمیوں سے بچ جائے گی۔

لکڑی کو آگ کے مقابلے کے قابل بنانا

لکڑی جل جانے والی چیز ہے پھر بھی عمارتی ضروریات کے لئے وہ اِس قدر موزوں ہے کہ کئی معنے سے اُسے لوہے اور "کانکریٹ" پر فضیلت ہے۔ آگ میں جھلسنا

اور جل جانا ایک عیب ہے لیکن آتش زدہ مکانات میں یہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ آگ کی تاب نہ لاکر لوہے کے "گرڈرز" تک بُری طرح اینٹھ جاتے ہیں جبکہ لکڑی جلتے جلتے بھی سیدھی رہتی اور اپنے بوجھ کو سنبھالے رہتی ہے۔

اگر لکڑی کو مناسب طریقوں سے کام میں لایا جائے اور اُس پر عمدہ روغن اور "پینٹ" وغیرہ کیا جائے تو وہ بڑی حد تک آگ کو برداشت کرنے کے قابل ہو سکتی ہے۔ لڑائی کے زمانے میں جنگی ہوائی حملوں کی زیادتی اور آگ لگنے کے خطرات بڑھ جانے کے لحاظ سے یہ چیز اور بھی اہم ہو گئی ہے۔

لکڑی کے لئے ایک اچھے آگ برداشت کرنے والے مصالحے میں حسب ذیل خوبیاں ہونی چاہئیں:-

(۱) وہ اپنا اثر مستقل طور سے لکڑی میں قائم رکھ سکے۔

(۲) وہ اُن مصالحوں سے مخالفت کرنے والا نہ ہو جو لکڑی کو گلنے سڑنے سے بچانے کے لئے دیئے گئے ہوں۔

(۳) اُس کو لگانے کے بعد لکڑی کو وارنش، پالش کرنے میں کوئی دِقّت نہ ہو۔

(۴) وہ لکڑی کو کمزور کرنے والا یا اُس سے متعلقہ دھاتوں کو کھانے والا نہ ہو۔

(۵) وہ نمی کو جذب کرنے والا نہ ہو۔

(۶) وہ سستا اور کم خرچ بھی ہو۔

ابھی تک کوئی طریقہ ایسا نہیں معلوم ہوا جس کے ذریعے لکڑی کو کامل طور پر آگ سہنے کے قابل بنایا جا سکے۔ پھر بھی بعض دوائیں اور "پینٹ" وغیرہ ایسے ضرور ہیں جو لکڑی کو آگ پکڑنے سے بچانے والے ہیں۔ یہ دو طرح استعمال کئے جاتے ہیں:-

اوّل۔ وہ جن میں لکڑی کو پکاتے یا ڈبو کر نکالتے ہیں۔

دوسرے ۔ وہ جو پالش کی طرح اوپر سے پھیرے جاتے یا خاص لکڑی کے پالش ہی میں ملا لئے جاتے ہیں ۔

لکڑی کو ڈبو کر نکال لئے جانے والے مصالحے پلانٹ کے ذریعے پکا کر دیئے جانے والے مصالحوں سے سستے رہتے ہیں اور آگ سے معمولی احتیاط کے لئے بالکل کافی ہیں ۔ اس مطلب کے لئے امونیم سلفیٹ ۔ امونیم فاسفیٹ ۔ امونیم کاربونیٹ امونیم سلفیٹ ۔ بوریکس ۔ بورک ایسڈ ۔ میگنیشیم کلورائڈ ۔ میگنیشیم سلفیٹ ۔ سوڈیم ایسیٹیٹ اور سوڈیم سلیکیٹ میں سے ہر ایک کارآمد ہیں گو چونکہ ان کے استعمال میں کافی احتیاط درکار ہے انھیں محفوظ طور پر کام میں لانے جانے کی نسبت "یوٹی لائیزیشن آفسر" فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے مکمل ہدایات لے لینا بہت ضروری ہے تاکہ لکڑی کے لئے بچانے فائدے کے کوئی نقصان کی صورت نہ پیدا ہو جائے ۔

دوسرے ۔ باہر سے "پینٹ" یا روغن کی طرح لگائے جانے والے مصالحے بنانے اور استعمال کرنے میں بہت سہل ہیں اور آگ سے معمولی بچاؤ کے لئے کافی ہیں جبکہ لکڑی اندر استعمال کی جائے یعنی بارش اور سورج سے اس کا مقابلہ نہ ہو ۔ چونے کا پانی یا کیلشیم ۔ سوڈیم سلیکیٹ اور معمولی نمک مل کر بھی اس مطلب کیلئے ٹھیک ہیں ۔ اس قسم کا دوسرا نسخہ جو کئی سال سے امریکہ میں استعمال ہو رہا ہے ۔ یہ ہے :۔

½ بُشل چونے کو کھولتے ہوئے پانی میں ملایا جائے اور برتن کا منہ بند رکھا جائے پھر اس میں تھوڑا سا نمک ملا دیا جائے ۔ اس کے بعد تین پونڈ چاول کے آٹے کی لئی بناؤ اور اس مرکب میں پھینٹتے ہوئے ملا دو ۔ ساتھ ہی آدھا پونڈ "اسپینش وھائٹنگ" (Spanish whiting) اور ایک پونڈ سریس کو علیحدہ پانی میں گھول کر تیار رکھو اور اس میں ملاتے جاؤ ۔ پھر اس کل تیار شدہ مرکب کو ایک ہفتے تک یوں ہی رہنے دو ۔ بعد ازاں جب ضرورت ہو آگ پہ گرم کرو اور برش سے لکڑی پر پھیرتے جاؤ ۔

باہر استعمال کئے جانے کی حالت میں جبکہ لکڑی کو دھوپ اور بارش کا سامنا ہو کوئی مؤثر روغن یا پینٹ اس کو آگ سے بچانے والا تجویز کرنا سخت مشکل ہے اگرچہ بہت سے بازاری مصالحے اِس مقصد کے لئے ملتے ہیں اور تیار بھی کئے جا سکتے ہیں مگر یہ سب برائے نام ہیں حقیقت یہی ہے کہ ابھی تک کوئی مصالحہ ایسا نہیں معلوم کیا جا سکا جو باہر استعمال کئے جانے کی حالت میں لکڑی کی آگ سے حفاظت کا ضامن ہو۔

تاہم اِس مطلب کے لئے جو مصالحے مارکیٹ میں موجود ہیں۔ اُن میں سیلن۔ انٹراوین۔ آئی ٹیکس اور پوریلا زیادہ مشہور ہیں۔ اور اگر تھوڑے تھوڑے وقفوں سے انھیں لکڑی پر لگاتے رہیں تو قابلِ یقین ہے کہ ایک حد تک لکڑی میں آگ برداشت کرنے کی صلاحیت باقی رہے۔ اِسی طرح یہ نسخہ بھی کارآمد ہے:-

میگنیشیم اوکسائڈ ...... ۲ حصے
لوشن میگنیشیم کلورائڈ (حجم ۲/۱) ۲ حصے
ایسبوسٹوز (باریک پاؤڈر) ۱ حصہ

آخر میں اِس امر پر توجہ ضروری ہے کہ ان مصالحوں سے خاطر خواہ اثر لینے کے لئے لکڑی کی موٹائی جس قدر کم ہو اُتنا ہی اچھا ہے تاکہ مصالحے اچھی طرح اُس میں پیوست ہو جائیں۔ بہت موٹی لکڑیوں میں مصالحے کا اثر زیادہ اندر تک نہیں پہنچتا۔

پانچواں باب

عام ہندوستانی لکڑیوں کا بیان

اب ہم مختصر طور پر ہندوستان کی عام لکڑیوں کا ذکر کریں گے جس میں اُن کے وزن۔ سوکھنے کی کیفیت اور اُن کے استعمال وغیرہ کے متعلق زمانۂ حال کی تحقیقات کا خلاصہ درج ہوگا۔

زیادہ جاننے والوں کو معلوم ہوگا کہ بہت سی لکڑیوں کے بیان میں پُرانی کتابوں کے بیان سے کہیں کہیں اختلاف ہوگیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ فارسیٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں کئے ہوئے تجربات اور تحقیقات کے موافق جو چیزیں پہلی کتابوں میں غلط ثابت ہوئیں اُن کو رد کرکے زیادہ سے زیادہ صحیح معلومات دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

لکڑی کی قیمتیں جو درج ہوئی ہیں اُن کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قیمتیں اکثر گھٹتی بڑھتی رہا کرتی ہیں۔ اِس لئے قیمتوں کو صرف اندازہ کے طور پر سمجھنا چاہیئے۔ دیگر۔ جہاں قیمت فی ٹن بتائی گئی ہے اُس کا مطلب ۵۰ مکعب فٹ لکڑی سے ہے۔

ایبیز پنڈرو

تجارتی نام :- فر

دیسی نام :- ڈانی ، پرتل ، بدر ، ریور اور ٹاس -

وزن :- تقریباً ۲۳ پونڈ فی مکعب فٹ ہوا میں سوکھنے کے بعد -

لکڑی کی کیفیت :- اس درخت کی لکڑی چکنی ، سفید اور کچھ بادامی رنگ کی ہوتی ہے - کچی اور پکی لکڑی کے رنگ میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ بہت نرم اور کٹائی چرائی میں آسان لیکن گرہ دار لکڑی ہے اور اچھی پیمائش میں کوئی ٹکڑا بھی ایسا نہیں ملتا جس میں گرہیں نہ ہوں - تاہم اگر گرہیں زیادہ بڑی نہ ہوں تو کچھ حرج نہیں - یہ دیکھنے میں " اسپروس " سے ملتی ہے اور اکثر اس میں ملی ہوئی بکتی ہے -

سکھائی :- یہ ہوا میں آسانی سے سوکھنے والی لکڑی ہے لیکن چونکہ گیلی حالت میں جلد پھپھوندی اور گرمُتہ لے آتی ہے اس لئے چرائی کے بعد اسے سکھانے میں پھرتی کرنی چاہیئے - اس کا چٹہ گودام کے باہر بھی لگا سکتے ہیں لیکن اسے اوپر سے اچھی طرح ڈھانپ دینا چاہیئے تاکہ بارش اور دھوپ سے حفاظت رہے اور لکڑی پھٹنے تڑخنے نہ پائے - یہ لکڑی کلن میں بھی بہت اچھی طرح سوکھتی ہے -

مضبوطی :- یہ چیڑ کے برابر مضبوط ہوتی ہے اور اگرچہ دیودار سے کمزور ہے مگر " اسپروس " سے زیادہ مضبوط ہے - طاقت کی پوری تفصیل کے لئے کتاب کے آخر میں نقشہ ضمیمہ دیکھئے -

پائداری :- " فر " پائیدار لکڑی نہیں اور اس کو جلد گھن یا دیمک لگ جاتی ہے - خاصکر جب لکڑی زمین سے بہت قریب یا اس میں گڑی ہو - دہرہ دون میں قبرستان کے بطور تجربہ کے لئے اس لکڑی کے جو ٹکڑے زمین میں

گاڑے گئے اُنھیں صرف دو سال کے اندر دیمک چاٹ گئی۔ لہٰذا جب اِسے ریل کے سلیپر کے بطور یا اور کسی ایسے ہی باہر کے کام میں لایا جائے تو اچھی طرح حفاظتی مصالحہ اور تیل وغیرہ لگا کر استعمال کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ خیال ضروری ہے کہ "فر" مشکل سے مصالحے کو قبول کرنے والی لکڑی ہے۔ بہت کم اثر لیتی ہے۔ اِس لئے خوب جذب ہونے والا مصالحہ دینا چاہیئے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ بہت نرم اور بڑے آرام سے کٹنے چرنے والی لکڑی ہے۔

استعمال:۔ "فر" ایک بہت کارآمد، ہلکی لکڑی ہے۔ یہ "پیکنگ بکس" پارسلوں اور پھلوں کے چھبیوں کے لئے بہت مناسب ہے۔ اور سفری ہلکے سامان۔ "کیمپ فرنیچر" وغیرہ کے لئے عمدہ ہے۔ اپنے وزن کے موافق کافی مضبوط بھی ہے۔ ہمالیہ کے پہاڑی علاقوں میں اِس کو مکانوں پر بطور کھپریل لگاتے ہیں اور اگر کوئی اچھا تیل لگا کر استعمال کریں تو اس مطلب کے لئے بہت عمدہ لکڑی ہے۔ یہ ہندوستان کی اُن دو ایک لکڑیوں میں سے ہے جو ہوائی جہاز بنانے میں کام آسکتی ہیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے اِس کو مصالحہ دے کر سلیپروں میں استعمال کرتی ہے۔ اِس کی "پلائی" کی لکڑی بھی بنائی جاتی ہے مگر زیادہ گانٹھوں کی وجہ سے اِس کام میں ذرا دِقت رہتی ہے۔ اِس سے کاغذ بھی اچھا بنتا ہے مگر دیا سلائی کے لئے عمدہ نہیں۔

ملنے کی جگہ:۔ پنجاب، کشمیر، ٹیہری گڑھوال اور شمالی ہند کے دیگر پہاڑی جنگلوں سے بکثرت دستیاب ہوتی ہے۔ مگر یہ لکڑی ابھی زیادہ رواج میں نہیں آئی۔ اس لئے ہر جگہ نہیں ملتی لیکن اندازہ کیا گیا ہے کہ تیس ہزار ٹن سالانہ کے قریب حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس لکڑی کا استعمال "پیکنگ بکسوں" میں تیزی سے

بڑھتا جارہا ہے۔ یہ عام طور پر سلیپروں کے سائز میں جہلم۔ وزیرآباد۔ لاہور۔ ڈھلوان دوراہا۔ ہردوار۔ اور جگادھری وغیرہ جگہوں سے ملتی ہے۔ اگر اس کے حصول میں دِقت پیش آئے تو "چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ" لاہور۔ یا "کنزرویٹر آف فاریسٹ یوٹی لائیزیشن سرکل" براموالا۔ کشمیر کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:۔ "فر" زیادہ تر سلیپروں کے حساب سے ملتی ہے۔ لیکن کہیں کہیں اچھے بڑے سائز کے لٹھے بھی مل جاتے ہیں۔ خاصکر جہلم (پنجاب) سے۔ قیمت مناسب ہوتی ہے اور ۹ روپے سے ۱۲ روپے فی مکعب فٹ کے حساب مل جاتی ہے۔ سلیپروں کی شکل میں "فر" کے ساتھ "اسپروس" کے سلیپر اکثر مخلوط رہتے ہیں۔

اکیسیا ارے بیکا

تجارتی نام :- ببول -

دیسی نام :- ببول - کیکر - گوبی - ببور - کروویل وغیرہ

وزن :- ہوا میں سوکھنے کے بعد قریباً ۵۲ پونڈ فی مکعب فٹ -

لکڑی کی کیفیت :- کچی لکڑی بھورے رنگ کی سفیدی مائل ہوتی ہے۔ پکی گہرے بادامی یا "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے اور اس میں ہلکے سیاہ رنگ کی دھاریاں سی پڑ جاتی ہیں - لکڑی بے بو اور بے ذائقہ ہوتی ہے - ریشے ایک دوسرے سے خوب گتھے ہوئے اور خمدار ہوتے ہیں - ببول کی بہت سی قسمیں ہیں - زیادہ مشہور تیلیا اور کوریا ہیں - تیلیا کوریا سے بہتر سمجھی جاتی ہے -

سکھائی :- ببول ایسی لکڑی ہے جو مناسب احتیاط کے ساتھ ہوا میں بآسانی سکھائی جا سکتی ہے - اس کی کٹائی، چرائی برسات کے اختتام پر کرا کے سوکھنے کے لئے جلد چٹہ لگوا دینا چاہئے - اور اگر بسبب ضرورت گرمیوں ہی میں سکھانا ہو تو اچھے بند گودام میں چٹہ لگوانا چاہئے تاکہ خشک ہواؤں سے لکڑی کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو - ببول کے دو انچی موٹے تختے ایک سال کے اندر ہوا میں سکھائے جا سکتے ہیں - یہ لکڑی کلن میں بھی بسہولت سوکھ سکتی ہے -

مضبوطی :- ببول بہت سخت اور مضبوط لکڑی ہے - یہ ساگون سے دوگنی سخت اور چوٹ و صدمہ سہنے میں اس سے کہیں زیادہ ہے - تفصیل کے لئے کتاب کے آخر میں نقشہ ضمیمہ ملاحظہ ہو -

پائداری :- کچی لکڑی پائدار نہیں لیکن پکی بہت دیرپا ہوتی ہے اگرچہ سال اور ساگون سے کم -

ابتک ببول کو بغیر کسی حفاظتی مصالحے کے استعمال کیا جاتا تھا مگر تجربوں سے معلوم ہوا کہ حفاظتی مصالحوں اور تیل وغیرہ کے ساتھ یہ لکڑی جملہ خرابیوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے "قبرستانی" تجارب میں تین سال قائم رہی۔

اوزاروں سے مناسبت: - ببول گیلی حالت میں کٹنے چرنے میں آسان لیکن سوکھنے پر سخت ہو جاتی ہے۔ پھر بھی اوزاروں کے لئے زیادہ دشوار نہیں ہو جاتی اور ہاتھ سے یا مشین سے دونوں طرح قابو میں آجاتی ہے۔ اس پر کافی صفائی آتی اور ذرا محنت کے ساتھ پالش بھی خوب ہو جاتا ہے۔

استعمال: - ببول جلانے کے لئے سوختہ کے بطور بہت پسند کی جاتی ہے۔ اس کا کوئلہ بھی عمدہ بنتا ہے اور ہر سال بڑی کثرت سے اس کام میں آتی ہے۔ دیہاتی ضروریات میں یہ بیل گاڑی کے مخصوص حصے (دھانچ) پہیے دھرے۔ بانک اور کاشتکاری کے اوزار ہل پاتھا بنانے میں بہت کام آنے والی لکڑی ہے۔ یہ اکثر اوزاروں کے دستے بنانے میں بھی کام آتی ہے اور ڈیروں خیموں کے لئے اس کے کھونٹے بھی بہت اچھے بنتے ہیں۔ ریل کی ضروریات میں بھی جہاں کہیں سخت لکڑی درکار ہوتی ہے تو ببول کو استعمال کرتے ہیں۔ کانوں کے لئے اس کے کھمبے بھی عمدہ بنتے ہیں۔ غرض جب مضبوطی کے علاوہ سختی بھی درکار ہو تو یہ ہندوستان کی ایک عمدہ لکڑی ہے۔

ملنے کی جگہ: - ببول کے چھوٹے ہی لٹھے ملتے ہیں لیکن کہیں کہیں بڑے بھی مل جاتے ہیں۔ یہ ہمارے ملک کے خشک حصوں میں ہر جگہ ہوتی ہے۔ خاصکر سندھ کے صوبے میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اس کے لئے "کنزرویٹر آف فاریسٹ" کراچی یا "یوٹی لائیزیشن آفیسر" بمبئی۔ مدراس۔ سی پی۔ یوپی وغیرہ کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں :- ببول چھوٹے لٹھوں کی شکل میں بکتی ہے جو زیادہ تر ۵-۶ فٹ گولائی کے ہوتے ہیں۔ بعض جگہوں سے ۱۲ فٹ تک لمبے اور ۸ فٹ تک گول لٹھے بھی مل جاتے ہیں۔ اچھے لٹھوں کی قیمت ۵، روپے یا کچھ زیادہ فی ٹن رہتی ہے۔ لیکن گھٹیا لٹھے ۳۰ سے ۵۰ روپئے فی ٹن تک مل جاتے ہیں۔ اور یو۔پی میں بیل گاڑی میں کام آنے کے لائق لکڑی ۲۰ روپئے ٹن تک مل جاتی ہے۔

اکیسیا کیٹیچو

تجارتی نام:۔ کچ

دیسی نام:۔ کھیر۔ کاکو۔ کن۔

وزن:۔ ۵۵ سے ۶۵ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:۔ کچی لکڑی سفید۔ چکنی اور کافی چوڑی ہوتی ہے۔ پکی لکڑی زردی مائل بادامی رنگ کی ہوتی ہے جو ہوا لگنے پر گہرا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ یہ ایک بہت سخت اور وزنی لکڑی ہے۔ کوئی خاص بو اور ذائقہ نہیں رکھتی۔ ریشے سیدھے اور کسی قدر گھنے ہوتے ہیں۔ اس کے ریشوں کے درمیان ایک سفید رنگ کا مادّہ چپکا رہتا ہے جو "کھیر سل" کہلاتا اور صاف نظر آتا ہے۔ یہ مختلف صوبوں میں مختلف ضروریات میں کام آتی ہے۔ یو۔پی میں اس سے زیادہ تر کتھا بنانے کا کام لیا جاتا ہے۔ بہرحال لکڑی کے بطور "کچ" چنداں زیادہ کارآمد نہیں ہے۔

سکھائی:۔ سوکھنے کے معاملے میں "کچ" درمیانی درجے کی سخت لکڑیوں میں شمار ہوتی ہے اس لئے اس کی چرائی جلد ہونی چاہیئے۔ زیادہ تر اس وجہ سے بھی کہ یہ گیلی حالت ہی میں آسانی سے چر سکتی ہے۔ سوکھنے میں یہ اکثر سروں پر سے پھٹتی اور درمیان میں بھی باریک دراریں ظاہر ہوتی ہیں جبکہ موٹے تختوں اور برگوں کے سائز میں سکھائی جائے۔ اس کی چرائی برسات کے اختتام پر کر کے اسے نرم موسم میں سکھانا مناسب تدبیر ہے ورنہ بصورتِ دیگر گرم و خشک موسم میں چٹے کو اچھی طرح ڈھانپ کر سکھانے کی ضرورت ہوگی۔ دو انچ موٹے تختوں کو ہوا میں سکھانے میں ایک سال کے قریب لگ جاتا ہے۔ کلن میں سکھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

مضبوطی:۔ "کیکر" بہت مضبوط اور سخت لکڑی ہے۔ اگرچہ دہرہ دون میں ابھی اس پر باقاعدہ تجربات نہیں کئے گئے لیکن جہاں تک خیال ہے یہ ببول جیسی یا اس سے کچھ بہتر لکڑی ہے۔

پائداری:۔ اس کی لکڑی تو دیرپا نہیں ہے لیکن پکی ضرور زیادہ عمر پاتی ہے۔ بقول پیرسن صاحب "اس کی لکڑی کیڑوں کی ... یا مرنگی ... نہیں مانتی" بہت سے مندروں میں اس کی چیزیں سیکڑوں برس سے جوں کی توں قائم پائی گئی ہیں اور پانی کے جہازوں میں بھی یہ اکثر بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربہ" میں تین سال بعد اس کی پانچ لکڑیوں میں سے تین بدستور صحیح وسالم پائی گئیں اور دو کو بھی برائے نام دیمک لگی تھی۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ "کیکر" اوزاروں کے لئے سخت لکڑی ہے اور چرائی کٹائی میں محنت لیتی ہے خاصکر جب لکڑی پرانی اور سوکھی ہو۔ قریب قریب دندانوں والا بھاری آرہ اس کو اچھی طرح چیر سکتا ہے۔ اسی طرح دیگر کاموں کیلئے بھی بھاری اوزار اس پر اچھی طرح چلتے ہیں۔ یہ صفائی کا فی لاتی اور اس پر پالش بھی بخوبی ہوتا ہے

استعمال:۔ ابھی اس لکڑی کو زیادہ تر تھا ہی بچانے میں کام میں لاتے ہیں لیکن یہ ویسے بھی ایک عمدہ لکڑی ہے اور جہاں کہیں پائی جاتی ہے بہت جلد بک جاتی ہے۔ لوگ اس کے مکانوں کے کھمبے بناتے اور دھان کوٹنے کے موسل، کولھو، ہل، خیموں کی کھونٹیاں، پاسے نیز کشتی وغیرہ کی لکڑیاں اس کی بہت ہی عمدہ رہتی ہیں۔

مسٹر کنس اس کو اوزاروں کے دستوں کی بہت اعلیٰ لکڑی بتاتے ہیں۔ چونکہ تمام مضبوطی چاہنے والے کاموں کے لئے یہ خوب مشہور ہو رہی ہے اس لئے لوگ

اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیتے ہیں اور یہ مقامی ضرورتمندوں سے نہیں بچنے پاتی۔

ملنے کی جگہ:- کچ ہندوستان کے خشک اضلاع میں ہر جگہ تھوڑی مل سکتی ہے۔ یہ بڑے لٹھوں کے سائز میں تو نہیں ملتی البتہ معمولی ٹکڑے جو کتھے والوں اور دیگر مختصر ضرورتوں کے لئے کافی ہوں مل جاتے ہیں۔ اس کا درخت یو.پی. بنگال سی.پی. - مدراس - بمبئی - آسام - بہار اُڑیسہ اور پنجاب کے بھی کچھ حصوں میں پایا جاتا ہے۔ مزید معلومات کے لئے انھیں صوبوں میں سے کسی کے کنزرویٹر آف فارسیٹ کو لکھیے۔

قیمتیں:- کچ کی قیمت لکڑی سے زیادہ اُس کی اس خوبی پر منحصر ہوتی ہے کہ اُس میں سے کتھا کتنا نکالا جا سکتا ہے۔ اس لئے جن ٹکڑوں پر کھیرسل یعنی وہ سفید رنگ کا مادّہ زیادہ ظاہر ہو وہ زیادہ قیمت پاتے ہیں اگرچہ اس سے لکڑی میں کوئی فوقیت نہیں ہوجاتی۔ گزشتہ پانچ چار سالوں میں اس کی قیمت یو.پی. میں ۳ سے ۱۲ روپئے فی درخت رہی ہے (۱۹۳۷ء) بنگال میں بکسا ڈویژن سے ۲۸ روپئے فی ٹن اور جل پائی گُری فارسیٹ سے ۳-۴ روپئے فی درخت ہی ہے (۱۹۳۷ء)۔ اُڑیسہ میں ۴۰ سے ۵۰ روپئے فی ٹن - سی.پی. میں ۵۰ سے ۶۰ روپئے فی ٹن اور بمبئی میں ۶۰ روپئے فی ٹن تک ہے (۱۹۳۷ء)

اڈائینا کارڈی فولیا

تجارتی نام :- ہلدو -

دیسی نام :- ہلدو - کرم - ہیدی (جنوبی ہند)

وزن :- ۴۰ پونڈ فی مکعب فٹ - ہوا میں سوکھنے کے بعد -

لکڑی کی کیفیت :- ہلدو ایک زرد یا زردی مائل رنگ کی باریک - صاف اور سیدھے ریشوں کی لکڑی ہے جس کی وجہ سے یہ خراد کے کاموں اور بیل بوٹے کاٹنے - چھاپے بنانے میں بہت پسند کی جاتی ہے اگرچہ ان کاموں کے لئے اسے "بکس ووڈ" سے دویم نمبر پر سمجھا جاتا ہے - اس کی کچی لکڑی جو شروع میں سفیدی مائل رنگ کی ہوتی ہے آہستہ آہستہ پکی لکڑی کے رنگ پر آجاتی ہے - اس لکڑی پر صفائی اور چکناہٹ خوب آتی ہے - کوئی خاص بو یا ذائقہ اس کا نہیں ہوتا - عام طور پر اس کے ریشے سیدھے ہی ہوتے ہیں - کبھی کسی گانٹھ وغیرہ کی وجہ سے ترچھے ہو جاتے ہیں -

سکھائی :- ہلدو کے سوکھنے میں کوئی خاص دقت نہیں ہوتی - اور اگر اسے سورج کی شعاعوں سے بچایا جائے تو بغیر کسی گودام وغیرہ کے بھی سکھائی جا سکتی ہے - کوئی خاص خرابی اس میں واقع نہیں ہوتی - ذرا سروں پر سے پھٹ جاتی اور کہیں کہیں سطح پر سے بھی ترخ جاتی ہے - اس کی گیلی لکڑی کو کیڑا جلد لگ جاتا ہے - اس لئے درخت کو گرانے کے بعد چرواکر لکڑی کا جلد چٹہ لگوا دینا چاہیئے - اور اگر لٹھوں ہی کو کچھ عرصہ روکنا ہو تو چھال کو فوراً علیحدہ کر دینے کی ضرورت ہے - اس کو ہوا میں سکھانے کا مناسب انتظام کر دیا جائے تو جلدی سوکھتی ہے - دہرہ دون میں اس کے ایک انچی موٹے تختوں کو ۵۰ فی صدی نمی سے سکھا کر

۶ فیصدی پر لانے میں صرف ۲/۱ ۱ مہینے لگے - یہ کلن میں اور بھی سہولت سے سوکھتی ہے لیکن سُکھانے چٹکنے اور کام میں لائے جانے کے بعد ہلدو پر موسمی تبدیلیوں کا بہت اثر ہوتا ہے اور "پیرسن" صاحب کے قول کے موافق اِس کا سامان بناتے وقت ڈھائی فیصدی کی گنجائش لکڑی کے بڑھنے سُکڑنے کے لئے رکھنی چاہیئے جیسا کہ اور بھی بہت سی ہندوستانی لکڑیوں میں اِس کی ضرورت ہے -

مضبوطی :- ہلدو کافی سخت اور مضبوط لکڑی ہے - یہ ساگون سے ۱۰ فیصدی زیادہ سخت لیکن "شیپ وسائز" قائم رکھنے لچک اور مضبوطی میں اُس سے کم ہے - طاقت کی پوری تفصیل کے لئے نقشہ ضمیمہ دیکھئے -

پائداری :- ہلدو خاصی پائدار لکڑی ہے - ریلوے اِس کو ریل گاڑیوں میں لگاتی ہے - نیز دروازوں کی چوکھٹوں، کھڑکیوں اور تختوں میں اِس کا بکثرت استعمال ہوتا ہے - اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کافی دیرپا لکڑی ہے لیکن زیادہ اچھا ہو اگر اِس کو حفاظتی مصالحوں کے ساتھ کام میں لایا جائے جنھیں یہ لکڑی آسانی سے جذب کر لیتی ہے - دہرہ دون کے "قبرستانی" مشاہدے میں یہ بغیر کسی مصالحے کے ۲/۱ ۳ سال قائم رہی -

اوزاروں سے مناسبت :- ہلدو اوزاروں کے خوب موافق اور بہت آسانی سے چرنے کٹنے والی لکڑی ہے - اِس پر صفائی خوب آتی ہے جس سے یہ خراد کے کاموں کے لئے ہندوستان کی بہترین لکڑیوں میں سے ہے - رنگ و روغن بھی اچھی طرح لیتی ہے اور مسٹر "کِنس" کے بیان کے موافق اِس پر کام کرنے کا صرفہ ساگون کے مقابلے میں ۶۵ فیصدی ہوتا ہے - یعنی ساگون سے ۳۵ فیصدی کم -

استعمال :- ہلدو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ یورپ تک کافی مشہور و معروف

ہو چکی ہے ۔ اپنی خوش رنگی اور باریک ریشوں کے باعث یہ خراد کے کاموں کے لئے بہت موزوں ہے ۔ بیل بوٹے کاٹنے اور گھرداری کی چیزوں میں اس کا بکثرت استعمال ہوتا ہے ۔ ہندوستان میں یہ بچوں کے کھلونوں ۔ کنگھیوں ۔ برش کے دستوں اور لکڑی میں جالی کاٹنے کے کاموں میں بہت پسند کی جاتی ہے ۔ لکڑی کے فٹے (پیمانے) اور اناج ناپنے کے "ناپے" بھی اس کے بہت بنتے ہیں ۔ بریلی کی "بابن فیکٹری" ہلدو کو ملوں کی ضروریات کے ہر قسم کے بابن بنانے کی بہترین لکڑی سمجھتی ہے ۔

اگرچہ ان تمام کاموں کے لئے یہ زیادہ خشک اور پھٹنے والی ہونے کی وجہ سے یورپ کی مشہور لکڑی "بیچ" کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ بہرحال یہ غسل خانوں ۔ باورچی خانوں اور "بیکری" (تنور) کی اکثر ضرورتوں میں کام آنے والی لکڑی ہے ۔ نیز یورپ اور برما میں کمروں کے آرائشی سازوسامان کے لئے ہلدو بہت پسند کی جاتی ہے ۔ ہندوستان میں اس سے پنسل بھی بناتے ہیں مگر ذرا سخت رہتی ہے ۔ اور بغیر کسی مصالحے سے ملائم کئے اس کام کے لئے مناسب نہیں ۔ ایک ریلوے ورکشاپ کی رپورٹ ہے کہ ریل کے فرش اور چھت اور دیگر بیرونی پوشش کے لئے ساگون کے بعد ہلدو ہی کے تختے بہتر رہتے ہیں ۔

ملنے کی جگہ :۔ ہلدو ہندوستان کے سب جنگلوں میں تھوڑی پائی جاتی ہے ۔ یو، پی کے گونڈہ اور بہرائچ ڈویژن سے نیز بنگال ۔ آسام ۔ بہار اڑیسہ سی پی ۔ بمبئی اور مدراس کے جنگلوں سے یہ کافی دستیاب ہوتی ہے ۔ اس کے بڑے لٹھے اکثر اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں لیکن اس سے لکڑی میں کوئی نقص نہیں پیدا ہوتا ۔ مزید حالات کے لئے کسی قریبی "کنزرویٹر آف فارسٹ" یا صوبے کے "یوٹی لائیزیشن آفسر" کو لکھے ۔

قیمتیں:۔ جیسا کہ قاعدہ ہے جو لکڑی متفرق علاقوں میں تھوڑی تھوڑی پائی جاتی ہے اس کی قیمت میں بھی مختلف جگہوں میں فرق ہو جاتا ہے۔ ہلدو بھی انھیں لکڑیوں میں سے ہے۔ ۳۷-۱۹۳۶ء کے نرخ یہ ہیں:۔

آسام:۔ ۲۰ فٹ لانبے اور ½۴ فٹ گولائی تک کے لٹھے ۳۷ روپیہ ۶ آنہ فی ٹن۔

بنگال:۔ کرسیونگ اور چٹاگانگ ڈویژن کے لٹھے ۲۵ روپیہ سے ۶۰ روپیہ فی ٹن۔

بہار:۔ پالاموا اور رسنگ بھوم کے ضلعوں کے لٹھے ۲۲ روپیہ سے ۳۷ روپیہ فی ٹن۔

بمبئی:۔ ڈنڈیلی۔ ہبلی۔ ڈانگز وغیرہ ضلعوں کے لٹھے ۱۵ روپیہ سے ۹۵ روپیہ فی ٹن۔

سی، پی:۔ ۳ سے ۵ فٹ تک گولائی کے لٹھے ۹ روپیہ سے ۶۵ روپیہ فی ٹن۔

اڑیسہ:۔ ۷ اور ۸ فٹ گولائی کے لٹھے ۳ روپیہ سے ۴۴ روپیہ فی ٹن۔

مدراس:۔ لکڑی کے سائز اور عمدگی کے موافق ۳۶ روپیہ سے ۶۵ روپیہ فی ٹن۔

یو، پی:۔ ۱۵ فٹ سے زائد لمبائی اور ۸ سے ۹ فٹ گولائی کے لٹھے گونڈہ ڈویژن سے ۸ روپیہ سے ۳۵ روپیہ فی ٹن۔

"البزیا" کی لکڑیاں

(۱) البزیا لیبک ۔ تجارتی نام "کوکو" دیسی نام سرس۔ بیج (کرگ)

(۲) البزیا اوڈورے ٹیسیا۔ تجارتی نام "کالا سرس" دیسی نام کالا سرس۔ کھانگر سرس

(۳) البزیا پروسیرا ۔ تجارتی نام "سفید سرس" دیسی نام سفید سرس۔ دیلوا گائی

(۴) البزیا اسٹیپولاٹا ۔ تجارتی نام "بوسیرا" دیسی نام ۔ بوسیرا ۔

وزن:۔ "کوکو" ۴۰ سے ۴۲ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھی ہوئی)

" "کالا سرس"۔ ۵۵ پونڈ " " " " " " " "

" "سفید سرس" قریباً ۳۰ پونڈ " " " " " " " "

لکڑی کی کیفیت :۔ سرس کی یہ تینوں مشہور قسمیں لکڑی کے اعتبار سے ایک ہی سی ہوتی ہیں ۔ کچی لکڑی سفید اور عموماً کافی چوڑی ہوتی ہے ۔ پکی لکڑی گہرے "براؤن" رنگ کی ۔ بہت خوشنما ہوتی ہے ۔ اُبری نما گہرے رنگ کی دھاریاں ۔ روغن (پالش) ہونے کے بعد خوب بھڑکدار اور خوبصورت ہو جاتی ہیں۔ اس لکڑی کے مسامات کافی موٹے ہوتے ہیں جنھیں اچھا پالش حاصل کرنے کے لئے خوب پُر کر دینے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ ریشے سیدھے اور اکسار کبھی کبھی تھوڑے پیچ و خم اور گھماؤ کے ساتھ بھی ہوتے ہیں ۔ سرس کی اچھی لکڑی ہندوستان کی نہایت خوبصورت لکڑیوں میں سے ہوتی ہے ۔

سکھائی :۔ سوکھنے کے اعتبار سے سرس کو اوسط درجے کی سخت لکڑیوں میں شمار کرنا چاہیئے ۔ یہ سروں پر سے کھٹتی اور بیرونی سطحوں پر سے بھی تھوڑا تھوڑا ترخ جاتی ہے لیکن چٹے کو اگر احتیاط اور قاعدے سے لگایا جائے اور لکڑی کو آہستہ سکھانے کی کوشش کریں تو بغیر خرابی کے سوکھ سکتی ہے ۔ اس کے ایک انچی

موٹے تختوں کو ہوا میں سُکھانے میں ۶ سے ۹ مہینے لگتے ہیں اور اس سے موٹے اسٹاک کو اور زیادہ وقت ہونا چاہیئے ۔ اس کے لٹھوں اور موٹے تختوں کو سِروں پر سفیدہ (مصالحہ) لگا دینا چاہیئے تاکہ تیز سوکھنے اور پھٹنے سے حفاظت رہے ۔

سرس کلن میں زیادہ سہولت سے سوکھتی ہے ۔ لہٰذا ممکن ہو تو سرس کی لکڑی کو ہمیشہ کلن ہی میں سُکھایا جائے ۔ ایک دفعہ اچھی طرح سوکھ چکنے کے بعد سرس عرصۂ دراز تک ٹھیک حالت میں رہتی ہے ۔

مضبوطی :- کوکو ایک مضبوط لکڑی ہے اور وزن و سختی کے لحاظ سے ساگون کے برابر ہے ۔ طاقت کی پوری تفصیلات کے لئے نقشہ ضمیمہ دیکھئے ۔

کالا سرس وزن میں ساگون سے زیادہ بھاری، سخت اور مضبوط ہوتا ہے لیکن سفید سرس ٹیک سے ہلکا اور کسی قدر کمزور ہوتا ہے ۔ سوائے صدمہ برداشت کرنے اور بوجھ سہنے کی قوت کے جس میں یہ ٹیک سے ۴۰ اور ۳۰ فیصدی زیادہ ہے ۔

پائداری :- سرس باہر استعمال کئے جانے میں زیادہ پائدار نہیں ثابت ہوتا مگر اندر استعمال کی چیزوں میں وہ یقیناً کافی دیرپا ہوتا ہے ۔ اس کی کچی لکڑی حفاظتی مصالحوں کو بخوبی جذب کر لیتی ہے مگر پکی اس معاملے میں سخت ہے ۔ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں البزیا اسٹیپولاٹا ۲۴ مہینے البزیا اوڈوریٹیسیما ۴۱ مہینے اور البزیا لیبک و البزیا پروسیرا ۷۵ سے ۸۰ مہینے قائم رہے ۔

اوزاروں سے مناسبت :- سرس کے جن ٹکروں میں ریشے زیادہ گھومے ہوئے ہوں تو چرائی اور کام کرنے میں دقت ہوتی ہے ۔ پھر بھی تھوڑی محنت کرنے کے بعد اس پر کافی صفائی آتی ہے اور کئی بار پالش کرنے پر جب اس کے روزن اچھی طرح بھر جائیں تو خوب چمک اور بھڑک آجاتی ہے ۔

کوکو سے چرائی کے وقت ایک قسم کی ناگوار تیز بو نکلتی ہے جو تکلیف کا باعث

ہوتی ہے اور جس کی وجہ سے بڑھئی لوگ اس لکڑی سے کسی قدر گھبراتے ہیں لیکن سرس کی باقی دونوں قسمیں اس عیب سے پاک ہیں۔ سرس پلائی کی لکڑی کے لئے زیادہ موزوں نہیں لیکن اس کی سیدھی ترشی ہوئی باریک تہیں (SLVES) اچھی ہوتی ہیں اور دیگر لکڑیوں پر زیبائشی پوشش کا عمدہ کام دیتی ہیں۔ یہ بہت خوبصورت لکڑی ہے اور جتنی توجہ اور محنت اس پر کی جائے اس کی خوبصورتی دوبالا ہو جاتی ہے۔

استعمال:۔ سرس خاص توجہ کے قابل لکڑی ہے۔ یہ اعلیٰ قسم کے فرنیچر اور مکان کے اندرونی زیبائشی کاموں کے لئے بہت موزوں ہے۔ اس کی تینوں قسمیں رنگ و روغن اور اپنی خاص چمک دمک قائم رکھنے میں بہت مشہور ہیں بشرطیکہ لکڑی ذرا دیکھ بھال اور چھانٹ کر لی گئی ہو اور دلچسپی کے ساتھ اس پر کام کیا گیا ہو۔ سرس ڈیسکوں۔ میزوں۔ کرسیوں۔ پردے کے بورڈوں۔ الماریوں دراذوں۔ تصویروں کے چوکٹھوں غرض ہر قسم کے آرائشی کاموں کے لئے ایک عمدہ لکڑی ہے۔

انگلستان میں کوکو فرش اور دیواروں اور ریل کے کاموں میں بکثرت استعمال ہوتی ہے۔ ہندوستان میں اسے عام عمارتی کاموں میں لاتے ہیں اور اس کے زیادہ ہر دلعزیز نہ ہونے کی صرف دو وجہیں ہیں:۔

(۱) کوکو کا چرائی میں دھکا پیدا کرنا۔

(۲) سفید سرس کو بعض علاقوں خصوصاً بنگال اور یو۔پی میں مذہباً مقدس جان کر کام میں نہ لانا۔

ملنے کی جگہ:۔ کوکو سب سے زیادہ جزائر انڈمان سے آتی ہے لیکن تھوڑی تھوڑی بنگال۔ آسام۔ بمبئی۔ مدراس۔ سی۔پی۔ پنجاب اور یو۔پی کے صوبوں میں بھی ہوتی ہے۔ ۱۲ سے ۳۰ انچ چوڑیں اور ۳۰ فٹ لمبائی تک کے

سے انڈمان سے ملتے ہیں ۔

کالا سرس سی، پی ۔ آسام ۔ بمبئی ۔ یو، پی ۔ اڑیسہ اور مدراس کے بعض علاقوں میں کافی پیدا ہوتا ہے ۔

سفید سرس یو، پی ۔ آسام ۔ بنگال اور بمبئی میں ہوتا ہے ۔ اور بونیرا تھوڑا تھوڑا انڈمان ۔ پنجاب اور یو، پی میں ہوتا ہے ۔ مزید معلومات کے لئے سب سے قریبی "کنزرویٹر آف فاریسٹ" یا "چیف فاریسٹ آفیسر" پورٹ بلیر (انڈمان) کو لکھئے ۔

قیمتیں :۔ انڈمان کوکو کی قیمتیں بہت کم گھٹتی بڑھتی ہیں اور بالعموم ۸۰ سے ۱۰۰ روپئے ایف ، او، بی پورٹ بلیر ۔ انڈمان کے قریب ہوتی ہیں ۔ ہندوستانی کوکو کی قیمت انڈمان سے ہمیشہ کم رہتی ہے ۔ اور سفید و سیاہ سرس دونوں کی کوکو سے کم ۔

البزیا امارا

بمبئی کے "چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ" نے خواہش کی ہے کہ اِس لکڑی کو بھی بیان کیا جائے۔ بمبئی میں یہ لالی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لکڑی کوکوسے بڑھیا ہوتی ہے چونکہ بقول پیرسن صاحب کے یہ فرنیچر وغیرہ کے لئے بہ اعتبار رنگ و چمک اور اپنی مخصوص سیاہی مائل لانبی دھاریوں کی وجہ سے بہت ہی خوبصورت لکڑی ہے۔ اِس کا وزن ہَوا میں سُکھانے کے بعد ۵۴ پونڈ فی کعب فِٹ رہتا ہے اور بہت دیرپا لکڑی خیال کی جاتی ہے۔ اِس پر صفائی بھی خوب آتی ہے اور ہر طرح توجہ دیئے جانے کے لائق لکڑی ہے۔ اگرچہ ہندوستان میں ابھی اِس پر تجربات نہیں ہو سکے لیکن خیال ہوتا ہے کہ الماریوں وغیرہ کیلئے یہ بہت عمدہ ہوگی۔ اِس کی سپلائی کے لئے "چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ" بمبئی۔ سی، پی اور مدراس کو لکھنا چاہیئے یا میسور اور ٹراونکور کے افسرانِ جنگلات سے معلومات حاصل کریں۔

آلٹنجیا ایکسلسا

تجارتی نام :- جوٹیلی -

دیسی نام :- جوٹیلی

وزن :- ۴۵ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- کچی لکڑی اور پکی لکڑی قریباً ایک ہی رنگ کی ہوتی ہے اور ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں معلوم ہوتی - رنگ سُرخی مائل براؤن - لکڑی سخت اور ریشے گھومے ہوئے ہوتے ہیں -

سُکھائی :- یہ ہوا میں مشکل سے سُوکھنے والی لکڑی ہے - جگہ جگہ سے تڑخ جاتی ہے - ڈاکٹر کپور کی رائے میں اِس کی چرائی، کٹائی گیلی حالت ہی میں فوراً کرا لینے اور پھر آہستہ آہستہ سُکھانے کی ضرورت ہے - کلن میں یہ کیسی سوکھتی ہے اِس کے تجربے ابھی نہیں کئے جا سکے -

مضبوطی :- ہنوز دہرہ دون میں ابھی اِس پر "طاقتی تجربے" بھی نہیں کئے جا سکے - بظاہر چونکہ یہ سخت اور مضبوط لکڑی ہے اپنی طاقت میں ساگون کے قریب قریب ضرور ہوگی -

پائداری :- جوٹیلی باہر استعمال کئے جانے میں بھی ایک پائدار لکڑی ثابت ہوئی ہے - یہ بغیر حفاظتی مصالحوں کے آسام میں ریلوے سلیپر کے بطور چھ سال چلی اور دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں ۸۰ مہینے قائم رہی - اگر اس کو حفاظتی مصالحہ دے کر باہر کے کاموں میں لایا جائے تو اور بھی قابلِ اطمینان لکڑی ثابت ہوگی لیکن جوٹیلی کی اندرونی پکی لکڑی حفاظتی مصالحوں کو جذب کرنے میں ذرا سخت واقع ہوئی ہے -

اَوزاروں سے مناسبت :- سوکھنے پر یہ اوزاروں کے لئے بھی ایک سخت لکڑی ثابت ہوتی ہے اور اس کی چرائی مشکل سے ہو پاتی ہے - البتہ گیلی ذرا آسانی سے قابو میں آجاتی ہے - بہرحال فرنیچر یا خراد وغیرہ کے لئے یہ ایک اچھی لکڑی نہیں ہے -

استعمال :- جو ٹیلی موٹے عمارتی کاموں اور سلیپروں کے لئے مناسب لکڑی ہے - برما و آسام میں اس کا یہی استعمال ہے اور حفاظتی مصالحوں کے ساتھ کافی اچھی رہتی ہے -

ملنے کی جگہ :- یہ صرف آسام کے صوبے میں ہوتی ہے - اس کا درخت خوب بڑا ہوتا ہے مگر لکڑی زیادہ مشہور نہیں - اس کی نسبت مزید معلومات حاصل کرنا ہوں تو کنزرویٹر آف فاریسٹ ، شیلانگ - آسام کو لکھئے -

قیمتیں :- آسام میں یہ لکڑی چنداں قیمتی نہیں مگر دور فاصلوں پر منگائے جانے سے ضرور قیمتی ہو جائے گی - آسام میں ۲۴ فٹ لانبے اور ۵ فٹ تک گول لٹھے للغہ فی ٹن اور ۱۵ انچی چورس ٹکڑے ۱۲ فی مکعب فٹ ہوتے ہیں - (۱۹۳۶ء)

اینی سو پٹیرا گلابرا

تجارتی نام :- کانگھمو -

دیسی نام :- کانگھمو (برما) بائیلم (بنگال)

وزن :- قریباً ۳۶ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- یہ ایک ہلکی لیکن کافی مضبوط لکڑی ہے - اس پر صفائی اور چمک بھی خوب آتی ہے - رنگ بادامی - کچھ پیلاہٹ اور کہیں کسی قدر سُرخی کے ساتھ - یہ گرجن کی لکڑی سے بہت کچھ ملتی جلتی ہوتی ہے -

سُکھائی :- ابھی اس کی سُکھائی پر تفصیلی تجربات کی باری نہیں آئی - اندازاً کہا جا سکتا ہے کہ یہ سوکھنے میں دشوار نہ ہوگی -

مضبوطی :- اس کی طاقت پر پورے تجربات کئے جا چکے ہیں جن کی تفصیل نقشہ ضمیمہ میں درج ہے - یہ ساگون سے کچھ ہلکی اور کمزور لکڑی ہے -

پائداری :- کانگھمو زیادہ پائدار نہیں - اور اس کو کیڑے اور گرگٹ وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے حفاظتی مصالحے دینا ضروری ہے - دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں اس کے بغیر مصالحہ دیئے ہوئے چھ کے چھ ٹکڑے تین سال کے اندر دیمک سے تباہ ہو گئے -

اوزاروں سے مناسبت :- کام کرنے میں آسان اوزاروں کے حق میں بہت سہل و آرام دہ لکڑی ہے -

استعمال :- یہ بکسوں اور پیٹیوں (پیکنگ کیس) وغیرہ کے لئے ایک عمدہ ہلکی لکڑی ہے اور کم قیمت فرنیچر کے لئے بھی موزوں ہے - برما میں پلائی کی لکڑی بھی اس کی اچھی بنی -

ملنے کی جگہ :- کانگھو صرف برما اور بنگال کے جنگلات میں ہوتی ہے۔ اس کے ۶ سے ۱۵ فٹ تک گولائی کے لٹھے عام طور پر ملتے ہیں - یہ لکڑی صرف برما کے صوبے سے ... ۱ ٹن سالانہ تک دستیاب ہو سکتی ہے۔

قیمتیں :- برما سے اِس کے لٹھے رنگون میں قریباً ۵۰ فی ٹن کے حساب سے مل سکتے ہیں - (۱۹۳۶ء)

اینوگائیسس کی لکڑیاں

(۱) اینوگائیسس اکیومیناٹا (یان)
(۲) اینوگائیسس لیٹی فولیا (اکیسل ووڈ)

تجارتی نام :- یان و اکیسل ووڈ -

دیسی نام :- باکلی - دھارو - دھاوا - دھاؤ وغیرہ

برما :- یان - بنگال :- چکوا - کورگ :- ڈنڈیگا - ٹام :- ویگالی -

وزن :- یان - ۵۰ سے ۵۵ پونڈ فی مکعب فٹ } ہوا میں سوکھنے پر -
اکیسل ووڈ - ۵۸ سے ۶۲ پونڈ " " }

لکڑی کی کیفیت :- دونوں کی کچی لکڑی کچھ سبزی و زردی مائل بھورے رنگ کی - اور کبھی کچھ پیلاہٹ لئے ہوئے ہلکے "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے - پکی چاکلیٹ (لاکھ) کے رنگ کی مائل بہ سُرخی ہوتی ہے اور زیادہ موٹی نہیں ہوتی یعنی کچی لکڑی چوڑائی میں زیادہ ہوتی ہے لیکن دونوں جگہ کی لکڑی وزنی مضبوط - سخت اور لچکدار ہوتی ہے - اِس کے ریشے خوب باریک اور ایک دوسرے سے گتھے ہوئے ہوتے ہیں - کبھی بالکل سیدھے اور کبھی تھوڑے گھماؤ کے ساتھ - دونوں لکڑیاں اکثر ہمشکل ہوتی ہیں -

سُکھائی :- یان اور اکیسل ووڈ دونوں مشکل سے ہوا میں سوکھنے والی ہیں - اِنھیں سوکھنے کی حالت میں اینٹھنے اور سطح پر سے باریک باریک تڑخنے سے روکنے کے لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے جس کے لئے اِن لکڑیوں کی چرائی کٹائی برسات میں یا برسات کے اختتام پر فوراً گرادینے کی ضرورت ہے جبکہ ہوا میں کافی نمی موجود ہو - اِس کے بعد لکڑی کا چٹہ لگا کر اُسے آہستہ سُکھانے کی غرض سے

چاروں طرف سے اچھی طرح ڈھانپ دینا چاہیئے - چٹّہ بھی قاعدے میں خوب
ہموار و اکسار لگانا چاہیئے چونکہ یہ دونوں لکڑیاں بہت اینٹھنے والی ہیں -
بہتر ہے کہ پہلے مناسب سائز کے موٹے تختوں کی شکل میں سُکھائیں اور پھر
حسب ضرورت اوزاروں کے دستوں وغیرہ کے لئے چورس لکڑیاں اُن میں سے
کاٹ لیں - ایک دم "اسٹاک" کو بہت پتلا کاٹنا مناسب نہیں - اس طرح ڈاکٹر ٹلکوپو
کی رائے کے موافق اِن لکڑیوں کا اینٹھنا اور مُڑنا بہت حد تک کم کیا جاسکتا ہے -
یان اور ایکسل ووڈ کلن میں زیادہ سہولت سے سوکھتی ہیں -

مضبوطی :- یہ لکڑیاں اِس درجہ مضبوط و لچکدار ہیں کہ انھیں ولایتی "ایش"
"ہکری" کے بجائے پھاوڑوں - کُلہاڑیوں اور ہر قسم کے اوزاروں کے دستوں میں
استعمال کیا جاتا ہے جس کے لئے یہ کافی مشہور ہوچکی ہیں - یان نسبتًا ایکسل ووڈ
سے بہتر ہے لیکن اوزاروں کے دستوں کے لحاظ سے دونوں یکساں اور "ایش"
کے مقابل ہیں - یان اپنی طاقت میں بہت کچھ "ہکری" کے برابر ہے جو تمام دُنیا
میں اوزاروں کے دستوں کے لئے بہترین لکڑی مانی جاتی ہے - یان اور ایکسل ووڈ
دونوں کی طاقتوں کی پوری تفصیل نقشہ ضمیمہ میں دیکھئے -

پائداری :- دونوں میں سے ایک لکڑی بھی بہت زیادہ پائدار نہیں - یان -
ایکسل ووڈ سے نسبتًا زیادہ عمر پانے والی ہے - دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے"
میں یان کے چھ ٹکڑوں میں سے دو ۹۲ مہینے تک قائم رہے لیکن ایکسل ووڈ کے
ٹکڑے ۳۱ ہی مہینے چلے -

جیسا کہ اوپر بیان ہوا اِن لکڑیوں میں کچی لکڑی بہت چوڑی ہوتی ہے اِس لئے
ضروری ہے کہ جب انھیں باہر کے استعمال میں لانا ہو تو کوئی حفاظتی مصالحہ دے لیا
جائے - کچی لکڑی بخوبی مصالحے کو جذب کرلیتی ہے - پکی البتہ سخت ہے -

اَوزاروں سے مناسبت :- دونوں لکڑیاں بہت سخت اور محنت سے چرنے کٹنے والی ہیں لیکن اوزار اگر اچھے ہوں تو اِن پر خوب صفائی آتی اور خراد وغیرہ کے بعد کافی چکناہٹ اور نفاست آجاتی ہے -

استعمال :- دونوں لکڑیاں اوزاروں کے دستوں کے لئے بہترین مانی جاچکی ہیں بشرطیکہ سُکھائی کا مرحلہ عمدگی کے ساتھ طے پایا ہو - کچھ عرصہ ہوا کہ انھیں اِس مطلب کے لئے زیادہ اِستعمال نہیں کیا جاتا تھا جس کی وجہ غالباً سُکھانے کی قباحت ہوگی - بہرحال یان و ایکسل ووڈ دونوں ہمیشہ مضبوط لکڑیاں سمجھی گئی ہیں - اور بلیوں کے بطور نیز بیل گاڑی کے دُھروں اور ریل کی لکڑیوں میں اِن کو پہلے ہی سے بہت پسند کیا جاتا ہے - اب چونکہ اِن کو کامیابی سے سُکھانے کے طریقے اچھی طرح معلوم کئے جاچکے ہیں اِس لئے اُنھیں اوزاروں کے دستوں اور بہت سے باریک کاموں میں استعمال کیا جارہا ہے - ریل کے محکموں نے بھی انھیں اِس مطلب کے لئے منظور کرلیا ہے - برما یان کے دستے اس قدر کامیاب ہوئے ہیں کہ ولایتی "ایش" و "ہکری" کی درآمد کو ہندوستان میں بالکل بند کردیا ہے - اندازہ کیا گیا ہے کہ تقریباً بیس لاکھ دستے سالانہ ہندوستان میں باہر سے منگائے جاتے تھے - اِس طور یان و ایکسل ووڈ کے لئے بہت کافی میدان ہے -

ملنے کی جگہ :- اِس وقت یان زیادہ تر برما سے سپلائی ہوتا ہے جہاں سے اس کے لٹھے بھی آتے ہیں اور اوزاروں کے دستوں کے لئے مختلف سائز کے چھوٹے ٹکڑے بھی - اوڑیسہ کے ریاستی جنگلوں میں بھی یان کافی ہوتا ہے - معلومات کے لئے "کنزرویٹر آف فاریسٹ - یوٹی لائیزیشن سرکل" رہلون - رنگون - یا "فاریسٹ ایڈوائزر - ایسٹرن اسٹیٹس" سمبل پور کو لکھنا چاہیئے -

ایکسل ووڈ ہندوستان کے پت جھڑ ہونے والے جنگلوں میں پائی جاتی ہے -

لیکن برما و انڈمان میں نہیں ہوتی - اس کے درخت بھی زیادہ موٹے یعنی کم و بیش
پانچ فٹ سے زائد گولائی کے نہیں ہوتے - بعض اضلاع میں اس کا درخت عام طور پر
پایا جاتا ہے اور بعض میں بہت کم - مزید معلومات کے لئے کسی قریبی "کنزرویٹر آف
فاریسٹ" کو لکھنا چاہیئے کہ یو، پی - سی، پی - بمبئی - مدراس - بہار اور اُڑیسہ
میں کس جگہ سے اس کی "سپلائی" ہوسکتی ہے - بنگال اور آسام کے صوبوں میں
یہ بالکل نہیں ہوتی -

قیمتیں :- برمایان کے پانچ فٹ تک گولائی کے لٹھے رنگون میں ۵۰؍
فی ٹن یا کچھ زیادہ پر بکتے ہیں جن کی قیمت کلکتہ پہنچتے پہنچتے ۶۵؍ فی ٹن
ہوجاتی ہے -

ایکسل ووڈ ہر صوبے میں الگ الگ قیمت پر فروخت ہوتی ہے اندازاً
۵۰؍ سے ۶۵؍ فی ٹن - جنگلات سے قریبی ڈپو پر - (سنہ ۱۹۳۷ء)

اینوگائیسس پینڈولا (کردھائی)

سی، پی کے صوبے کا ایک چھوٹا درخت ہے جو یو، پی کے جھانسی فارسیٹ ڈویژن میں بھی عام طور پر پایا جاتا ہے۔ اور سی، پی میں ساگر کا علاقہ اِس کی خاص جگہ ہے۔ یہ بہت ہی مضبوط لکڑی ہے لیکن بڑے سائز میں نہ ملنے کی وجہ سے صرف اوزاروں کے دستوں ہی میں کام آسکتی ہے۔ جبکہ بہت زیادہ مضبوط قسم کے دستے درکار ہوں۔

اینتھوسفیلس کدمبا

تجارتی نام :- کدم -

دیسی نام :- کدم - روگھو -

وزن :- ۴۴ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- یہ ایک بڑے سائز میں ملنے والی - سیدھے ریشوں اور یکساں بناوٹ کی لکڑی ہے - رنگ سفید - کچھ پیلا ہٹ لئے ہوئے - مشرقی ہندوستان خاصکر آسام و بنگال میں کافی پیدا ہوتی ہے - یہ ایک مشہور مگر سادہ قسم کی معمولی لکڑی ہے -

سکھائی :- یہ آسانی سے سوکھتی اور سوکھنے کی حالت میں پھٹنے اور اینٹھنے کے عیب سے پاک رہتی ہے لیکن اِس کو سکھانے میں اگر جلدی نہ کی جائے تو پھپوندی اور دھبے پیدا ہو جاتے ہیں - اِس لئے اِس کے لٹھوں کو چھری سے چروا کر چھیدا چھیدا چٹہ لگا دینا چاہیئے تاکہ ہوا بخوبی اُس سے گزر سکے - جہاں تک ہو سکے چٹہ سائبان یا گودام کے اندر ہی لگایا جائے -

مضبوطی :- کدم معمولی طور پر مضبوط اور ملائم لکڑی ہے - اپنی طاقتوں میں یہ ساگون کے مقابلے میں ۶۵ سے ۸۰ فیصدی ہے -

پائداری :- کدم پائدار لکڑی نہیں - یہ گلنے اور پھپوندی و گھن لگ جانے کی طرف میلان رکھتی ہے - تاہم حفاظتی تدابیر کے ساتھ یہ کافی دیرپا ہو سکتی ہے اور مصالحہ دے کر اسے باہر کے کاموں میں بھی استعمال کر سکتے ہیں - دہرہ دون کے قبرستانی تجربے میں اِس کے بغیر مصالحہ دیئے ہوئے ٹکڑے ۲۳ مہینے کے اندر دیمک سے تباہ ہو گئے -

اوزاروں سے مناسبت: ۔ کدم چرائی کٹائی میں بہت آسان و آرام دہ لکڑی ہے ۔ اِس پر صفائی بھی خاصی آتی ہے اور "پلائی ووڈ" کے لئے بہت موزوں ہے ۔

استعمال: ۔ یہ بنگال و آسام میں چھت گیری کی لکڑیوں اور ہلکے عمارتی کاموں میں کافی استعمال ہوتی ہے ۔ سستے قسم کے "پیکنگ بکس" اور ہلکے تختے اِس کے اچھے رہتے ہیں ۔ اِس سے بیچیں بھی عمدہ بنتی ہے ۔ نیز حفاظتی مصالحوں کے ساتھ عام ضروریات کے لئے قابلِ اطمینان لکڑی ہے ۔

ملنے کی جگہ: ۔ آسام کے صوبے کی رپورٹ ہے کہ کدم کے ۲۴ فٹ لانبے اور ۴ فٹ تک گول لٹھے وہاں سے ۳۵۰۰ ٹن سالانہ تک "سپلائی" کئے جاسکتے ہیں بنگال سے کرسیونگ ۔ چٹاگانگ اور بکسا ڈویژن سے بھی اِس کی کچھ "سپلائی" ہوسکتی ہے ۔ اور برما سے جہاں یہ "مولیٹان شی" کے نام سے مشہور ہے ۔ نیز انڈمان سے بھی اس کی کافی سپلائی ہوسکتی ہے ۔ معلومات کے لئے "فاریسٹ یوٹی لائیزیشن آفسر" بنگال و آسام کو لکھنا چاہیئے ۔

قیمتیں: ۔ آسام سے لٹھوں کی شکل میں ۲۸ عہ فی ٹن ۔ اور ۶ گز لانبے و ایک مربع فیٹ موٹے چوکور لٹھے ۱۲؍ فی مکعب فیٹ کے حساب سے مل سکتے ہیں ۔ بنگال سے ۱۸ عہ سے ۳۰ عہ فی ٹن لٹھوں کی حالت اور سائز کے موافق (۱۹۳۰ء)

آرٹوکارپس کی لکڑیاں

(۱) آرٹوکارپس چپلاشا - تجارتی نام :- چپلاش -
(۲) آرٹوکارپس ہرسوٹا - 〃 اینی -
(۳) آرٹوکارپس انٹگریفولیا - 〃 جیک -
(۴) آرٹوکارپس لکوچا - 〃 لکوچ -

دیسی نام :- ساام - ہیباالسو - کنتھل - دھاؤ - بھرس (بنگال) - پلادو (مال) - ہلاسو (کرگ) -

وزن :- چپلاش - ۴۰ پونڈ فی مکعب فٹ - اینی - ۴۰ پونڈ فی مکعب فٹ جیک - ۳۶ پونڈ فی مکعب فٹ - لکوچ - ۴۰ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- چپلاش کچھ پیلا ہٹ لئے ہوئے "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے - یہ ایک اوسط درجے کی سخت - زیبائشی لکڑی ہے اگرچہ ریشے کسی قدر موٹے ہوتے ہیں - اینی کو بیان کرنے میں اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ وہ ساگون کے ہمشکل اور اپنی خوبیوں میں بھی بہت کچھ اس کے ہم پلہ ہے - جیک کی تازہ کٹی ہوئی لکڑی کھلے زرد رنگ کی ہوتی ہے - لیکن ہوا لگنے پر ہلکے "براؤن" رنگ میں تبدیل ہو جاتی ہے - اس درخت کی اہمیت اس کے پھل کے باعث زیادہ ہے - لیکن اس کی لکڑی بھی عمدہ ہوتی ہے اگر کافی مل سکے - لکوچ شکل و صورت میں جیک سے ملتی جلتی ہے اور یہ اچھی لکڑی کافی مہیا ہو سکتی ہے - غرض آرٹوکارپس کی لکڑیاں بہت عمدہ ہوتی ہیں اور اپنے مخصوص زردی مائل بادامی رنگ اور زیبائشی خوبیوں کے باعث اپنی پیداوار کے علاقوں میں بھی بہت دل پسند اور مشہور ہیں -

سکھائی :- آرٹوکارپس کی سب لکڑیاں سہولت سے سوکھنے والی ہیں - خاصکر

اینی بہت ہی آسانی سے سوکھنے والی لکڑی ہے ۔ یہ کلن میں بھی بہت عمدگی سے سوکھتی ہیں ۔ ہوا میں سکھانے کے لئے چٹہ ذرا کھلا اور چھیدا لگانا چاہیئے تاکہ ہوا کا اُس سے بخوبی گزر ہو ۔

مضبوطی :۔ چپلاش خوب مضبوط لکڑی ہے اور طاقت میں ساگون کے ۷۵ سے ۸۰ فیصدی ہے ۔ اینی اپنے وزن کی مناسبت کے ساتھ ساگون کے برابر مضبوط کہی جا سکتی ہے چونکہ یہ ساگون سے ۱۰ فیصدی کے قریب ہلکی ہے اور اُتنی ہی طاقت میں کم ہے ۔ اینی "شیپ اور سائز" کو قائم رکھنے میں یہ ساگون کے قریباً ہم پلہ ہے ۔ جیک جہاں تک طاقت کا سوال ہے چپلاش کے برابر ہے ۔ ان کی طاقتوں کی تفصیلی کیفیت نقشہ ضمیمہ سے معلوم ہوگی ۔ لکوچ ذرا بھاری لکڑی ہے اور اِس نوعیت سے چپلاش سے کچھ مضبوط بھی ہوگی لیکن اِس کی طاقت کی جانچ پڑتال ابھی نہیں کی جا سکی ۔

پائداری :۔ آرٹو کارپس کی لکڑیاں پائداری میں اونچے درجے کی لکڑیوں میں شمار ہوتی اور ساگون کے برابر دیرپا کہی جا سکتی ہیں ۔ لیکن حفاظتی مصالحوں کو یہ لکڑیاں جذب نہیں کرتیں ۔ خاصکر چپلاش اس معاملے میں بہت سخت مشہور رہے ۔ بہرحال ۔ اینی اور جیک بغیر مصالحہ دیئے بہت سے مفید کاموں میں استعمال ہو سکتی ہیں ۔ مدراس کے مسٹر سی ، سی ، ولسن کے بقول ہند کے مغربی گھاٹ پر اینی کی بنی ہوئی کشتیاں دو دو سو سال پرانی موجود ہیں ۔ دہرہ دون کے قبرستانی تجربے میں جیک ۔ اینی اور لکوچ کی لکڑیاں بغیر حفاظتی مصالحوں کے زمین کے اندر تین سال تک دیمک سے محفوظ پائی گئیں ۔ صرف اینی اور لکوچ کے ٹکڑوں پر کچھ پھپوندی پائی گئی ۔

اوزاروں سے مناسبت :۔ چپلاش کی چرائی کٹائی آسان ہے لیکن

اس کے ریشے کہیں کہیں گھومے ہوئے ہوتے ہیں جس سے اس پر صفائی لانے میں ذرا محنت درکار ہوتی ہے۔ اس لکڑی کے مسامات بھی کسی قدر موٹے ہوتے ہیں جن کے لئے پالش کرنے سے پہلے اُنھیں اچھی طرح بھر لینے کی ضرورت ہے۔ یہ لکڑی خراد کی چیزوں اور آرائشی بیل بوٹے کاٹنے کے لئے موزوں ہے۔ اینی ایک بہت اچھی لکڑی ہے جس پر اوزار بہت آسانی سے چلتے ہیں۔ اس کی چرائی کٹائی ساگون سے بھی آسان ہے۔ اور خراد کے کاموں نیز پالش کرنے میں یہ ساگون سے کم محنت لیتی ہے۔ جیک بھی اوزاروں کے خوب مطیع اور آسانی سے بڑھئی کے قابو آنے والی لکڑی ہے۔ لکوچ البتہ چرائی میں سخت مشہور ہے۔ لیکن دہرہ دون میں اس کے متعلق کوئی دقت نہیں ظاہر ہوئی۔ اور برما سے بھی یہی رپورٹ ملی ہے کہ لکوچ پر کام کرنے اور پالش وغیرہ میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

استعمال:۔ چپلاش چونکہ ایک درمیانی درجے کی بھاری اور مضبوط لکڑی ہے اس لئے عمارتی کاموں، جہاز سازی، فرنیچر اور صندوقوں وغیرہ کے لئے عمدہ ہے۔ اکثر بہت خوبصورت اور زیبائشی ہوتی ہے اس لئے اعلیٰ قسم کے فرنیچر اور نمائش کی چیزوں میں بہت استعمال ہوتی ہے۔ اینی جنوبی ہند کے علاقوں میں ساگون سے بہتر نہیں تو اُس کے برابر ضرور مانی جاتی ہے اور عمارتی ضرورتوں، گاڑیاں بنانے نیز فرنیچر اور خراد کے کاموں کے لئے ایک عمدہ لکڑی سمجھی جاتی ہے لیکن اسکی "سپلائی" مانگ کے مقابلے میں ہمیشہ کم رہتی ہے اور بہت جلد یہ لکڑی بک جاتی ہے۔ چھوٹے مربع ٹکڑوں کی شکل میں یہ کمروں میں فرش لگانے کے لئے بہت عمدہ قیمت پر بکتی ہے۔

جیک کی "سپلائی" بھی بہت کم ہے۔ لیکن جہاں دستیاب ہو سکتی ہے قیمت میں گراں نہیں ہوتی اور عام فرنیچر و عمارتی کام کے لئے بہت عمدہ لکڑی ہے۔ یہ لکڑی

بُرش کے دستوں میں بہت کام آتی ہے اور خرادی چیزیں بھی اس کی اچھی بنتی ہیں۔
لکوچ مکانات کی اچھی لکڑی ہے اور درمیانی درجے کے بھاری فرنیچر کے لئے بھی موزوں ہے۔کشتی سازی کے بھی کام آتی ہے ۔ یہ ایک قیمتی لکڑی ہے اور جزائرِ انڈمان میں بندرگاہوں کے پلیٹ فارم وغیرہ بنانے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ چپلاش آسام و بنگال سے کافی مِلتی ہے اور حسبِ ضرورت جزائرانڈمان سے بھی دستیاب ہو سکتی ہے ۔آسام سے اِس کے ۶ فٹ تک گولائی کے لٹھے قریباً ۳۵۰ ٹن سالانہ مِل سکتے ہیں۔اور بنگال سے اِس سے بھی کچھ زیادہ ۔ اینی صرف جنوبی ہند اور بمبئی کے صوبے سے مِلتی ہے لیکن اُس کی طلب ہمیشہ اُس کی برآمد سے بڑھی ہوئی رہتی ہے ۔معلومات کے لئے "کنزرویٹر آف فاریسٹ" بمبئی یا "یوٹی لائیزیشن آفسر" مدراس کو لکھنا چاہیئے۔جیک ہندوستان کے گرم اضلاع میں ہر جگہ پائی جاتی ہے لیکن کم اور پرورَدہ یعنی خود رُو جنگل کی شکل میں نہیں ہوتی۔ تاہم مدراس اور بمبئی کے صوبوں سے کافی مِل سکتی ہے ۔

لکوچ بمبئی اور مدراس کے مغربی علاقوں اور آسام و بنگال میں پائی جاتی ہے لیکن یہ بھی کم ہی ہوتی ہے اور زیادہ تر پرورَدہ ۔ عام جنگلوں کی صورت میں یہ بھی نہیں پائی جاتی۔

قیمتیں:۔ آسام چپلاش کے ۱۰ فٹ لانبے اور ۶ فٹ تک گولائی کے لٹھے للعہ فی ٹن اور چرے ہوئے ۲۴ فٹ لانبے اور ڈیڑھ فٹ چورس لٹھے عہ فی مکعب فٹ کے حساب ملتے ہیں۔بنگال کا نرخ ۲۵ عشہ سے ضشہ فی ٹن رہتا ہے (۱۹۳۷ء)

اینی کے لٹھے مدراس میں ۲۰ عشہ سے ضشہ فی ٹن اور بمبئی میں للعشہ سے ضشہ فی ٹن تک ملتے ہیں۔ (۱۹۳۷ء)

جیک اور لکوچ کی لکڑیاں مقامی طور پر ہی فروخت ہوجاتی ہیں اور قیمت میں چپلاش کے برابر ہوتی ہیں ۔

بیٹولا النوائڈیز

تجارتی نام:- انڈین برچ یا ناگا برچ -

دیسی نام:- ہلوسنلی - سَوَر - سانس (بنگال)

وزن:- بنگال کی لکڑی ۱۴ پونڈ فی مکعب فٹ اور یو، پی کی لکڑی ۳۲ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:- یہ ایک عمدہ، صاف وسیدھے ریشوں والی سفید یا کسی قدر بھورے رنگ کی لکڑی ہے جو کوئی خاص بو یا ذائقہ نہیں رکھتی۔ یہ فرنیچر کے اندرونی حصے بنانے اور اضافی کاموں کے لئے بہت اچھی ہے نیز ہندوستانی لکڑیوں میں سے یہ ہی وہ سب سے عمدہ لکڑی ہے جس سے اعلیٰ قسم کی "پلائی ووڈ" مثل ولایتی کے بنائی جا سکتی ہے - یہ ہمالیہ پر پیدا ہونے والے برچ "بیٹولا سلنڈرو اسٹیکس" سے بہت ملتی ہے -

سکھائی:- ہنوز انڈین برچ کے سوکھنے کی کیفیت پر کوئی باقاعدہ تحقیقات نہیں کی جا سکی لیکن یہ کلکتے کی ایک "ٹمبر فرم" کے استعمال میں رہی ہے۔ اُنھوں نے اس کے سوکھنے میں تو کوئی دقت ظاہر نہیں کی البتہ اس کے جوڑوں کی نسبت اُن کا بیان ہے کہ یہ کسی قدر کھُل جاتے ہیں۔ دہرہ دون میں "پلائی" کی لکڑی بنانے میں یہ آسانی سے سوکھی ہے اور کوئی خرابی نہیں پیدا ہوئی -

مضبوطی:- ابھی تک اور کئی ایک لکڑیوں کی طرح اس کی طاقتوں کی جانچ کی باری بھی نہیں آئی لیکن پیرسن صاحب کے بقول نیپال کی طرف یہ لکڑی کافی مضبوط خیال کی جاتی ہے اور دہرہ دون میں اس کی "پلائی ووڈ" پر جو تجربے کئے گئے اُن سے وہ باہر سے آمدہ پلائی کی لکڑیوں سے بہتر ثابت ہوئی۔ چاء کے

"پیکنگ بکسوں" کی صورت میں بھی اِس کی "پلائی" بہت زیادہ قابلِ اطمینان نکلی جس سے یہ ایک عمدہ اور مضبوط لکڑی معلوم ہوتی ہے۔

پائداری:- نیپال میں اِس کو کافی پائدار لکڑی خیال کیا جاتا ہے (پیرسن) لیکن اس کے درخت کو گرانے کے بعد اگر زیادہ عرصہ زمین پر پڑا رہنے دیں تو پھپوندی اور داغ دھبے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اِس سے اس کو زیادہ پائدار اور دیمک وغیرہ کے اثرات کو برداشت کرنے والی لکڑی نہیں کہا جا سکتا۔ حفاظتی مصالحوں کے ساتھ یہ کتنی عمر پا سکتی ہے اِس کے تجربات بھی ابھی نہیں کئے جاسکے۔

اوزاروں سے مناسبت:- یہ لکڑی اوزاروں کے حق میں بہت نرم اور آسانی سے قابو میں آنے والی ہے۔ اِس کی چِرائی کٹائی سہل اور "پلائی ووڈ" نیز خرادی اشیاء بنانے میں سہولت رہتی ہے۔ صفائی بھی اس پر خوب آتی ہے۔ دہرہ دون میں اس کی بہت سی چیزیں بنائی گئیں اور ہر طرح یہ لکڑی اوزاروں کے تابع ثابت ہوئی۔

استعمال:- جیسا کہ بیان ہوا یہ "پلائی ووڈ" کے لئے خاص طور پر موزوں اور فرنیچر کے اندرونی حصے بنانے کے لئے ایک عمدہ لکڑی ہے۔ خرادی چیزیں بھی اس کی بہت صاف بنتی ہیں اور ہلکے اوزاروں مثل پیچ کش، آری، رندہ کے دستوں کے لئے بہت مناسب ہے۔ گراموفون باجوں اور "ریڈیو" کے بکسوں کے واسطے بھی بہت موزوں ہے لیکن افسوس کہ اِس کی "سپلائی" ابھی کافی نہیں۔ کلکتہ کے بازاروں میں چھوٹے "سائز" میں یہ کچھ مل جاتی ہے۔

ملنے کی جگہ:- بنگال کے شمالی سرکل میں یہ پچاس ہزار مکعب فٹ کے قریب سالانہ دستیاب ہو سکتی ہے جو زیادہ تر چھوٹے سائز کے گز بھر لانبے لٹھوں کی شکل میں ہوتی ہے اور ایک لٹھے کا وزن ڈیڑھ من سے بھی کچھ کم ہی ہوتا ہے۔ اس کی

خاص وجہ یہ ہے کہ جو کچھ "سپلائی" اِس لکڑی کی اِس وقت ہے وہ رستوں کے ذریعے ہے جس سے بڑے سائز کے لٹھے منتقل نہیں کئے جا سکتے۔ یہ ہمالیہ کے تمام پہاڑی سِلسلوں میں پیدا ہوتی ہے مگر بار برداری کی دِقتوں کے باعث باہر نہیں لائی جا سکتی۔

قیمتیں:۔ بنگال میں اس کی قیمت چِرے ہوئے چھوٹے لٹھوں کی شکل میں ۵۵ر سے ۸۰ر فی ٹن رہتی ہے (سنہ ۱۹۳۷ء) خاص کلکتہ میں اس سے کچھ زیادہ۔ مزید معلومات کے لئے "فاریسٹ یوٹی لائیزیشن آفسر" علی پور۔ کلکتہ کو لکھنا چاہیئے۔

بشوفیا جوانیکا

تجارتی نام:۔ بشپ ووڈ۔

دیسی نام:۔ اوریم (آسام) پنیالا ئیلی (کُرگ) جولاونجا (ملابار) کینجل (نیپال)۔

وزن:۔ ۳۵ سے ۴۸ پونڈ فی مکعب فٹ۔ مختلف جگہ کی لکڑی کا وزن مختلف رہتا ہے۔

لکڑی کی کیفیت:۔ "براؤن" رنگ کی سرخی مائل لکڑی ہے۔ اکثر گہرے لال رنگ کی جھلک بھی لئے ہوتی ہے۔ اس کے رگ و ریشے سیدھے اور موٹے ہوتے ہیں مگر یکساں۔ اس میں سے زیبائشی کام کے لئے بھی لکڑی نکالی جاسکتی ہے۔ لیکن عام طور پر یہ موٹے عمارتی کاموں ہی کی لکڑی ہے۔

سُکھائی:۔ سوکھنے میں یہ لکڑی اینٹھتی اور پھٹتی ہے۔ اس لئے اس کو آہستہ سُکھانا چاہیئے جس سے یہ عیب کم پیدا ہوں۔ کلن میں اس کی سُکھائی بہتر ہوتی ہے۔

مضبوطی:۔ "بشپ ووڈ" وزن میں ساگون جیسی اور سختی نیز ٹوٹنے کی قوت میں بھی اُس کے برابر ہے لیکن دیگر طاقتوں میں یہ ساگون کے مقابلے میں ۵۰ سے ۸۰ فی صدی ہے۔ پوری تفصیلات کے لئے نقشہ ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

پائداری:۔ درمیانی درجے کی پائدار لکڑیوں میں شمار ہوتی ہے لیکن ایسی نہیں کہ بغیر حفاظتی مصالحے کے خرابِ حالات کا مقابلہ کر سکے۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں یہ ۴½ سال چلی۔ اِس کی کچی لکڑی آسانی سے مصالحہ جذب کر لیتی ہے مگر پکی نہیں کرتی۔ اِس کے "کریوزوٹ" ملائے ہوئے سلیپر آسام میں پندرہ برس تک بچھے رہے۔ اِس کی کچی لکڑی ۴۔ ۵ پونڈ فی مکعب فٹ کے حساب سے مصالحہ جذب کر لیتی ہے مگر پکی صرف باہر باہر مصالحہ کا اثر لیتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:- "بشپ ووڈ" اوزاروں کے لئے آسان لکڑی ہے۔ اِس پر صفائی بھی خاصی آتی اور پالش اچھی طرح چمکتا ہے۔

استعمال:- یہ لکڑی آسام میں کافی مشہور اور عمارتی کاموں میں بکثرت مستعمل ہے۔ ریل کے سلیپروں میں بھی استعمال کی جاتی ہے لیکن اس کے سلیپر حفاظتی مصالحہ بغیر چار پانچ سال سے زیادہ نہیں چلتے۔ اِس میں سے فرنیچر کے لئے بھی لکڑی نکالی جاسکتی ہے اگرچہ زیادہ تر یہ عمارتی کام ہی کی لکڑی ہے۔

ملنے کی جگہ:- یہ خاصکر آسام و بنگال ہی سے ملتی ہے۔ بنگال کے کبساڈویژن میں یہ کافی ہوتی ہے۔ اور دوسرے ڈویژنوں میں بھی کم و بیش موجود ہے جہاں سے اِس کی نکاسی ہوسکتی ہے۔

آسام سے یہ ۴۰۰ سے ۵۰۰ ٹن سالانہ ۲۵ فٹ لانبے اور ۵ فٹ گول لٹھوں کی شکل میں دستیاب ہوسکتی ہے اور حسب ضرورت مدراس کے جنگلات سے بھی مہیا کی جاسکتی ہے۔

قیمتیں:- آسام میں اِس کے لٹھے ۳۸ ر فی ٹن اور ۲ فٹ لمبائی کے چورس ٹکرے ۱۲ ر فی مکعب فٹ کے بحساب ملتے ہیں (۱۹۳۷ء) بنگال میں اس کی قیمت ۲۰ ر سے ۳۰ ر فی ٹن رہتی ہے اور مدراس میں ۲۷ ر سے ۳۴ ر فی ٹن تک۔ (۱۹۳۷ء)

بام بکس کی لکڑیاں

(بام بکس اِنسگنی اور بام بکس مالابارکیم)

تجارتی نام:۔ سیمل جو "بام بکس" کی ہر دو قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

دیسی نام: سیمل۔ بردگا (کُرگ) پولا (مالابار) دیدو وغیرہ۔

وزن:۔ بام بکس مالابارکیم کا وزن ۲۳ پونڈ فی مکعب فٹ رہتا ہے۔ اور بام بکس اِنسگنی اُس سے کچھ بھاری ہونے کی وجہ سے ۳۰ پونڈ فی مکعب فٹ رہتی ہے .... ۱۲ فیصدی نمی کے ساتھ۔

لکڑی کی کیفیت:۔ سیمل کی لکڑی ہندوستان میں اس قدر مشہور ہے کہ اُس کی نسبت زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک نرم، ہلکی، خفیف بادامی رنگ کی لکڑی ہوتی ہے جس میں کافی موٹے مسامات ہوتے ہیں۔ یہ جلدی تباہ ہو جانے والی لکڑی ہے۔ درخت گرائے جانے کے بعد کٹائی چرائی کے دوران ہی میں پھپوندی اور گلگر مُتہ کا اثر لے لیتی ہے۔ پھر بھی اِس کا شمار ہندوستان کی مفید و کارآمد لکڑیوں میں ہے چونکہ یہ کافی ملتی اور خوب سستی بکتی ہے۔ باوجودیکہ اِس کی مانگ روز بروز بڑھتی جا رہی ہے پھر بھی مُلک کے ہر حصّے میں بہ آسانی مل جاتی ہے سیمل ہندوستان کی ایسی لکڑی ہے جیسی کہ یورپ و امریکہ میں "ڈیل ووڈ" ہے۔

سُکھائی:۔ سیمل کی لکڑی کو چونکہ جلد کیڑا لگ جاتا ہے خاصکر گرم و مرطوب علاقوں میں۔ اِس لئے اس کے سُکھانے میں جلدی کرنی چاہیئے۔ چنانچہ چرائی کے بعد لکڑی کو دیوار وغیرہ کے سہارے دھوپ میں کھڑا کرنا اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد اُلٹتے پلٹتے رہنا۔ لکڑی کو چٹّے میں لگانے سے پیشتر اُس کی زائد نمی کو خارج کرنے کا ایک عمدہ طریقہ ہے۔ یا پہلے کلن میں اونچے درجۂ حرارت پر سُکھانا مفید مطلب ہے۔ اِس طرح تیز سُکھانے میں

تختوں کے کسی قدر اینٹھ جانے یا سروں پر سے پھٹنے کا احتمال ضرور ہے لیکن لکڑی
سے زائد نمی کے جلد خارج کر دینے کے بعد کیڑا وغیرہ لگنے کا خطرہ رفع ہو جاتا ہے۔
دوسرا طریقہ اور غالباً بہتر طریقہ اِس لکڑی کو سُکھانے کا یہ ہے کہ چرائی کے بعد
پہلے کُل لکڑی کو صاف پانی میں ڈال دیا جائے اور مہینہ سوا مہینہ بعد نکال کر
سُکھانے کے لئے خوب چھیدا چھیدا چٹہ لگا دیا جائے تاکہ لکڑیوں کو ہَوا بخوبی لگتی رہے
اِس طرح یہ لکڑی بہت صفائی اور عمدگی سے سوکھتی ہے لیکن سب سے بہتر یہ ہے کہ
جہاں تک ہو سکے سیمل کو کلن میں ہی سُکھایا جائے۔ کلن میں یہ بڑی سہولت سے
سوکھتی ہے۔ جن لوگوں کو اس لکڑی کا ذرا بڑا کاروبار کرنا ہو اُنھیں چاہیئے کہ ساتھ ہی
ایک مختصر سی کلن بھی لگوالیں تاکہ پورے سال عمدہ سوکھی لکڑی کا انتظام رہے۔

مضبوطی:۔ سیمل اُن لکڑیوں میں سے نہیں جنھیں مضبوطی کے خیال سے
اِستعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نرم اور کمزور لکڑی ہے "بام بکیس انسگنی" "مالا باریکم"
سے ضرور کسی قدر وزنی اور زیادہ سخت ہے لیکن چنداں مضبوط نہیں۔ اور دونوں قسم
کے سیمل ہلکے رنگین "فرنیچر" وغیرہ کے لئے تو خیر ٹھیک ہیں مگر عماراتی کاموں کے
لئے مناسب نہیں۔

پائداری:۔ سیمل اور دیدو دونوں بہت ناپائدار لکڑیاں ہیں۔ یہ جلد کیڑے کو
قبول کر لیتی اور گلنے سڑنے کی طرف مائل رہتی ہیں لیکن ساتھ ہی حفاظتی مصالحہ کو
بہت کامیابی سے جذب کرتی ہیں جس کے بعد ان کی ضروری حفاظت ہو جاتی ہے۔
چنانچہ مصالحہ دیئے ہوئے سیمل کے ٹکڑے دہرہ دون میں کافی دیر پائی کو پہنچے اور کوئی
خرابی اُن میں نہیں پیدا ہوئی جبکہ بغیر مصالحہ دیئے ہوئے ٹکڑے چند ہی ہفتوں میں
دیمک زدہ ہو گئے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ اوزاروں کے لئے سیمل ہندوستان کی سب سے

ملائم لکڑیوں میں سے ہے۔ اِس پر صفائی بھی خاصی آتی ہے مگر چونکہ اِس کے مسامات موٹے ہوتے ہیں اِس لئے یہ اعلیٰ پالش کے لئے موزوں نہیں۔ مسامات کو بھر دینے کے بعد اِس پر رنگ اچھی طرح کئے جا سکتے ہیں۔ اِس کی "پلائی ووڈ" بھی خوب بنتی ہے مگر دیگر "پلائی" کی لکڑیوں سے کمزور ہوتی ہے اور اگرچہ چائے کے "پیکنگ بکس" اُس سے بنائے جاتے ہیں مگر وہ دوسری "پلائی" کے بکسوں کی طرح کافی مضبوط نہیں ہوتے۔ لہٰذا اِس کے بکسوں کو ہلکے ہی کاموں میں استعمال کرنا چاہیئے جہاں زیادہ مضبوطی درکار نہ ہو۔

استعمال: سیمل کی لکڑی جیسا کہ بیان ہوا بہت سے کاموں میں آتی ہے۔ اِس سے دیا سلائی بھی بنتی ہے۔ ہڈیوں میں جوڑ لگانے کے لئے بندش کی کھپچیوں کے بھی کام آتی ہے۔ اگرچہ اس مطلب کے لئے "ایسپین" کے برابر عمدہ نہیں۔ اِس کے "پیکنگ کیس" اور بکس بھی بہت بنائے جاتے ہیں۔ کلکتے کی ایک "پیکنگ کیس" بنانے والی فرم میں سیمل ۳۰۰۰ ٹن ماہانہ کے بحساب صرف ہوتا ہے۔

اِس کے تختے۔ چھت گیری اور بہت سی ہلکی قسم کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں اگر لکڑی کو حفاظتی مصالحے دینے کا کام بخوبی رواج پائے ہوتا تو یہ لکڑی اور بھی بہت سے مفید کاموں میں لائی جا سکتی تھی۔

ملنے کی جگہ: سیمل پنجاب اور سندھ کے علاوہ ہندوستان کے ہر حصے میں پایا جاتا ہے۔ معلومات کے لئے کسی قریبی "کنزرویٹر آف فاریسٹ" کو لکھا جائے۔ اِس کے ۶ فٹ سے ۸ فٹ تک گولائی کے لٹھے مل جاتے ہیں۔ جزائر انڈمان میں اِس کی پیداوار بکثرت ہے جہاں سے یہ ۱۰۰۰ ٹن سالانہ کے قریب مل سکتا ہے۔ آسام و بنگال سے بھی کافی دستیاب ہو سکتا ہے۔ دیگر علاقوں میں بھی اِس کی کافی پیداوار ہے لیکن مانگ بھی اُسی قدر ہے۔ اِس لئے معلوم کر لینے کی ضرورت ہے

کہ کس علاقے سے "سپلائی" میں سہولت اور فائدہ ہو سکتا ہے۔

قیمتیں :- سیل کی قیمت علاقوں کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ ہے۔

انڈمان میں اس کے لٹھے ۲۲ روپے فی ٹن اور چران شدہ لکڑی ۲۵ روپے سے ۴۵ روپے فی ٹن فروخت ہوتی ہے۔ (۱۹۳۷ء)

آسام سے ۲۰ روپے فی ٹن اور ایک مربع فٹ کے ۱۲ گز تک لمبائی کے برگے ۳/ فی مکعب فٹ کے نرخ سے ملتے ہیں۔ (۱۹۳۷ء)

بنگال اور یو۔پی میں اس کے لٹھے ۲۵ روپے سے ۳۰ روپے فی ٹن بکتے ہیں۔ اور باقی صوبوں میں حسب ذیل نرخ رہتا ہے۔ (۱۹۳۷ء) :-

سی۔پی :- ۳ سے ۴ فٹ تک گولائی کے لٹھے ۳۰ روپے سے ۴۵ روپے فی ٹن۔

مدراس :- ۶ روپے سے ۲۰ روپے فی ٹن (لکڑی کی حالت کے موافق)

اڑیسہ :- ۱۹ روپے سے ۳۰ روپے فی ٹن۔ ۶، ۷، ۸ فٹ گولائی کے لٹھے۔

بمبئی :- ۲۰ روپے فی ٹن تک۔

بہار :- ۲۲ روپے سے ۲۵ روپے فی ٹن۔

باسویلیا سیراٹا

تجارتی نام:- سلائی -

دیسی نام:- سلائی - کنگلی (تامل)

وزن:- ۳۲ سے ۳۶ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:- اِس میں کچی لکڑی زیادہ ہوتی ہے جو سفید، میلے اور بھوسلے رنگ پر ہوتی ہے - پکی لکڑی "براؤن" رنگ کی کچھ سبزی مائل ہوتی ہے اور اکثر گہرے رنگ کی دھاریاں اُس میں پائی جاتی ہیں لیکن پکی لکڑی پُرانے درختوں ہی میں نکلتی ہے - عام طور پر بہت کم ہوتی ہے۔ اس لئے سلائی کی لکڑی سے مطلب کچّی ہی لکڑی ہوتا ہے - یہ بدرنگی اور گُکر مُتہ کو بہت مانتی اور اِس وجہ سے پائداری کے کاموں میں نہیں لائی جاتی - شاید ہی سلائی کی لکڑی کا کوئی ٹکڑا بدرنگی کے عیب سے پاک ہوتا ہے -

سُکھائی:- مندرجہ بالا کیفیت وخاصیت کے ساتھ اس لکڑی کو نقصان سے بچاتے ہوئے ہوا میں سُکھانا بہت دشوار ہے - اِس کی چِرائی کٹائی گرم وخشک موسم میں کر کے لکڑی کا خوب کُشادہ چٹّہ لگانا چاہیئے تاکہ ہوا کا اُس سے بخوبی گزر ہو اور لکڑی جلد سوکھ جائے - سلائی کی کچّی لکڑی سوکھنے میں کُبڑی ضرور ہوسکتی ہے مگر پھٹتی نہیں - بخلاف اِس کے پکی لکڑی سخت اور مشکل سے سوکھنے والی ہوتی ہے - لہذا کچی اور پکی لکڑی کو علیحدہ علیحدہ سُکھانا چاہیئے - کچّی لکڑی کلبن میں بہتر سوکھتی ہے -

مضبوطی:- سلائی مضبوط لکڑی نہیں ہے - اور جہاں مضبوطی درکار ہو اِسے استعمال نہ کرنا چاہیئے - پھر بھی یہ سیمل سے نسبتاً مضبوط ہے اور حفاظتی مصالحوں کے ساتھ ضرور ہلکے عمارتی کاموں میں لگائی جاسکتی ہے طاقت کی پوری تفصیلات نقشہ ضمیمہ میں دیکھئے -

پائداری:۔ سلائی ہندوستان کی بہت کم پائدار لکڑیوں میں سے ہے۔ اور جہاں اِس سے سوائے چند مہینوں کے زیادہ عرصے تک کام لینا مقصود ہو توضرور اِس کو حفاظتی مصالحہ لگا لینا چاہیئے۔ سلائی کی اندرونی پکّی لکڑی کافی مضبوط و دیرپا ہے۔ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں وہ ۴ ½ سال قائم رہی۔ اچھا حفاظتی مصالحہ سلائی کی لکڑی کی پائداری اور عمر بڑھانے نیز اُس کو کئی ایک عمدہ کاموں میں لائے جانے کے قابل بنا سکتا ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ سلائی کی چِرائی کٹائی اور اُس پر کام کرنا بالکل سہل ہے لیکن صفائی لانے اور پالش کرنے میں یہ ذرا محنت چاہتی ہے۔ پالش سے پہلے مسامات کو بھر دینے کی ضرورت ہے۔ اِس کی پکّی لکڑی پر پالش خوب کھلتا اور خوشنما ہوتا ہے۔

اِستعمال:۔ سلائی کا شمار ہندوستان میں مثل "سنڈریلا ووڈ" کے ہے۔ چونکہ یہ جلد بدرنگی کو قبول کر لیتی اور پھپوندی لے آتی ہے۔ یہ چیز ہمیشہ اِس لکڑی کی صنعتی ترقی میں حائل رہے گی۔ تاہم اِس کو جلد سُکھانے کی تدبیر کرنا اور حفاظتی مصالحے لگا لینا بڑی حد تک اِس لکڑی کے نقائص کو روک سکتا ہے۔ ابھی اِس کا استعمال عام طور پر سستے قسم کے بکسوں۔ پیٹیوں۔ معمولی کام کے تختوں اور کم قیمت فرنیچر ہی میں ہوتا ہے۔ اِس کی دیاسلائی بھی بنائی جاتی ہے لیکن برسات کے مرطوب مہینوں میں اِسے کام میں نہیں لاتے چونکہ جلد دھبّے اور بدنمائی لے آتی ہے۔ "پلائی ووڈ" بنانے میں بھی سلائی بہت استعمال کی جاتی ہے لیکن مرطوب علاقوں میں بہت احتیاط چاہتی ہے۔ سلائی کے کھوکھے اور سیمنٹ کے ٹکلے بھی اچھے بنتے ہیں اور سستا قسم کا کاغذ بھی اِس سے بخوبی بنایا جا سکتا ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ سلائی سی۔ پی۔ مدراس۔ بمبئی۔ بہار۔ اُڑیسہ کے

جنگلات اور یو، پی کے جھانسی ڈویژن میں کافی افراط سے پائی جاتی ہے۔ وسط ہند کے خشک اضلاع میں بھی اس کا درخت عام طور پر پایا جاتا ہے۔ اور اکثر ۶ فٹ تک گولائی کے لٹھے مل جاتے ہیں۔ اگرچہ زیادہ درخت ۵ فٹ سے کم گولائی ہی میں اُگتے ہیں۔ بعض علاقوں میں سلائی کے مُسلسل جنگل موجود ہیں۔ ضرورت ہو تو یہ لکڑی ہر سال بکثرت دستیاب ہوسکتی ہے۔ سی، پی کے ٹمبر فارسیٹ اور بمبئی کے مشرقی خاندیس کے جنگلات سے یہ ۵۰۰۰ ٹن سالانہ سے زائد "سپلائی" ہوسکتی ہے۔ سلائی کی مانگ ابھی کم اور پیداوار زیادہ ہے۔ اگر اسے ہوشیاری سے سُکھایا جائے اور مصالحوں سے حفاظتی تدابیر عمل میں لائی جائیں تو اس لکڑی کا استعمال بڑھ سکتا اور کافی فائدہ اُس سے اُٹھایا جا سکتا ہے۔

قیمتیں:- بہار ۱۹ لعہ سے ۲۲ عہ فی ٹن } ۱۹۳۷ء
مدراس و سی، پی ۲۵ عہ سے ۴۰ للعہ فی ٹن }

معلومات کے لئے مندرجہ بالا صوبوں میں کسی قریبی "کنزرویٹر آف فارسیٹ" کو لکھئے۔

بوخانینیا لیٹی فولیا

تجارتی نام:- ابھی کوئی مقرر نہیں -

دیسی نام:- پیال - چرولی - چرونجی وغیرہ

وزن:- ۲۹ پونڈ فی مکعب فٹ کے قریب - (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:- ایک بد رنگ - بھوری یا کسی قدر "براؤن" رنگ کی لکڑی ہے جس میں کہیں کہیں زرد رنگ کے دھبے ہوتے ہیں - نیز جگہ جگہ پھپوندی اور گلگرشتہ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں - یہ ایک ہلکی - سیدھے مگر موٹے ریشے کی لکڑی ہے اور ہاتھ پھیرنے سے کھردری محسوس ہوتی ہے -

سکھائی:- اس لکڑی کے سوکھنے میں ویسے تو کوئی قباحت نہیں مگر یہ پھپوندی اور گلگرشتہ کو قبول کر لینے والی لکڑی ہے اس لئے اس کو جلدی سکھا لینے کی ضرورت ہوتی ہے - چرائی کے بعد چھیدا چھیدا چٹے لگا دینا چاہیئے جس سے ہوا کا بخوبی گزر ہو سکے - اس قدر احتیاط لکڑی کو کامیابی سے سکھا دینے کو کافی ہے - یہ ایک نرم لکڑی ہے اور آسانی سے سوکھنے کے لئے مشہور ہے -

مضبوطی:- اگرچہ اس لکڑی پر دہرہ دون میں طاقتی تجربے ابھی نہیں کئے جا سکے لیکن خیال ہوتا ہے کہ یہ اپنے ہلکے وزن کی مناسبت کے ساتھ خاصی مضبوط لکڑی ہے - اپنی پیداوار کے علاقوں میں یہ چارپائیوں اور عمارتی کاموں میں بہت استعمال کی جاتی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک اوسط درجے کی پائدار لکڑی ہے اگرچہ بہت عمدہ لکڑیوں میں اس کا شمار نہیں کیا جا سکتا -

پائداری:- پھپوندی اور بد رنگی لے آنے کے باعث یہ لکڑی دیرپا نہیں ہو سکتی اس لئے بغیر حفاظتی مصالحوں کے یہ خاص کاموں کے لئے قابل اعتبار نہیں

اِس کے مسامات کافی موٹے ہوتے ہیں جس سے یہ حفاظتی مصالحے کو بخوبی اپنے اندر جذب کر سکتی ہے اگرچہ تاحال دہرہ دون میں حفاظتی مصالحوں کے متعلق بھی اِس پر کوئی تجربہ نہیں کیا جا سکا۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ اِس کی چرائی کٹائی سہل ہے اور صفائی بھی اِس پر خاصی آجاتی ہے۔ "پلائی ووڈ" بنانے کے لئے ابھی اِس کو تجربے میں نہیں لایا گیا۔ البتہ ایک "میچ فیکٹری" دیا سلائی بنانے کے لئے اِسے ٹھیک بتاتی ہے۔

استعمال:۔ یہ اُن جنگلی لکڑیوں میں سے ہے جو ہندوستان میں بہت جگہ پائی جاتی ہیں مگر جو سب مقامی طور پر ہی استعمال میں آجاتی ہیں اور کوئی تجارتی برآمد اُن لکڑیوں کی نہیں ہوتی۔ چونکہ یہ لکڑی ایسی ہے جو بعض علاقوں میں بہت کافی پیدا ہوتی ہے اِس لئے ضرورت ہے کہ اِس کے استعمال کی کافی صورتیں نکالی جائیں اور حفاظتی مصالحوں کے ساتھ اِسے زیادہ اہم کاموں میں بھی لگایا جائے۔ یہ ہندوستان کی اُن لکڑیوں میں سے ہے جنھیں بہت کم استعمال کا موقع دیا گیا ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ بمبئی۔ سی پی۔ بہار۔ اُڑیسہ۔ یوپی اور مدراس کے علاقوں سے یہ بہت کافی مل سکتی ہے۔ تاہم زیادہ موٹے لٹھے اِس کے نہیں مل سکتے چونکہ اِس کا درخت چھوٹا ہی ہوتا ہے عام طور پر ۸ فٹ تک لانبے اور ۲-۳ فٹ گولائی کے لٹھے مل جاتے ہیں معلومات کے لئے سب سے قریبی "کنزرویٹر آف فاریسٹ" کو لکھیے۔

قیمتیں:۔ اِس لکڑی کی قیمت شاید کبھی زیادہ نہ ہو سکے چونکہ یہ بڑے "سائز" میں نہیں مل سکتی۔ بمبئی میں ۲۵/ سے ۳۵/ فی ٹن۔ اُڑیسہ میں ۱۹/ فی ٹن۔ اور دیگر صوبوں میں بھی معمولی قیمت ہوگی۔ (۱۹۳۷ء)

کیلوفلم کی لکڑیاں

(۱) کیلوفلم انوفلم (بوبی) (۲) کیلوفلم اسپکٹابائل (لال چینی)
(۳) کیلوفلم ٹومنٹوسم (پون) (۴) کیلوفلم وِٹیانم (پون)

تجارتی نام:- پون -

دیسی نام:- پنتاگا - وومآ - پونال - لال چینی - پونیت (انڈمان) کنڈیب (بنگال)

وزن:- ۴۱ سے ۴۸ پونڈ فی مکعب فٹ۔ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:- ہندوستانی "کیلوفلم" کی سب لکڑیاں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں - ان کا رنگ پیلے پن کے ساتھ "براؤن" ہوتا ہے جس میں کہیں کہیں سرخی کی جھلک بھی موجود ہوتی ہے۔ ٹکڑے پر کاٹنے سے اس میں کسی قدر گہرے رنگ کی دھاریاں معلوم ہوتی ہیں - جب یہ دھاریاں خوب پختہ اور نمایاں ہوں تو پون کو آرائشی چیزوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے - یہ ایک مضبوط عمارتی لکڑی ہے اور چونکہ اس کا درخت خوب بڑا ہوتا ہے اس لئے اس کی لکڑی کو بڑے کاموں میں صرف کیا جاسکتا ہے جبکہ کئی ایک دیگر عمدہ لکڑیاں پون کے مقابلے میں کم "سائز" کی وجہ سے غیر کارآمد رہتی ہیں - پون ہندوستان کے لکڑی کے حلقوں میں پہلے ہی سے خوب مشہور لکڑی ہے جس زمانے میں لکڑی کے چھوٹے جہاز بنانے کا رواج تھا تو اُس کے بڑے حصے اور ڈھانچ اسی کے بنائے جاتے تھے - تاہم پیرسن صاحب کا بیان ہے کہ اس میں بہت کم لکڑی سیدھے ریشوں کی ملتی ہے - زیادہ تر ریشے خمدار اور گھومے ہوئے ہوتے ہیں -

سکھائی:- "پون" کی لکڑیوں میں سے کوئی بھی سوکھنے میں دقت نہیں دیتی۔ مناسب گودام میں عمدہ ٹیوں کے ساتھ باقاعدہ چٹہ لگایا جائے تو یہ لکڑیاں

بغیر کسی نقصان کے سوکھ سکتی ہیں اگرچہ ان میں سے "کیلوفلم وِٹیانم" اوروں سے کسی قدر سخت ہے اور کچھ زیادہ احتیاط چاہتی ہے تاکہ سوکھنے میں تڑخنے نہ پائے۔

"پون" کے لٹھوں کو چھال سے کیڑا بہت جلد لگ جاتا ہے۔ اِس لئے لٹھوں پر سے چھال کو اُتروا دینا چاہیئے۔

مضبوطی:۔ صوبۂ بمبئی سے آمدہ "پون" کی دو قسموں پر اور مدراس کی ایک قسم پر دہرہ دون میں "طاقتی تجربات" کئے جا چکے ہیں جس کی تفصیلات کتاب کے آخر میں نقشۂ ضمیمہ میں مندرج ہیں۔ یہ سخت اور مضبوط لکڑیاں ہیں جو طاقت میں ساگون کے قریب قریب ہیں۔ "کیلوفلم وِٹیانم" ساگون سے دس فیصدی زیادہ سخت ہے مگر وزن میں ساگون کے برابر ہے جبکہ دوسری قسمیں ساگون سے کچھ ہلکی اور سختی میں اُس کے قریب قریب ہیں۔

پائداری:۔ پون کی لکڑیاں کافی پائدار ہیں اور اچھی طرح سوکھنے پر کافی عمر پاتی ہیں۔ زمین سے قریب اور باہر استعمال کرنے کے لئے اِن کو حفاظتی مصالحہ دے لینا چاہیئے۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں پون کی لکڑیاں قریباً چھ سال چلیں۔ اِس کی کچی لکڑی آسانی سے مصالحوں کو قبول کر لیتی ہے مگر اندرونی پکی لکڑی مشین کے دباؤ کے ساتھ بھی مصالحوں کو جذب نہیں کرتی۔ لہذا جہاں پون کو حفاظتی مصالحوں کے ساتھ استعمال کرنا ہو تو جتنا کچی لکڑی زیادہ ہو اُتنا ہی اچھا ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ پون اوزاروں کے تابع ہے اور چرائی کٹائی میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اِس میں سے سیدھے ریشوں کی لکڑی پر صفائی بھی آسانی سے آجاتی ہے البتہ گھومے ہوئے ریشوں والے ٹکڑوں پر ذرا زیادہ محنت اور تیز اوزاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ صفائی آنے پر یہ لکڑی پالش اچھی طرح لیتی ہے۔ "پلائی ووڈ" کے لئے پون اچھی لکڑی نہیں ثابت ہوئی۔ ریشوں کے اکثر

سیدھا نہ ہونے سے اِسے باریک پتوں میں تراشنا اور بعد ازاں پھٹنے سے روکنا مشکل ہوجاتا ہے لیکن ویسے باریک تختوں میں چیرے جانے کے لئے پون بالکل ٹھیک ثابت ہوئی ہے اور دہرہ دون میں اِس کے تختوں کے نمونے گزشتہ بیس سال سے ابتک اپنی پوری زیبائش کے ساتھ موجود ہیں۔

استعمال:۔ پون عمارتی کاموں کے لئے اعلیٰ درجے کی لکڑیوں میں شمار کی جانی چاہئیں۔ یہ کافی بڑے سائز میں ملتی ہیں اِس لئے انجینیروں اور کاریگر معماروں کو اُن پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ آرائشی کاموں میں یہ لاریل اور شیشم کا مقابلہ تو نہیں کرسکتیں پھر بھی پون کے بعض ٹکڑے جن میں گہری دھاریاں ہوں بہت حد تک خوبصورت اور عمدہ ہوتے ہیں۔

ملنے کی جگہ:۔ پون خاص طور سے جنوبی ہندوستان۔ مغربی گھاٹ اور اور کورگ کے علاقوں سے دستیاب ہوتی ہیں۔ بنگال میں چٹاگاؤں کی طرف سے بھی کافی سپلائی پون کی ہوسکتی ہے لیکن اِس کی ایک قسم (کیلوفلم اسپکٹابایل) لال چینی صرف انڈمان کے جزائر سے ملتی ہے اور وہ بھی کمی کے ساتھ۔

معلومات کے لئے "چیف کنزرویٹر صاحبان" مدراس و بمبئی کو لکھنا چاہیئے۔ یا "چیف فاریسٹ آفیسر" کورگ کو۔

قیمتیں:۔ "بمبئی پون" کی قیمت للعہ فی ٹن لٹھوں کی صورت میں۔ اور بنگال و چٹاگانگ میں لہ سے لہ فی ٹن ہے۔ (۱۹۳۷ء)

کنیریم کی لکڑیاں

(۱) کنیریم بینگالینسی - (۲) کنیریم اسٹرکٹم -
(۳) کنیریم یوفلم -

تجارتی نام:- دھوپ یا سفید دھوپ - بعض اوقات "ہندوستانی سفید مہاگنی" بھی کہتے ہیں -

دیسی نام:- دھوپ - کُنتھرکھام (مالابار) دھوپا - گوگل - دھوپ وغیرہ -

وزن:- "کنیریم یوفلم" ۲۶ سے ۳۰ پونڈ فی مکعب فٹ - "کنیریم بینگالینسی" ۱۹ پونڈ فی مکعب فٹ اور "کنیریم اسٹرکٹم" ۳۸ پونڈ فی مکعب فٹ -

لکڑی کی کیفیت:- دھوپ کی لکڑی عام طور پر سفید - مائل بہ زردی - یا ہلکے بادامی رنگ کی ہوتی ہے - اس کی کچی لکڑی جلد بدرنگی اور دھبّے لے آتی ہے - تجارتی نقطۂ نظر سے "کنیریم" کا شمار عمدہ لکڑیوں میں ہوتا ہے - یہ کافی بڑے "سائز" میں بہتات سے ملنے والی لکڑیاں ہیں - خاصکر "کنیریم یوفلم" جس کو انڈمان دھوپ کہتے ہیں ہندوستان کی لکڑی کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کرتی ہے - یہ اپنے ہلکے وزن اور سفید رنگ کے باعث "میچس" اور "پیکنگ بکس" بنانے کے لئے بہت کارآمد لکڑی ہے - بدقسمتی سے مغربی گھاٹ - بنگال اور آسام کے علاقوں میں دھوپ بہت کم پیدا ہوتی ہے لیکن جہاں وہ افراط سے ہوتی ہے اس کی قدر و قیمت خوب سمجھی جا چکی ہے -

سُکھائی:- دھوپ کی لکڑیاں ملائم اور جلد سوکھنے والی ہیں - ذرا توجہ کے ساتھ وہ بہ آسانی اور بہت کم خرابی دکھائے ہوئے سوکھ جاتی ہیں - بہرحال یہ پھپھوندی اور بدرنگی لے آنے والی لکڑیاں ہیں اور گیلی حالت میں ان کو جلد گھن لگ جاتی ہے -

لہذا اِن کے لٹھوں پر سے چھال فوراً علیحدہ کردینی چاہیئے اور چرائی کٹائی کے بعد لکڑیوں کے سُکھانے میں جلدی کرنی چاہیئے۔ ایسی لکڑیاں کلن میں بہت اچھی طرح سوکھتی ہیں لیکن یہ صورت ممکن نہ ہو تو جیسا کہ سیمل کے لئے بیان ہوا اِن لکڑیوں کو پہلے ایک دوسرے سے ملاکر دھوپ میں کھڑا کرنا چاہیئے اور کچھ سوکھنے پر پھر چٹّہ لگانا چاہیئے تاکہ اُن کی فاضل نمی جلد نکل جائے اور پھپوندی و بدرنگی کا خطرہ کم ہوجائے۔ اُن علاقوں میں جہاں سال کے زیادہ دنوں موسم مرطوب رہتا ہے اِس قسم کی لکڑیوں کو کلن کے بغیر کامیابی سے سُکھانا دشوار ہوتا ہے۔ لہذا لکڑی کا صرفہ اگر بڑے پیمانے پر ہو تو اس کے لئے کلن لگوالینا ایک تجارتی فائدے کی بات ہے۔

مضبوطی :۔ "کینیریم اِسٹرکٹم" دوسری دونوں قسموں سے زیادہ سخت اور وزنی لکڑی ہے۔ اِس لئے اِس کو اوسط درجے کی مضبوط لکڑیوں میں شمار کرسکتے ہیں۔ انڈمان دھوپ ساگون کے مقابلے میں ۵۰ سے ۶۰ فیصدی طاقت رکھتی ہے۔ اور سختی میں اِس سے بھی کم ہے لیکن یہ لکڑی اپنے سفید رنگ اور صفائی کے لئے بہت پسند کی جاتی ہے اور ملتی بھی افراط سے ہے۔

"کینیریم اِسٹرکٹم" کے "پلائی ووڈ" کے چائے کے بکس دہرہ دون میں بہت کامیاب ثابت ہوئے۔

پائداری :۔ دھوپ کی لکڑیاں پائدار نہیں ہوتیں۔ اِن کو کیڑا لگ جاتا اور جلد پھپوندی و بدرنگی پیدا ہوجاتی ہے۔ اِن خرابیوں کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ اِن لکڑیوں کے سُکھانے میں جلدی کی جائے۔ نیز زیادہ ذمہ داری کے کاموں میں استعمال کرنے کے لئے اِن کو حفاظتی مصالحہ لگالینا چاہیئے۔ جیسے یہ لکڑیاں بہ آسانی جذب کرلیتی ہیں اور اِس اِنتظام کے بعد کافی عرصے کے لئے اُن کی حفاظت ہوجاتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ اوزاروں کے حق میں "دھوپ" کی لکڑیاں ہندوستان کی سب سے ملائم اور آرام دہ لکڑیوں میں سے ہیں جو بغیر کسی دقت کے چیری، کاٹی جاسکتی اور صاف ستھری شکل میں آجاتی ہیں۔

"کنیریم اسٹرکٹم" دہرہ دون میں "پلائی" بنانے کے لئے بہترین لکڑی ثابت ہوئی جو بہ آسانی لانبی چادر کی شکل میں چھلتی چلی جاتی اور اس کے بعد سوکھنے میں بھی بے عیب رہتی ہے۔ اِس کی "پلائی ووڈ" بہت صاف ستھری بنتی ہے۔

استعمال:۔ "انڈمان دھوپ" کلکتہ اور اُس کے گرد و نواح میں دیا سلائی بنانے کے کام آتی ہے اور ابھی یہی اِس کا استعمال ہے۔ جنوبی ہند کی "دھوپ" پیکنگ بکس اور فرنیچر کے اندرونی حصے بنانے کے کام میں لائی جاتی ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ "دھوپ" ۴۰۰۰ ٹن سالانہ کے قریب جزائر انڈمان سے ملتی ہے جو زیادہ تر "پیکنگ بکس" اور "میچس" کی دستکاریوں میں استعمال ہوجاتی ہے۔ بنگال و آسام سے "دھوپ" بہت کم ملتی ہے۔ مغربی گھاٹ اور کُرگ کے علاقوں میں بھی تھوڑی ہی ہوتی ہے۔ معلومات کے لئے "چیف فاریسٹ آفسر" انڈمان یا دیگر متعلقہ صوبوں کے "کنزرویٹر" صاحبان کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:۔ "انڈمان دھوپ" لٹھوں کی صورت میں ۲۸ روپے فی ٹن۔ اور چرے ہوئے برگوں کی صورت میں ۳۶ روپے سے ۴۰ روپے فی ٹن۔ نیز بڑے چورس لٹھوں کے "سائز" میں ۴۰ روپے سے ۴۵ روپے فی ٹن ملتی ہے (۱۹۳۷ء)

آسام میں ۱۰ فٹ لمبے اور ۵ فٹ تک گولائی کے لٹھے ۳۷ روپے فی ٹن۔ اور ۱۲ انچی "اسکوائر" حالت میں ۸ ؍ فی مکعب فٹ ملتے ہیں۔

بنگال میں "بکسا ڈویژن" کے لٹھے ۱۸ روپے سے ۲۵ روپے فی ٹن۔

کراپاموسنس

تجارتی نام:- پُسّر-

دیسی نام:- پُسّر کیانا (برما)

وزن:- ۴۹ پونڈ فی مکعب فٹ- (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:- یہ ایک عمدہ، باریک ریشوں اور خوبصورت سرخی مائل "براؤن" رنگ کی- فرنیچر کے کام کی لکڑی ہے جو اکثر مہاگنی کی طرح لال رہتی ہے- بلکہ بہت مرتبہ اُس سے بھی زیادہ گہرے رنگ پر ہوتی ہے- رندہ کرنے کے بعد جب اس پر خوب صفائی کر دی جاتی ہے تو اس کی سطح بہت نفیس اور چکنی نکل آتی ہے- یہ ایک درمیانی درجے کی بھاری لکڑی ہے جو بخوبی سکھا لینے کے بعد عرصۂ دراز تک اپنے وزن کی یکسانیت کو برقرار رکھتی ہے- برما کی لکڑیوں میں اسکاٹ اِس کو "مہاگنی" کا قریبی بدل بیان کرتا ہے-

سُکھائی:- اِس کے سوکھنے میں کوئی دِقت نہیں- زیادہ چوڑے تختوں کے کچھ اینٹھ جانے کا احتمال ضرور رہتا ہے مگر جبکہ پوری احتیاط سے لگایا جائے تو اِس عیب کا سدِباب ہو سکتا ہے- یہ ہوا اور کِلن دونوں صورتوں میں بسہولت سوکھنے والی لکڑی ہے-

مضبوطی:- "پُسّر" خاصی بھاری یعنی "ساگون" سے ۱۵ فیصدی زیادہ وزنی لکڑی ہے- یہ سخت بھی "ساگون" سے زیادہ اور دیگر خوبیوں میں اُس کے قریب قریب ہے- تفصیلات کے لئے نقشہ ضمیمہ دیکھئے-

پائداری:- جہاں تک معلوم ہوا ہے "پُسّر" کافی پائدار لکڑی ہے لیکن عام طور پر ابھی اس پر نہیں کئے جا سکے- دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں

اِس کی ۶ لکڑیوں میں سے ۵ تین سال بعد بھی ٹھیک نکلیں - صرف ایک کو دیمک لگی تھی -

فارسیٹ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ کے " بورڈ روم " میں بھی اِس کے تختے فرش بنانے کے تجربے میں دس سال سے صحیح وسالم موجود ہیں اور کوئی نقص یا کیڑے وغیرہ کا اثر اُن میں نہیں پایا گیا -

اوزاروں سے مناسبت :- یہ لکڑی اوزاروں کے حق میں آسان ثابت ہوئی ہے - دہرہ دون میں اِس کی چرائی، کٹائی اور اِس پر کام کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی - چونکہ اِس لکڑی کے ریشے خوب اِکسار ہوتے ہیں اِس لئے اِس پر صفائی بہت آتی اور " پالش " خوب کھلتا ہے لیکن اِس کے لئے بہت قیمتی " پالش " کے بجائے معمولی " مومی پالش " زیادہ بہتر ہے - یہ فرنیچر کی بہت عمدہ لکڑی ہے اور اپنے رگ و ریشے کی خوبصورتی کے باعث اعلیٰ لکڑیوں میں شمار کئے جانے کے قابل ہے -

استعمال :- تھوڑا زمانہ ہوا کہ " پُنسُر " ہندوستان میں ایک غیر مشہور اور بہت کم مستعمل لکڑی تھی اگرچہ برما میں وہ کافی مشہور و معروف تھی لیکن اب ہندوستان میں بھی " پُنسُر " کو کافی شہرت نصیب ہو چکی ہے - وہ فرنیچر کے لئے ایک عمدہ لکڑی مانی جاتی ہے اور کلکتے کی ایک بڑی گراموفون باجے بنانے والی " فرم " نے اِس کو باجوں کے بکس بنانے کی ایک بہت اچھی لکڑی مانا ہے لیکن ساتھ ہی اِس میں کہیں کہیں گانٹھ، گرہ اور سیاہ دھبّوں کی شکایت کی ہے - یہی نقص اِس میں برما والے بھی بتاتے ہیں - اگرچہ دہرہ دون میں اِس کی جو لکڑی پہنچی اُس میں یہ نقص چنداں ظاہر نہ تھے -

ملنے کی جگہ :- ہندوستان میں یہ بنگال سے ملتی ہے جہاں سُندربن کے

جنگل میں یہ کچھ پائی جاتی ہے۔ لیکن برما میں "پنسر" خوب افراط سے ہوتی ہے۔ اور حسب ضرورت ۵۰۰ ٹن سالانہ تک یہ وہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

قیمتیں:۔ بنگال میں اس کے لٹھے عـہ ۲۵ ر سے عـہ ۳۰ ر فی ٹن بکتے ہیں۔ برما کی قیمتیں اس سے کچھ زیادہ ہیں لیکن برما کے لٹھے بنگال کے لٹھوں سے بڑے یعنی ۴ - ۵ فٹ تک گدل ہوتے ہیں۔

کیسٹے نوپسس ہسٹرکس

تجارتی نام :- انڈین چیسنٹ -

دیسی نام :- کٹوس - کنگوری - (آسام)

وزن :- تقریباً ۴۲ پونڈ فی مکعب فٹ - (ہوا میں سوکھنے پر)۔

لکڑی کی کیفیت :- یہ بہت ہلکے ، بھورے رنگ کی لکڑی ہے جو چھونے میں کھُردری معلوم ہوتی ہے اور اُس کے ریشے اِکسار نہیں ہوتے - یہ شمالی بنگال میں پیدا ہونے والے " پہاڑی اوک " اور " چیسنٹ " میں سب سے بہتر خیال کی جاتی ہے - اگر یہ لکڑی کسی بڑے صنعتی مرکز کے قریب پیدا ہوتی تو یقیناً اِس کا استعمال زیادہ ہوتا -

سکھائی :- جن لوگوں کو اِس لکڑی کا تجربہ ہے وہ اِس کو زیادہ سخت نہیں سمجھتے - شیبیر کہتے ہیں کہ بنگال کے پہاڑی علاقوں میں اِسے لوگ گیلی حالت میں کام میں لے آتے ہیں - دہرہ دون میں آئے ہوئے اِس کے دو سَو سلیپروں میں سے صرف دہ سوکھنے میں کچھ پھٹ گئے جو کہ درخت کے بالکل بیچ سے لئے گئے تھے -

ڈاکٹر کپور کی رائے میں یہ درمیانی درجے کی سخت لکڑیوں میں سے ہے جو سِروں پر پھٹنے والی اور بیرونی سطحوں پر سے بھی باریک باریک تڑخ جانے والی ہوتی ہے - اِس سے بھی زیادہ خرابی اِس لکڑی میں یہ ہے کہ اِس کو کیڑا جلد لگتا اور گلنے کی طرف لکڑی کا رجحان رہتا ہے - لہٰذا اِس کی چِرائی گرم و خشک موسم میں کرنا مناسب ہے اور لکڑی کو " شیڈ " کے اندر کھُلے اور چھپے چٹوں میں سُکھانا ضروری ہے - اِس کے سوکھنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا - ایک انچی موٹے تختے ۶ مہینے میں خاصے سوکھ جاتے ہیں -

مضبوطی :- "انڈین چیسینٹ" اوسط درجے کی مضبوط لکڑی ہے۔ "سب پور سول انجینیرنگ کالج" میں جو تجربے کئے گئے ہیں وہ اِس لکڑی کو "ساگون" سے ۲۵ سے ۴۰ فیصدی کمزور ثابت کرتے ہیں۔ دہرہ دون میں اِس پر ابھی مکمل تجربات نہیں کئے جا سکے[1]۔ یہ ریلوے سلیپروں کے لئے ایک مناسب لکڑی ہے۔

پائداری :- بنگال میں لکڑی کا کاروبار کرنے والے عام لوگ اِس کو خاصی پائدار لکڑی سمجھتے ہیں لیکن اِس کو کیڑا جلد لگتا ہے۔ اِس لئے اِسے حفاظتی مصالحے دے کر استعمال کرنا چاہیئے۔ دہرہ دون میں اِس کے سلیپر بغیر حفاظتی مصالحہ کے چار سال قائم رہے۔ اور "قبرستانی تجربے" میں اِس کے ٹکڑے صرف تین سال چلے۔ یہ حفاظتی مصالحوں کو بخوبی اپنے اندر سمو لیتی ہے۔ دہرہ دون میں اِس کے اکثر سلیپروں میں ۱۰ پونڈ فی مربع فٹ کے حساب "کریوزوٹ" جذب ہوا۔ اِس کی کچی لکڑی بہ آسانی مصالحہ لیتی اور پکی بھی کافی جذب کر لیتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت :- "انڈین چیسینٹ" اوزاروں کے موافق ہے اور اِس کی چرائی، کٹائی نیز اِس پر صفائی لانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ یہ بہت کچھ "اوک" کی لکڑی کی طرح ہوتی ہے۔ اِس کو "پلائی" کے لئے ابھی آزمائش میں نہیں لایا گیا لیکن پیرسن صاحب کا بیان ہے کہ یہ آسانی سے چھلنے والی یعنی پلائی کی ضرورت کے مطابق لکڑی ہے اور براؤن بھی اِس کو اعلیٰ لکڑیوں میں سے بتاتے ہیں۔

استعمال :- بنگال کے پہاڑی علاقوں میں یہ بکثرت استعمال ہوتی ہے جہاں کی کہ یہ پیداوار ہے۔ اِس کو عمارتی ضروریات اور چھتوں میں کھپریلوں کے بطور بہت کام میں لاتے ہیں۔ حفاظتی مصالحوں کے ساتھ اِس کے ریل کے

---

[1] چونکہ اب "ٹیسٹ" کی جا چکی ہے۔ اِس کی طاقت کی تفصیلات نقشہ ضمیمہ میں دیکھئے۔

سلیپر عمدہ ہو سکتے ہیں اور دیگر کاموں میں بھی زیادہ اطمینان کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں ۔

ملنے کی جگہ :۔ بنگال کے دارجیلنگ ۔ کرسیونگ اور کالمپونگ ڈویژنوں سے یہ کافی "سپلائی" ہوتی ہے ۔ اور کسی قدر آسام سے بھی مل سکتی ہے ۔ دارجیلنگ اور کالمپونگ کے علاقوں میں یہ عام ہے اور ۴ - ۵ فٹ تک گولائی کے لٹھے بہ آسانی ملتے ہیں ۔

قیمتیں :۔ چران کئے ہوئے چورس لٹھے بنگال سے ۸۰ ؍ فی ٹن اور برگوں کی صورت میں عہ ؍ فی مربع فٹ کے بحساب ملتے ہیں ۔ آسام سے لٹھے ۳۷ فی ٹن اور ۱۸ انچی چوکور ؍ فی مکعب فٹ ملتے ہیں جو کہ ۱۸ فٹ تک لمبائی کے ہوتے ہیں (۱۹۳۷ء)

سیڈریلا کی لکڑیاں

(۱) "سیڈریلا مائیکرو کارپا" (تُن)۔ (۲) "سیڈریلا سیراٹا" (پہاڑی تُن)
(۳) "سیڈریلا ٹُنا" (تُن)۔

تجارتی نام:۔ تُن ۔ "سیڈریلا سیراٹا" پہاڑی تُن کہلاتا ہے۔

دیسی نام:۔ تُن ۔ تُنی ۔ پوما ۔ نوگا (کرگ)۔ چکانا گن (مالا بار)
کبھی لال سیدار یا مولمین سیدار بھی کہتے ہیں۔

وزن:۔ ۳۰ سے ۴۰ پونڈ فی مکعب فٹ۔ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:۔ تازہ کاٹی ہوئی تُن اندر سے لال نکلتی ہے لیکن سوکھنے پر گہرے "براؤن" رنگ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ کہیں کہیں دُھندلے رنگ کی دھاریاں بھی اس میں پائی جاتی ہیں جو اس کی "پلائی ووڈ" میں اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ لکڑی درمیانی درجے کی وزنی اور بالعموم سیدھے سچے ریشوں کی ہوتی ہے اور اس میں ولایتی سیدر کی طرح خوشبو ہوتی ہے جو زیادہ عرصے تک نہیں رہتی۔

سُکھائی:۔ تُن کا چٹہ اگر قاعدے سے لگایا جائے تو یہ خشک موسم میں آسانی سے سُکھائی جا سکتی ہے۔ اس کی چرائی خشک موسم میں اور گیلی حالت میں کرانی چاہیے جس کے بعد سائبان کے نیچے اچھے بتّوں کے ساتھ اس کا چٹہ لگا دینا سُکھانے کی کافی تدبیر ہے۔ اس طرح تُن کے دو انچی موٹے تختوں یا تین انچی چوکور برگوں کو ایک سال کے عرصے میں خاصہ سُکھایا جا سکتا ہے۔ پھر بھی اس لکڑی میں اینٹھنے اور کہیں کہیں سُکڑنے یا گڑھے پڑ جانے کا عیب ضرور ہے۔ اینٹھنے کا نقص تو چٹے کو اصول اور قاعدے میں لگانے سے بہت کچھ کم کیا جا سکتا ہے اور گڑھے پڑنے کی شکایت کو بھاپ کے ذریعے سے رفع کر سکتے ہیں۔

۱۰۰ ڈگری سینٹی گریڈ درجۂ حرارت پر ۲ سے ۴ گھنٹے تک "اسٹیم" دینا اِس خرابی کو دُور کر دیتا ہے ۔

تُن سوکھنے میں بہت سُکڑتی ہے ۔ اور دَورانِ استعمال میں بھی موسمی تبدیلیوں کے ساتھ گھٹتی بڑھتی رہتی ہے ۔ اِس لئے اِس کے جوڑ ٹھونکتے وقت کچھ گنجائش رکھنی چاہیئے ۔ تُن کو کلن میں سُکھانا زیادہ مناسب ہے چونکہ اِسکے بے قاعدہ سُکڑنے کو بہ آسانی بھاپ کے ذریعے رفع کیا جا سکتا ہے ۔

مضبوطی :- تُن اوسط درجے کی مضبوط لکڑیوں میں سے ہے ۔ یہ پھٹنے یا چھپنے کی قوت میں ساگون کے برابر ۔ دیگر طاقتوں میں یہ ساگون کے ۶۰ فیصدی کے قریب ہے ۔ پہاڑی تُن البتہ کچھ زیادہ مضبوط ہوتا ہے تفصیلات کے لئے کتاب کے آخر میں نقشۂ ضمیمہ دیکھئے ۔

پائداری :- تُن کی اچھی سوکھی لکڑی خاصی پائدار ہوتی ہے لیکن اِسکے لٹھوں کو اگر زیادہ عرصہ روکا جائے تو وہ گلنے لگتے اور دیمک زدہ ہو جاتے ہیں ۔ نیز اگر چھال علیحدہ نہ کی جائے تو گُھن بھی لگنے لگتا ہے ۔ مگر ٹھیک طور پر سُکھا لینے کے بعد تُن اندرونی استعمال کے لئے ایک بخوبی دیرپا لکڑی ہے ۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں یہ چار سال چلی ۔ زیادہ دیرپائی منظور ہو تو اِسے حفاظتی مصالحہ لگا لینا چاہیئے اگرچہ یہ مصالحہ کو یکساں طور پر جذب نہیں کرتی ۔

اوزاروں سے مناسبت :- تُن اوزاروں کے نقطۂ نظر سے ہندستان کی آرام دِہ لکڑیوں میں سے ہے ۔ اِس پر سب اوزار صفائی سے چلتے ہیں اور مسامات کو پُر کر لینے کے بعد اِس پر "پالِش" بھی خوب آتا ہے ۔ اِس کی "پلائی ووڈ" بھی بہت آسانی سے بنتی ہے یہاں تک کہ اگر لٹھے زیادہ دنوں نہ رکھے گئے ہوں اور درخت سے تازہ کاٹ کر لائے گئے ہوں تو بغیر پکائے ہوئے اُسی حالت میں

"پلائی" میں تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ "پلائی ووڈ" کے لئے تُن ایک بہت موزوں اور خاصی زیبائشی لکڑی ہے۔

استعمال:۔ تُن ہندوستان کی معروف ترین لکڑیوں میں سے ہے سستی۔ ہلکی۔ جلد سوکھنے والی اور زیادہ محنت نہ لینے والی لکڑی ہونے کے باعث یہ ہندوستان کے کارخانوں میں بہت مقبول اور عام پسند ہے۔ ہر چند کہ اس کو ہندوستان کی اعلیٰ فرنیچر کی لکڑیوں میں نہیں شمار کیا جا سکتا تاہم یہ مکان کے اندر کی آرائشی ضروریات۔ چوکھٹے۔ فریم۔ چھوٹے بکس۔ چائے کی پیٹیاں۔ سگار کے ڈبے اور کھلونے وغیرہ بنانے کے لئے ایک عمدہ لکڑی ہے۔ کسی مناسب حفاظتی مصالحے کے ساتھ یہ عمارتی ضروریات میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے اور جیسا کہ بیان ہوا "پلائی ووڈ" کے لئے خاص طور پر موزوں ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ تُن ہندوستان کے اکثر میدانی علاقوں اور ہمالیہ کی تلہٹی میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس کے مسلسل جنگل تو نہیں ہیں البتہ خودرو درختوں کی شکل میں یہ بہت ہوتا ہے۔ نیز سڑکوں کے دو طرفہ سایہ کی غرض سے اس کو لگاتے ہیں اور اکثر گاؤں اور آبادیوں کے اطراف میں اس کے بڑے بڑے درخت موجود ہیں۔ تُن جنوبی ہند کی بہ نسبت شمالی ہند میں زیادہ مشہور و معروف ہے۔ "سیڈریلا مائیکروکارپا" بنگال کے دارجلنگ ڈویژن میں قدرے پایا جاتا ہے۔ اسی طرح "سیڈریلا سیراٹا" بھی کم ہی ہوتا ہے۔ اور ہزارہ۔ جونسر و ٹیرہی (گڑھوال) کے پہاڑی اضلاع میں بہت کمی سے ملتا ہے۔

قیمتیں:۔ یو۔پی میں ۱۵ روپیہ سے ۳۵ روپیہ فی ٹن (بہرائچ ڈویژن) سی۔پی میں ۲۷ روپیہ فی ٹن۔ بنگال میں ۳۵ روپیہ سے ۱۱۵ روپیہ فی ٹن

لٹھوں کی شکل میں - چِران کی ہوئی ۵ ر سے ۶ ر ٹن - (کرسیونگ۔ پکسا - کالمپانگ وچٹاگانگ کے علاقوں سے) آسام میں - لٹھوں کی شکل میں ۴۵ ر فی ٹن - چِران کی ہوئی ۱۲ انچی چوکور لکڑی - ۱۸ فٹ لمبائی تک بحساب ۲ ر فی مکعب فٹ - (سنہ ۱۹۳۷ء)

سیڈرس دیودارا

تجارتی نام :- دیودار ۔ بعض اوقات "ہندوستانی سیدار" یا "ہمالیہ سیدار" بھی کہتے ہیں ۔

دیسی نام :- دیودار - دیار - دیوی دار وغیرہ

وزن :- تقریباً ۳۵ پونڈ فی مکعب فٹ ۔ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- دیودار کے متعلق ہندوستان میں بہت کم بیان کرنے کی ضرورت ہے ۔ لکڑی کا کاروبار کرنے والے اسے اس کے مخصوص رنگ و بو سے بآسانی پہچان لیتے ہیں ۔ خاص کر شمالی ہند میں یہ بہت کچھ جانی پہچانی اور عام طور پر کام میں لائی جانے والی لکڑی ہے ۔ یہ اوسط درجے کی وزنی، خاصی پائدار اور حشرات سے ملنے والی لکڑی ہے ۔ پنجاب میں یہ بہت کثرت سے استعمال ہوتی ہے ۔ یہ سیدھے اور یکساں ریشوں کی لکڑی ہے مگر اس میں چھوٹی بڑی گانٹھیں کافی موجود ہوتی ہیں جو دیودار کو ایک عمدہ فرنیچر کی لکڑی ہونے سے باز رکھتی ہیں ۔

سکھائی :- دیودار بآسانی ہوا میں سکھائی جا سکتی ہے لیکن زیادہ جلدی سکھانے میں یہ سروں پر سے پھٹتی اور ترختی ہے ۔ گودام کے اندر احتیاط سے سکھانے میں البتہ کوئی خرابی نہیں پیدا ہوتی ۔ یہ کلن میں بہت سلامتی سے سوکھتی ہے۔
اس لکڑی میں ایک اڑ جانے والا تیل لکڑی کے وزن کے ۳ سے ۱۰ فیصدی کی بقدر ہوتا ہے جسے اکثر لکڑی کے درجہ رطوبت سے مغالطہ کرتے ہیں مثلاً اگر کسی ٹکڑے کے سوکھنے پر اس میں ۱۸ فیصدی نمی کا درجہ معلوم کیا گیا ۔ تو ممکن ہو کہ اس میں [illegible] پانی صرف ۱۰ فیصدی ہی ہو اور بقایا ۸ فیصدی [illegible]

مضبوطی: - دیودار ہندوستان کے صنوبری قسم کے چیڑ جیسے درختوں میں سب سے مضبوط لکڑی ہے۔ یہ وزن اور طاقت میں ساگون سے قریب ۲۰ فیصدی کم ہے اور سختی میں ۳۰ فیصدی کم۔ اس معنے سے اپنے وزن کی مناسبت سے یہ ساگون کے بالمقابل خاصی مضبوط لکڑی ہے۔ پوری تفصیلات کے لئے نقشہ ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

پائداری: - دیودار کی اندرونی پکی لکڑی۔ اچھی طرح سوکھی ہوئی۔ کافی پائدار ہوتی ہے۔ تاہم یہ اکثر دیمک زدہ ہو جاتی ہے۔ "قبرستانی مشاہدے" میں اس کی ۶ لکڑیاں ۶ برس کے اندر دیمک سے تباہ ہو گئیں۔ اور اس کی کچی لکڑی تو بہت ہی کم عمر پاتی ہے۔ اس لحاظ سے "نارتھ ویسٹرن ریلوے" اپنے دیودار کے سلیپروں کو خواہ اُن میں کچی لکڑی ہو یا نہ ہو اب بغیر حفاظتی مصالحوں کے نہیں لگاتی۔ اگرچہ دیودار ہی کی پکی لکڑی ایک ایسی مثال ہے جو حفاظتی مصالحے کو اچھی طرح قبول نہیں کرتی۔ تاہم جس قدر مصالحہ بھی جذب ہو جائے لکڑی کو باہر استعمال کرنے میں بہت کچھ حفاظت کا باعث ہوتا ہے۔

اوزاروں سے مناسبت: - دیودار اوزاروں کے حق میں ملائم اور بڑھئی سے بہت کم محنت لینے والی لکڑی ہے۔ اس پر صفائی خوب آتی ہے لیکن اس میں جو ایک طرح کا تیل ہوتا ہے وہ "پالش" اچھی طرح نہیں ہونے دیتا۔ خاصکر گانٹھوں کے پاس "پالش" ہمیشہ دُھندلا اور بے رونق ہو جاتا ہے۔

اس کو "پلائی ووڈ" کے لئے بھی تجربے میں لایا گیا لیکن اس کام میں بھی یہ بڑی بڑی گانٹھوں کی وجہ سے جو اس لکڑی میں بکثرت موجود ہوتی ہیں ناکامیاب ثابت ہوئی۔

استعمال: - اس لکڑی کا استعمال موجودہ زمانے میں زیادہ تر ریل گاڑیوں

اور ریل کے سلیپروں میں ہوتا ہے - اِس لئے عموماً یہ سلیپروں ہی کے سائز میں جنگل سے نکالی جاتی ہے - جو سلیپر ریل کی ضرورت سے باقی بچتے ہیں وہ بازار میں بکنے آجاتے ہیں اور عمارتی ضروریات و فرنیچر وغیرہ میں کام آتے ہیں -

کاشمیر اور چمبہ اسٹیٹ سے دیودار کے بڑے لٹھے بھی ملتے ہیں - یہ کل پنجاب اور شمالی ہند کی ایک مشہور تجارتی لکڑی ہے جس کے تختے - برگے - کواڑ - دروازے - فرش - کھمبے - کھپریلیں اور معمولی میزیں ، الماریاں ، درازیں بکثرت بنائی جاتی ہیں - فوج کے "سپلائی" کے محکمے میں دیودار کی پیٹیاں اور بکس بھی بہت استعمال ہوتے ہیں - پنسلیں بنانے کے لئے یہ لکڑی کافی ملائم نہیں ورنہ اِسکی پنسلیں بھی خوب بنائی جا سکتی تھیں - یہ چھوٹے سائز پر عمارتی نمونے (ماڈل) بنانے کی ایک عمدہ لکڑی ہے -

ملنے کی جگہ :- دیودار پنجاب میں لکڑی کی تمام تجارت گاہوں جہلم - وزیرآباد - لاہور - ڈھلواں - دوراہا - اور جگادھری وغیرہ میں عام طور پر ۹ فٹ لانبے - ۱۰ انچ چوڑے اور ۵ انچ موٹے سلیپروں کے سائز میں ملتی ہے - یہ نوشہرہ (شمالی مغربی صوبہ) میں بھی دریائے انڈس و کابل کے ذریعے بہا کر لائی جاتی ہے - اور بعض جگہوں میں اِس کے چھوٹے بڑے سب سائز کے لٹھے اور برگے بل جاتے ہیں - یہ لکڑی تقریباً ۵ لاکھ مکعب فٹ سالانہ برآمد ہوتی ہے -

قیمتیں :- دیودار کی قیمت ریلوے کی مانگ کے مطابق گھٹتی بڑھتی رہتی ہے - پنجاب میں یہ ۱ سے ۲ فی مکعب فٹ تک بکتی ہے لیکن ہر حالت میں بازار کے موجودہ نرخوں سے مطلع ہونے کے لئے "چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ" پنجاب یا یو، پی کو لکھنا چاہیئے -

چکراسیہ ٹیبولرس

تجارتی نام:- چکراسی - (برما میں اِسے سنہری مہاگنی بھی کہتے ہیں)
دیسی نام:- چکراسی - بوگا پوما (آسام) کرادی (کرُگ)
وزن:- ۴۰ سے ۴۲ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:- تازہ کٹی ہوئی چکراسی زرد رنگ لیکن ہوا لگنے پر جلد کھُلتے ہوئے براؤن یا بھورے رنگ میں تبدیل ہو جاتی ہے جس میں کہیں کہیں کچھ سُرخی بھی موجود ہوتی ہے - یہ ایک درمیانی درجے کی وزنی چمکیلی لکڑی ہوتی ہے جس کے ریشے اکثر زیبائشی انداز لئے ہوتے ہیں - یہ فرنیچر کے لئے ایک عمدہ پیمانے کی لکڑی ہے -

سُکھائی:- یہ ہوا میں سہولت سے سوکھنے والی لکڑی ہے اور نرم درجے کی لکڑیوں میں شمار ہوتی ہے - اِس کے لٹھوں کو گیلا ہی چِران کر کے فوراً لکڑی کو سائبان کے نیچے کھُلے چٹّے کی شکل میں لگا دینا چاہئیے - اِس طرح اس کی ڈیڑھ انچی موٹی لکڑیوں کو تقریباً چھ مہینے کے عرصے میں سُکھایا جا سکتا ہے -

چکراسی کِلن میں بہت اچھی طرح سوکھتی ہے لیکن برما کی اس لکڑی پر رپورٹ ہے کہ زیادہ اونچے درجۂ حرارت پر سُکھانے سے لکڑی ہموار و یکساں نہیں سوکھتی -

مضبوطی:- چکراسی ساگون کے قریب قریب ہم وزن اور سختی و پھٹنے کے مقابلے میں اُس سے کچھ زیادہ مضبوط ہے - لیکن دیگر قوتوں میں یہ ساگون سے ۲۰ فیصدی کم ہے - اِس لکڑی پر مکمل تجربات کئے جا چکے ہیں تفصیل کے لئے نقشہ ضمیمہ دیکھئے -

پائداری:- چکراسی زمین سے مُتصل رہنے یا باہر بغیر سائبان کے استعمال کئے جانے میں زیادہ پائدار نہیں - البتّہ اندرونی کاموں کے لئے یہ ضرور درمیانہ درجے کی

عمر پانے والی لکڑی ہے - دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں اس کی لکڑیاں
ہیں سے - ساڑھے چار سال کے اندر تباہ ہوگئیں - عمارتی کاموں میں چکراسی کو
حفاظتی مسالہ دے کر لگانا چاہیئے لیکن یہ زیادہ تر فرنیچر ہی کی قسم کی لکڑی ہے
جس کے لئے یہ بغیر مسالہ کے بھی کافی دیرپا ثابت ہوتی ہے -
"الہ آباد بینک" دہرہ دون میں اس کی "پلائی ووڈ" بغیر کسی قسم کے مصالحے
کے برسوں تک چلی اور بہت کامیاب رہی -

اوزاروں سے مناسبت :- اس لکڑی کی چرائی، کٹائی سہل ہے اور گُل
اوزار اس پر آسانی سے چلتے ہیں - بیل بوٹے کاٹنے اور کھدائی کا کام کرنے کے لئے
بھی چکراسی ایک عمدہ لکڑی ہے اور خرادی چیزوں کے لئے بھی موزوں ہے - اس پر
"پالش" خوب کھلتا اور اس کی "پلائی ووڈ" بھی عمدہ بنتی ہے -

استعمال :- فرنیچر کے علاوہ چکراسی کی "پلائی ووڈ" بھی عمدہ بنتی ہے جو اکثر
خوبصورت نقش و نگار لئے ہوتی ہے اور اعلیٰ قسم کے فرنیچر نیز آرائشی اشیاء کے لئے
خاص طور پر پسند کی جاتی ہے - چکراسی کے ایک دو لٹھے تو دہرہ دون میں ایسے
آئے جن کی "پلائی ووڈ" خوبصورتی میں دنیا کی بہترین "پلائی" کی لکڑیوں کے
مقابل رکھی جا سکتی ہے -

اس کے لٹھوں کو غور سے دیکھ لینا چاہیئے کہ جن میں گہرے رنگ کے گُل اور
دھاریاں ہوں انھیں عام فرنیچر کے کام میں نہ لایا جائے بلکہ وہ اعلیٰ درجے کے
آرائشی فرنیچر اور خاص خاص چیزوں میں بہت قیمت دے سکتے ہیں -

بنگال و آسام سے آمدہ چکراسی کی بہ نسبت برما کی چکراسی کے لٹھے اکثر
خوبصورت گہری دھاریاں اور جوہر (گلکاری) لئے ہوتے ہیں -

اپنے پیداواری علاقوں میں چکراسی مقامی طور پر فرنیچر اور دیگر خانگی ضروریات

بکثرت استعمال ہو جاتی ہے۔ یہ لکڑی ایک مرتبہ اچھی طرح سکھائے جانے کے بعد عرصۂ دراز تک کوئی عیب اپنے اندر نہیں پیدا ہونے دیتی اور خوب پائدار رہتی ہے۔

ملنے کی جگہ :۔ بنگال میں کرسیونگ۔ بکسا اور چٹاگانگ کے ڈویژنوں سے کافی چکراسی نکلتی ہے۔ نیز برما و آسام سے بھی ملتی ہے۔ معلومات کیلئے "یوٹی لائیزیشن آفسر" بنگال و آسام کو لکھا جائے۔

قیمتیں :۔ بنگال میں ۲۵ر سے ۳۵ر فی ٹن لٹھوں کے سائز میں آسام میں ۴۵ر ٹن ۲۴ فٹ لانبے اور ۵ فٹ تک گولائی کے لٹھوں کی صورت میں۔ ۱۵ انچی چورس شہتیروں کی شکل میں عہ فی مکعب فٹ۔ (۱۹۳۷ء)

سینموم سیسی ڈوڈے فینی

اور

سینموم گلینڈیولی فیرم

تجارتی نام: - سینمن -

دیسی نام: - روہو - گونڈھورئی - ملاگیری (نیپال)

وزن: - تقریباً ۳۶ پونڈ فی مکعب فٹ - (سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت: - یہ ایک بھورے یا ہلکے "براؤن" رنگ کی درمیانی درجے کی وزنی اور گھنے ریشوں کی لکڑی ہے - تازہ کٹی ہوئی لکڑی سے تیز کافوری خوشبو آتی ہے جو بہت دیر پا ہوتی ہے -

پیرسن "سینمن" کی لکڑی کے ایک ٹکڑے میں ۲۰ سال بعد بھی اس خوشبو کا قائم رہنا بیان کرتے ہیں - یہ ایک مضبوط، عمدہ قسم کی لکڑی ہے اور اگرچہ دیکھنے میں چنداں خوبصورت نہیں بعض ٹکڑے ایسے ضرور ملتے ہیں جن میں کچھ گہرے رنگ کے گُل یا حلقہ دار دھاریاں ہوتی ہیں - یہ کافی مشہور لکڑی ہے جو اپنی پیداوار کے علاقوں میں بکثرت استعمال ہوتی رہتی ہے - اسی وجہ سے یہ کم ملتی ہے لیکن اب یہ جنگلات میں بہت لگائی جا رہی ہے اور معمولی پارسل قابلِ حصول ہو سکے -

سُکھائی: - یہ سہولت سے سوکھنے والی لکڑیوں میں شمار ہوتی ہے اگرچہ ہنوز دہرہ دون میں اس کو سُکھانے پر تجربہ نہیں کیا جا سکا - اس کا ایک ڈوفٹ چوڑا تختہ ۱۲ - ۱۵ سال سے بغیر کسی نقص کے موجود ہے -

مضبوطی: - اس کی طاقت کے متعلق دہرہ دون میں سرکاری طور پر ابھی تجربے نہیں کئے جا سکے - پیرسن صاحب کا بیان ہے کہ سختی و مضبوطی کے اعتبار سے اسے

اوسط درجے کی لکڑیوں میں شمار کرنا چاہیئے۔

تیس سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ بنگال میں اس لکڑی کا ایک بنگلہ بنایا گیا تھا جو بہت کامیاب رہا۔ علاوہ ازیں اپنی پیداوار کے علاقوں میں سیمن بڑے عمارتی کاموں میں لگائی جاتی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کو کافی مضبوط لکڑی خیال کیا جاتا ہے۔ آسام بنگال ریلوے نے اس کو ریل گاڑیاں بنانے میں استعمال کیا۔ یہ بھی اس کے ایک قابلِ اطمینان لکڑی ہونے کا ثبوت ہے۔

پائداری:۔ یہ لکڑی بہت پائدار ہے اور باہر استعمال کئے جانے میں بھی کافی عمر پاتی ہے۔ تیز خوشبودار تیل کی وجہ سے جو اس لکڑی میں ہوتا ہے اس کو کیڑا نہیں لگتا۔ اوپر بیان کئے ہوئے اس لکڑی کے بنگلے کو جو تیس سال سے زائد عرصے سے بنگال میں قائم ہے ہنوز کوئی نقصان نہ پہنچنا "سینیوم سیسی ڈوڈے فینی" کے ایک دیرپا لکڑی ہونے کا ثبوت ہے۔ اگرچہ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں چار سال کے اندر اس کی لکڑیوں کا دیمک زدہ ہوجانا کسی قدر مایوس کن ہے۔ بہرحال یہ حفاظتی مصالحوں کو بخوبی قبول کرتی ہے اور اس طرح اس کی پائداری کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ اس پر کام کرنا اور اس کی چرائی، کٹائی آسان ہے۔ یہ پالش بھی خوب لیتی ہے اور لکڑی پر کھدائی نیز خرادہ وغیرہ کے کام کی اچھی لکڑی ہے۔ یہ بنگال کی فرنیچر کی بہترین لکڑیوں میں سے ہے۔ اس کی کپڑے رکھنے کی الماریاں، توشہ خانے اور درازیں وغیرہ بہت اچھی رہتی ہیں۔ چونکہ اسکی کافوری بو سے کیڑا نہیں لگنے پاتا۔ یہ ہر طرح ایک اچھی لکڑی ہے۔ ابھی اس کو "پلائی ووڈ" کے لئے آزمائش میں نہیں لایا گیا لیکن خیال کیا جاسکتا ہے کہ اس کے لئے بھی یہ ٹھیک ہوگی۔

استعمال :۔ مقامی طور پر اس لکڑی کو عام فرنیچر کے علاوہ عمارتی ضروریات اور فرش وغیرہ بنانے میں بھی صرف کرتے ہیں جو بہت بے جا ہے۔ جب یہ لکڑی الماریوں۔ درازوں اور دیگر فرنیچر کے لئے موزوں ہے تو پھر اسے موٹے جھوٹے کاموں میں لگانا فضول خرچی کے برابر ہے۔ یہ جاپانیوں کی کافوری لکڑی کی طرح ہے جس پر وہ لوگ اعلیٰ درجے کے نقش و نگار اور بیل بوٹے کھودتے ہیں۔

ملنے کی جگہ :۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا اس لکڑی کا استعمال اسکی پیداواری کے علاقوں میں بہت ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ باہر والوں کو کم ملتی ہے۔ بہرحال آسام سے یہ معمولی لٹھوں کے "اسائز" میں کچھ دستیاب ہو سکتی ہے اور بنگال میں بکسا ڈویژن۔ کالم پلنگ اور چٹاگانگ ڈویژنوں سے بھی کچھ "سپلائی" ہو سکتی ہے۔
معلومات کے لئے ان دونوں صوبوں کے "یوٹیلائزیشن افسران" کو لکھئے۔

قیمتیں :۔ آسام سے اس کے لٹھے [illegible] ۲۵ فی ٹن اور چرائی ہوئی لکڑی ۱۵ انچی چورس اور ۲۴ فٹ تک لانبی ۔ ۸ عہ فی کعب فٹ ۔ بنگال کے لٹھوں کی قیمت [illegible] ۲۵ سے [illegible] ۳۵ فی ٹن اور چری ہوئی لکڑی [illegible] ۵۷ سے [illegible] روپے فی ٹن۔
(۱۹۳۷ء)۔

کیوپریسس ٹورولوسا

تجارتی نام :- سائپرس -

دیسی نام :- سراٸے - دیوی دار - لیوری وغیرہ

وزن :- ۳۰ سے ۳۲ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- یہ لکڑی ہندوستان کی نرم، صنوبری لکڑیوں میں مثل دیودار کے بہتر ہے اور شکل وصورت میں بھی دیودار کی طرح ہے مگر خوشبو نہیں رکھتی - اس میں گانٹھ گرہ نسبتاً کم ہوتی ہیں اور نہایت سیدھے یکساں ریشوں والی، پائدار اور عمدہ لکڑی ہے -

سکھائی :- سائپرس کے سکھانے میں کوئی دقت نہیں - اس کے سلیپروں یا چران کی ہوئی لکڑی کو سائبان کے اندر چھیدا چٹہ لگا کر بآسانی سکھایا جا سکتا ہے اور سوکھنے کی حالت میں یہ لکڑی کوئی عیب نہیں لاتی -

مضبوطی :- سائپرس اور دیودار وزن میں تقریباً برابر بلکہ سائپرس کسی قدر ہلکی ہے - مضبوطی میں بھی یہ دیودار سے ۱۰ فیصدی کم ہے - تفصیلات کے لئے نقشہ ضمیمہ دیکھئے -

پائداری :- "گیمبل" صاحب نے جو مختلف قسم کی سلیپر کی لکڑیوں کی دیرپائی پر تجربے کئے تھے ان میں سائپرس سب سے بہتر ثابت ہوئی - یہ بلاشبہ بہت پائدار لکڑی ہے اور ریلوے سلیپر کے بطور ۱۴ - ۱۵ سال چلتی ہے - اندر استعمال کئے جانے میں اور بھی زیادہ عمر پائے گی -

اوزاروں سے مناسبت :- سائپرس ایک نرم لکڑی ہے جس پر اوزار بہت اچھی طرح چلتے ہیں - اس پر صفائی بھی خوب آتی ہے اور یہ عرصۂ دراز تک

اپنا صحیح "سائز" اور "شیپ" قائم رکھتی ہے - یہ بڑھئی کے کام کی بہت ہر دلعزیز لکڑی ہے - اور یورپ و امریکہ کی تمام صنوبری قسم کی لکڑیوں کا مقابلہ کرتی ہے - دیودار پر اس لکڑی کو یہ فوقیت حاصل ہے کہ دیودار کی طرح اس میں تیل نہیں ہوتا - اس لئے سائیپرس پر رنگ و پالش دیودار سے بہتر ہوتا ہے -

استعمال: - سائیپرس اپنی پیداوار کے علاقوں میں بہت پسند خاطر لکڑی ہے جہاں اس کو پلوں عمارتوں اور فرنیچر میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے - میدانی اضلاع میں یہ ریل کے سلیپروں کے "سائز" میں لائی جاتی ہے اور جس طرح دیودار کو استعمال کرتے ہیں قریب قریب انھیں کاموں میں اس کو بھی لاتے ہیں - عموماً اس کے اور دیودار کے سلیپر مخلوط ملتے ہیں - یہ ایک اعلیٰ درجے کی عام استعمال کی لکڑی ہے - یہ ہوائی جہاز بنانے میں بھی کام آتی ہے چونکہ اس میں گانٹھ گرہ نہیں ہوتی اور اس کے ریشے سیدھے اور یکساں ہوتے ہیں -

ملنے کی جگہ: - ابتک سائیپرس کا شمار تجارتی لکڑیوں میں نہ ہوتا تھا چونکہ اس کی پیداوار بہت کم تھی اور یہ زیادہ تر مقامی طور پر ہی خرچ ہو جاتی تھی - مگر حال ہی میں یو۔پی کے صوبے سے رپورٹ ہوئی ہے کہ کمایوں ڈویژن سے سائیپرس ۸۰۰۰ مکعب فٹ کے قریب سالانہ دستیاب ہو سکتی ہے - پنجاب کے پہاڑی اضلاع سے بھی اس کی کچھ "سپلائی" ممکن ہے - یو۔پی میں چکراتہ اور ٹیہری - گڑھوال کے ڈویژنوں سے بھی کچھ "سپلائی" ممکن ہے -

قیمتیں: - یو۔پی سے ۱۲ فٹ لانبے - ۱۰ انچ چوڑے اور ۶ انچ موٹے سلیپروں کے "سائز" میں ۴۵ روپے سے ... روپے فی ٹن - دیگر جگہوں سے سلیپروں کی قیمت ... فی مکعب فٹ - (سنہ ۱۹۴۷ء)

سائینو میٹرا پولیا نڈرا

تجارتی نام:- پنگ ۔

دیسی نام:- [illegible] ۔

وزن:- تقریباً ۵۰ پونڈ فی مکعب فٹ ۔

لکڑی کی کیفیت:- یہ آسام کے جنگلوں کی ایک [illegible] ری سخت اور مضبوط لکڑی ہے۔ رنگ [illegible] ار کسی قدر لال ہوتا ہے۔ اور اکثر گہرے نشان لئے ہوئے۔ یہ زیادہ تر موٹے عمارتی کام کی لکڑی ہے۔ فرنیچر یا دیگر زیبائشی کاموں کے لئے چنداں موزوں نہیں اگرچہ پیرسن صاحب لکھتے ہیں اس لکڑی کی "بلائی ووڈ" کا ایک خوبصورت بورڈ دیکھا بیان کرتے ہیں ۔

سکھائی:- یہ سوکھنے میں دقت طلب اور پھٹنے والی لکڑی خیال کی جاتی ہے لیکن ہنوز سرکاری طور پر تفصیلی [illegible] بابت اس لکڑی کے سوکھنے پر نہیں کئے جاسکے ہیں۔

مضبوطی:- یہ ایک بہت سخت مضبوط لکڑی ہے۔ ساگون سے دوگنی سخت اور بھورت اس سے مضبوط تفصیلات کے لئے نقشہ ضمیمہ دیکھئے ۔

پائداری:- باہر کے استعمال میں پنگ چنداں پائدار لکڑی نہیں ہے۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں یہ تین سال سے بھی کم ٹھہری۔ لیکن حفاظتی مصالحے سے اس کی پائداری ضرور بڑھ جاتی ہے۔ یہ دباؤ کی مشین کے ذریعے تقریباً ۷ پونڈ فی مکعب فٹ کے بحساب مصالحہ اپنے اندر جذب کر لیتی ہے ۔

اوزاروں سے مناسبت:- پنگ کام کرنے اور چرائی، کٹائی میں یقیناً بہت سخت اور محنت طلب ہے لیکن اس محنت کے بعد اس پر صفائی کافی آتی ہے۔ پیرسن صاحب کے بقول ممکن ہے اس کی "پلائی ووڈ" بھی بنتی ہو لیکن

یقین ہوتا ہے کہ اس کی سختی و کرختگی اسے پلائی کے لئے ایک اچھی لکڑی ثابت ہونے دے گی -

استعمال :- یہ لکڑی اپنی سختی و کرختگی کے باعث عام طور پر ناپسند کی جاتی ہے - دوسرے یہ کہ حفاظتی مصالحے بغیر یہ بہت کم عمر پاتی ہے مصالحہ دینے پر یہ ضرور ریلوے سلیپر یا بھاری عمارتی کاموں کے لئے ایک عمدہ لکڑی ثابت ہو سکتی ہے - یا پھر جہاں اس کی سختی سے فائدہ اٹھانا ہو حفاظتی مصالحے کے ساتھ اس لکڑی کے کنوؤں وغیرہ میں استعمال کرنا بے حد مناسب ہوگا -

ملنے کی جگہ :- پنگ آسام کے صوبے میں ہوتی ہے اور ۲۵ فٹ تک لانبے ۴-۵ فٹ گولائی کے لٹھے ہر وقت مل سکتے ہیں -

قیمتیں :- آسام سے لٹھے ۳۰ روپے فی ٹن اور ۲۴ فٹ لانبے ۱۲ انچی چوکور برگے ۲ روپے فی مکعب فٹ ملتے ہیں (مارچ ۱۹۳۶ء)

"ڈلبر جیا" کی لکڑیاں

تجارتی نام - روز ووڈ یا بمبئی کی کالی لکڑی (بلیک ووڈ) "ڈلبر جیا لیٹی فولیا" نیز شیشم یا سسو "ڈلبر جیا سسو"۔

دیسی نام :- ڈلبر جیا لیٹی فولیا" بمبئی میں شیشم کہلاتی ہے اور شمالی ہند میں "ڈلبر جیا سسو" کو شیشم بولتے ہیں۔ "ڈلبر جیا لیٹی فولیا" کو کُرگ میں بیٹی اور مالابار میں ویٹی بولتے ہیں۔ بنگال میں سٹی سال اور بہار میں ست سال کہتے ہیں۔

"ڈلبر جیا سسو" کو بہار میں ٹالی بولتے ہیں۔

وزن :- ۵۰ سے ۵۵ پونڈ فی مکعب فیٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت :- روز ووڈ عام طور پر گہری "براؤن" یا سیاہی مائل "براؤن" رنگ کی لکڑی ہوتی ہے۔ یہ تازہ کٹی ہوئی تو اتنی گہرے رنگ کی نہیں ہوتی مگر سوکھنے پر ضرور گہرا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ بعض اوقات شیشم کی یہ دونوں قسمیں ایک دوسرے سے اس درجہ ہم رنگ ہوتی ہیں کہ فرق کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ تاہم روز ووڈ اپنی مخصوص بو سے پہچانی جا سکتی ہے۔ روز ووڈ اور شیشم ہندوستان کی فرنیچر کی بہترین لکڑیوں میں سے ہیں اور ان کو قبولِ عام کا شرف حاصل ہے۔ یہ خوبصورت نقش و نگار کی لکڑیاں ہیں اور درست طور پر سکھائے جانے کے بعد اعلیٰ درجے کے فرنیچر کے لائق ہوتی ہیں۔

سکھائی :- روز ووڈ اور شیشم دونوں بسہولت ہوا میں سکھائی جا سکتی ہیں اور کلین میں بھی اچھی طرح سوکھتی ہیں۔ ان کو گیلا چران کر کے سائبان کے اندر کھلے چٹوں میں لگا دینا کامیابی کے ساتھ سکھا لینے کو کافی ہے۔ دونوں لکڑیاں

بغیر خرابی کے سوکھتی ہیں ۔ صرف تیز گرم و خشک موسم میں لکڑی کے سروں کو گا
سے بچانے کے لئے ڈھک دینا چاہیئے تاکہ وہ پھٹنے نہ پائیں ۔ اس طرح دو تا
تین ہی کے اندر یہ لکڑیاں خاصی سوکھ جاتی ہیں ۔ اسی طرح کلن میں بھی تھوڑی
توجہ کے ساتھ یہ بغیر کسی نقصان کے سکھائی جا سکتی ہیں ۔ تاہم درخت کے بیچوں
جو چونے کی قسم کا ایک سفید مادہ ان لکڑیوں میں ہوتا ہے وہ اکثر دقت کا باعث
ہوتا ہے ۔ اس لئے چرائی کے وقت یہ مناسب ہے کہ بیچ کے اتنے حصے
لکڑی کو کاٹ کر علیحدہ نکال لیا جائے اور علیحدہ ہی سکھایا جائے تاکہ وہ صاف لکڑی
سے مخلوط نہ ہو اور کوئی خرابی اس میں نہ پیدا کر سکے ۔

مضبوطی :- یہ دونوں لکڑیاں ساگون سے کسی قدر وزنی اور زیادہ سخت
ہیں ۔ نامکرر روز وڈ ساگون سے ۶۰ فیصدی زیادہ سخت ہے تفصیلات
نقشہ ضمیمہ دیکھئے ۔

پائداری :- یہ دونوں لکڑیاں بہت پائدار ہیں ۔ دہرہ دون کے "قبرستا
مشاہدے" میں دونوں سات سال کے بعد بھی صحیح و سالم پائی گئی ہیں اور اندر
استعمال میں تو یہ لکڑیاں مدتِ دراز تک برقرار رہتی ہیں لیکن پکی لکڑی کی نسبت
کچی لکڑی ہر دو درخت کی جلد خراب اور تباہ ہو جانے والی ہے ۔ ا
جہاں کچی لکڑی کو بھی استعمال کرنا ہو تو حفاظتی مصالحہ دے لینا چاہیئے ۔

اوزاروں سے مناسبت :- روز وڈ اگرچہ بہت سخت لکڑی ہے پ
اس پر کام کرنے یا صفائی لانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی ۔ اسی طرح شیشم بھی اوزا
کے مناسب ہے سوا اس کے کہ جب کبھی ریشے گھومے ہوئے یا کہیں گانٹھ
ہوتی ہے تو البتہ صفائی اور چکناہٹ لانا مشکل ہوتا ہے لیکن ایسی صورت کم
پیش آتی ہے ۔ دونوں لکڑیاں "پلائی ووڈ" بنانے کے لئے موزوں ہیں لیکن

لٹھوں کو پہلے پانی میں پکا لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ شیشم کی "پلائی ووڈ" عمدہ اور خوبصورت ہوتی ہے۔ روز ووڈ کی "پلائی" کہیں کہیں سے تھوڑی پھٹ جاتی ہے چونکہ روز ووڈ شیشم سے زیادہ سخت ہے۔

یہ دونوں لکڑیاں بھاپ کی مدد سے خم دی جاسکتی ہیں۔ خاصکر شیشم کو بڑے سائز میں بھی موڑا جاسکتا ہے۔ دونوں لکڑیاں پالش بھی خوب لیتی ہیں۔ روز ووڈ موم پالش کے ساتھ عمدہ رہتی ہے۔

استعمال:- جیسا کہ بیان ہوا روز ووڈ اور شیشم دونوں ہندوستان کی بہترین فرنیچر کی لکڑیوں میں شمار ہوتی ہیں اور یہی اُن کا کام ہے۔ تاہم دونوں اعلیٰ قسم کے عمارتی کاموں کے لئے بھی خاص لکڑیاں ہیں۔ یورپ میں روز ووڈ فرنیچر اور اعلیٰ آرائشی ساز و سامان کے لئے بکثرت استعمال ہوتی ہے۔ شیشم ہندوستان میں فرنیچر کے علاوہ توپوں اور گاڑیوں کے پہیوں نیز دیگر مضبوط کاموں میں استعمال ہوتی ہے۔ ریل گاڑیوں میں بھی شیشم کا کافی استعمال ہے اور فرش لگانے کے لئے بھی عمدہ سمجھی گئی ہے۔ شمالی ہند میں شیشم اِس قدر ہر دلعزیز لکڑی ہے کہ ہر کام کے لئے اِس کو پسند کیا جاتا ہے۔ یو، پی کے شہر بریلی اور کئی ایک دیگر جگہوں کے کارخانوں میں ہر قسم کا فرنیچر، میزیں، کرسیاں شیشم کے سوا اور کسی لکڑی کی نہیں بنائی جاتیں۔

ملنے کی جگہ:- روز ووڈ بمبئی سے ملتی ہے لیکن مدراس اور کُرگ سے بھی کافی مل سکتی ہے۔ سی، پی۔ یو، پی (گونڈہ ڈویژن) اور اُڑیسہ سے بھی تھوڑی دستیاب ہوسکتی ہے۔

شیشم خاص طور سے یو، پی اور پنجاب سے ملتی ہے لیکن تھوڑی "سپلائی" بنگال۔ آسام۔ اُڑیسہ اور سندھ سے بھی ہوتی ہے۔

روزووڈ کے لٹھے ۲۰ فٹ تک لمبے اور ۴ - ۵ فٹ گولائی کے ملتے ہیں۔ نیز چورس شہتیریاں بھی ملتی ہیں۔ شیشم کے لٹھے مختلف علاقوں میں مختلف "سائز" کے ہوتے ہیں۔ جہاں شیشم کے پرزوردہ جنگل ہیں وہاں سے اچھی لمبائی کے لٹھے کافی موٹے مل جاتے ہیں لیکن سڑکوں یا دریاؤں اور نہروں کے اطراف کے شیشم "سائز" میں کم مگر مضبوطی میں اوّل الذکر سے زیادہ ہوتے ہیں -

قیمتیں:- بمبئی سے روزووڈ کے لٹھے ۲۵ ر سے ۱۲۰ ر فی ٹن تک (لکڑی کی حالت کے موافق) ملتے ہیں۔ مدراس سے ۳۱ ر سے ۱۵۰ ر فی ٹن دیگر صوبوں سے ۵۰ ر سے ۱۰۰ ر فی ٹن تک۔ لکڑی کی حیثیت کے موافق (۱۹۳۰ء) شیشم یوپی سے ۲۰ ر سے ۵۰ ر فی ٹن اور پنجاب سے ۲۰ ر سے ۴۵ ر فی ٹن لٹھوں کی شکل میں ملتا ہے - بنگال سے ۴۵ ر سے ۱۰۰ ر فی ٹن اور دوسرے صوبوں سے ۴۰ ر سے ۶۰ ر فی ٹن تک قیمت ہے۔ (۱۹۳۰ء)

ڈلبرجیا سسوائڈیز

بعض اوقات جنوبی ہند میں ایک لکڑی بالکل شیشم سے مشابہ ملتی ہے جو کسی قدر گہرا رنگ رکھتی ہے اور عموماً روزووڈ سے مغالطہ کی جاتی ہے لیکن اصل میں اسے "ڈلبرجیا سسوائڈیز" کہنا چاہیئے۔ یہ دیکھنے میں روزووڈ سے بھی عمدہ ہوتی ہے -

ڈائی کاپرس کی لکڑیاں

"ڈائی کاپرس ایلپ ٹیکا" اور "ڈائی کاپرس پولیانتھا"

تجارتی نام:- پالی -

دیسی نام:- پالی - تالی وغیرہ

وزن:- ۴۰ سے ۴۲ پونڈ فی مکعب فٹ - (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:- یہ بادامی یا سرخی مائل "براؤن" رنگ کی لکڑی ہے جس میں کچی لکڑی کافی چوڑی اور ہلکے رنگ کی ہوتی ہے - ریشے سیدھے اور یکساں - تازہ کٹی ہوئی لکڑی میں ربر کی سی بو آتی ہے جو سوکھنے پر جاتی رہتی ہے - یہ لکڑی دیکھنے میں پون سے ملتی جلتی ہے -

سکھائی:- زیادہ گرم و خشک علاقوں میں پالی سوکھنے میں سروں پر سے پھٹتی اور بیرونی سطحوں پر سے بھی کہیں کہیں تڑخنے لگتی ہے - چرائی ہونے پر نقص اور بھی زیادہ ہو جاتے ہیں لیکن اگر لٹھوں کو گیلی حالت میں چیر ڈالا جائے اور پھر لکڑی کو سائبان کے اندر ڈھکے ہوئے چٹوں کی شکل میں سکھایا جائے تو بغیر کسی خرابی کے سوکھ جاتی ہے -

مضبوطی:- پالی اور تالی اپنی طاقت کے اعتبار سے بہت کچھ ساگون کی طرح ہیں - وزن بھی قریب قریب ایک ہی سا ہے لیکن یہ سختی میں ساگون سے زیادہ ہیں - سوکھنے میں یہ ساگون سے دوگنی سکڑتی ہیں - تفصیلات کے لئے نقشہ ضمیمہ دیکھئے -

پائداری:- باہر استعمال کئے جانے میں یہ لکڑیاں بہت کم پائدار ہیں -

دہرہ دون کے " تجرباتی مشاہدے " میں اس کی چھ لکڑیوں میں سے پانچ ۶ برس
کے اندر دیمک سے بالکل تباہ ہوگئیں لیکن ساتھ ہی یہ امر تعجب ہے کہ چھٹی لکڑی کو
کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا ۔ بدقسمتی سے یہ مصالحے کو سخت سے سخت دباؤ کی مشین میں
بھی اچھی طرح نہیں جذب کرتی ورنہ اس کی کافی حفاظت کی جا سکتی تھی ۔

اوزاروں سے مناسبت :- ان لکڑیوں پر کام کرنے اور صفائی لانے
میں کوئی دقت نہیں ہوتی ۔ ۔ پتلے سیدھے اور صاف ہونے کے باعث یہ کارخانوں
میں خاص پسند کی جاتی ہیں ۔ مدراس کی پالی کو "پلائی ووڈ" کے لئے تجربے میں
لایا گیا جس کے لئے وہ درست ثابت ہوئی ۔ عام تجارتی ضروریات کے لئے
ان کی خاصی اچھی "پلائی ووڈ" بنائی جا سکتی ہے ۔

استعمال :- مدراس میں پالی کو عمارتی کاموں میں لگاتے ہیں ۔ نیز سستے
قسم کے فرنیچر ۔ کھپریلوں اور کئی ایک موٹے کاموں میں استعمال کرتے ہیں ۔
یہ عام عمارتی کام کی لکڑی ہے ۔ حفاظتی مصالحوں کو قبول نہ کرنا اس کے استعمال کو
بہت حد تک روکتا ہے ۔ تاہم معمولی کاموں کے لئے یہ خاصی لکڑی ہے ۔

ملنے کی جگہ :- مدراس ۔ پالی کی خاص جگہ ہے لیکن بنگال کے چٹاگانگ
کے علاقے سے بھی یہ تقریباً ۱۰۰۰ ٹن سالانہ مل سکتی ہے ۔ پالی کے لٹھے بہت
لانبے اور سیدھے ۴۰ فٹ تک لانبے ملتے ہیں ۔

قیمتیں :- مدراس میں پالی کے لٹھے ۲۴ روپیہ سے ۳۶ روپیہ فی ٹن
ملتے ہیں ۔ بنگال سے ۲۶ روپیہ سے ۵۰ روپیہ فی ٹن ۔ (۱۹۳۴ء)

ڈلینیا کی لکڑیاں

(۱) ڈی لینیا انڈکا۔ (۲) ڈی لینیا پینٹا گائینا

تجارتی نام:۔ ڈلینیا۔

دیسی نام:۔ اوڈینگا۔ چالٹا۔ آکشی۔ کلائی۔ رائی (بہار) کرڈ ڈیگا (کرگ)۔

وزن:۔ ۳۹ سے ۴۴ پونڈ فی مکعب فٹ۔ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:۔ یہ سُرخی مائل "براؤن" رنگ کی لکڑیاں ہوتی ہیں جن پر کبھی کبھی سفیدی لئے ہوئے چاک مٹی کی دھاریاں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ موٹے عمارتی کام کی خاص مضبوط اور سخت لکڑیاں ہیں۔ ان کے ریشے موٹے ہوتے ہیں اور ریشوں کے گھماؤ اور اینٹھ کی وجہ سے یہ اکثر کبڑی ہوجایا کرتی ہیں۔ "ڈلینیا پینٹا گائینا" "ڈلینیا انڈکا" سے ذرا زیادہ بھاری اور گہرے رنگ کی لکڑی ہوتی ہے۔

سُکھائی:۔ یہ لکڑیاں سوکھنے کی حالت میں اینٹھنے اور سروں پر سے پھٹ جانیوالی ہیں لیکن چرائی کے وقت لکڑی کے بڑھوتری کے نشانوں کو اگر اُس کی چوڑائی سے عمودی حالت میں رکھا جائے تو اینٹھنے کو بہت حد تک روک سکتا ہے۔ یہ لکڑیاں خاصی جلد سوکھتی ہیں اور چٹہ باقاعدہ لگایا گیا ہو تو اکثر لکڑی عمدہ نکلتی ہے۔ یہ کلن میں اور بھی سہولت سے سُکھائی جا سکتی ہیں۔

مضبوطی:۔ دونوں درمیانی درجے کی مضبوط لکڑیاں ہیں۔ یہ ساگوان سے کسی قدر ہلکی اور اکثر طاقتوں میں اُس سے کمزور ہیں تفصیلات نقشہ ضمیمہ میں دیکھئے۔

پائداری:۔ یہ بہت ناپائدار لکڑیاں ہیں۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں دونوں لکڑیوں کے چھ چھ ٹکڑے صرف دو سال میں دیمک سے تباہ ہو گئے۔

انفرادی طور پر استعمال کرنے کے لئے یہ بغیر حفاظتی مصالحے کے بیکار ہیں۔ دباؤ کی مشینوں میں یہ بخوبی مصالحے کو جذب کر لیتی ہیں۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ عام طور پر ڈیلینیا کی لکڑیاں اوزاروں کیلئے مشکل نہیں ہیں لیکن ان میں چاک مٹی کی دھاریاں جو کہیں کہیں موجود ہوتی ہیں وہ سوکھنے کے بعد بہت سخت ہو جانے کے باعث اوزاروں کے لئے خراب ہوتی ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ ان لکڑیوں کی چرائی کٹائی گیلی حالت میں کی جائے۔

"ڈیلینیا" کو "پالی ووڈ" کے لئے بھی آزمایا گیا جس سے ثابت ہوا کہ لکڑیاں اپنے موٹے ریشوں اور بھدے رنگ کے باعث اس کام کے لئے عمدہ نہیں۔ صرف موٹی اور بھدی "پالی ووڈ" ان سے بنائی جا سکتی ہے۔

استعمال:۔ یہ عام طور پر عمارتی کام کی لکڑیاں ہیں۔ اور بشرطیکہ ان کو حفاظتی مصالحے کے ساتھ کام میں لایا جائے تو خاصی مضبوط رہتی ہیں۔ ٹکڑے کاٹنے پر یہ خوبصورت رنگ کی نکلتی ہیں اور آرائشی کاموں میں زیادہ گہرے رنگ کی لکڑیوں کے اندر بیل بوٹوں کی پچی کاری کے طور بہت موزوں رہتی ہیں۔

ملنے کی جگہ:۔ دونوں لکڑیاں بنگال اور آسام سے تھوڑی "سپلائی" ہو سکتی ہیں۔ بمبئی کے صوبے سے اس سے بھی کم۔ زیادہ تر "سپلائی" بنگال کے کیسا اور چٹاگانگ ڈویژنوں ہی سے ہوتی ہے۔

قیمتیں:۔ بنگال سے ۱۰/۰ سے ۲۸/۰ فی ٹن۔ لٹھوں کے "سائز" میں۔ آسام سے ۳۰/۰ فی ٹن اور چران کی لکڑی ۱۸ فٹ تک لانبی۔ ۱۲ انچی چوکور برگے ۱۰/۰ فی مکعب فٹ۔ بمبئی سے ۲۵/۰ سے ۱۰/۰ فی ٹن (۱۹۲۷ء)

ڈائسپرس کی لکڑیاں

(۱) ڈائسپرس ایبے نم - (ایبونی)

(۲) ڈائسپرس ایمبر یو پٹرس (ایبونی)

(۳) ڈائسپرس مارمورا ٹا - (انڈمان ماربل ووڈ) ڈائسپرس میلانا کزیلین (ایبونی)

تجارتی نام :- ایبونی -

دیسی نام :- تینڈو - آبنوس - کینڈو (بہار) کرونتالی وغیرہ

وزن :- ۵۱ سے ۵۶ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت :- بہت سی کالی لکڑیوں کو غلط طور پر ایبونی کہا جاتا ہے جبکہ اکثر انھیں "ڈائسپرس" کی لکڑی سے کچھ علاقہ نہیں ہوتا - بہر حال عام طور پر ہندوستان میں "ڈائسپرس میلانا کزیلین" کی سیاہ لکڑی ہی کو آبنوس بولتے ہیں - "ڈائسپرس ایبے نم" ہندوستان میں بہت کم پیدا ہوتا ہے لیکن سیلون کے جنگلوں میں یہ لکڑی بکثرت ہے - اس کی اندرونی پکی لکڑی اگرچہ زیادہ موٹائی میں نہیں ہوتی مگر بالکل کالی ہوتی ہے اور صحیح معنے میں آبنوس کہلانے کی مستحق ہے - "ڈائسپرس میلانا کزیلین" کی پکی لکڑی کچھ سبزی لئے ہوئے کالی ہوتی ہے - اور "ڈائسپرس ایمبر یو پٹرس" کی کہیں سفید اور کہیں کالی ہوتی ہے اس لئے اس میں سے سراسر کالی لکڑی نہیں نکل سکتی لیکن رنگ سے قطع نظر - آبنوس کی سفید لکڑی بھی مضبوطی، سختی اور طاقت کے اعتبار سے خاص چیز ہے جسے اوزاروں کے دستوں اور دیگر سختی چاہنے والے کاموں میں لگایا جا سکتا ہے -

سکھائی :- آبنوس کی اندرونی کالی لکڑی سوکھنے میں بہت دشوار، پھٹتی اور تیڑ کھاتی ہے - لہذا اس کو بہت آہستہ سکھانا چاہیئے اور وہ تمام

احتیاط کرنے کی ضرورت ہے جو سخت لکڑیوں کے سکھانے کے باب میں بیان ہوئی۔ لیکن اس کی سفید لکڑی نسبتاً آسانی سے سوکھنے والی ہے۔

آبنوس کے لٹھوں کو زیادہ دنوں تک بغیر حفاظت زمین پر نہ پڑا رہنے دینا چاہیئے ورنہ گھن لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ گیلے لٹھوں ہی کو چرواکر لکڑی کو ہوا میں سوکھنے کے لئے باقاعدہ چٹے میں لگا دیا جائے۔

مضبوطی:۔ آبنوس بہت زیادہ سخت و مضبوط لکڑی ہے۔ یہ ساگون سے زیادہ وزنی اور زیادہ سخت ہے۔ تفصیلات کے لئے کتاب کے آخر میں نقشہ ضمیمہ دیکھئے۔

آبنوس ہندوستان کی اُن چند ایک لکڑیوں میں سے ہے جو اوزاروں کے دستوں وغیرہ کے لئے ولائتی "ایش" اور "ہکری" کے مقابلے میں کامیاب کہی جا سکتی ہے۔ اگر اچھی طرح سُکھالی جائے تو آبنوس کی باہر کی ہلکے رنگ کی لکڑی اس مطلب کے لئے بہت عمدہ ہے۔

پائداری:۔ آبنوس کی اندرونی کالی لکڑی قدرتاً بہت دیرپا ہوتی ہے لیکن باہر کی ہلکے رنگ والی نسبتاً کم پائدار ہے۔ "ڈائسپیرس میلانا کزیلن" کے چھ ٹکڑے دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں چار سال کے اندر دیمک سے تباہ ہو گئے لیکن اس کی سفید و ہلکے رنگ کی لکڑی بآسانی حفاظتی مصالحوں کو قبول کر لیتی ہے جس کے بعد وہ خاصی عمر کو پہنچ سکتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ آبنوس اگرچہ سخت لکڑی ہے پھر بھی اسکی چرائی کٹائی یا اس پر کام کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اس پر خوب صفائی آتی ہے اور رگڑنے کے بعد بہت صاف و چکنی سطح نکل آتی ہے۔ نیز جہاں تک صفائی کا تعلق ہے آبنوس کی بیرونی ہلکے رنگ کی لکڑی بھی ہر کام کے لئے کافی عمدہ ہے

استعمال:۔ آبنوس اپنے استعمال کے لحاظ سے بہت مشہور ہے ہندوستان

اِس کو خرادی اشیاء - بیل بوٹے کاٹنے - جالی تراشنے - پچیکاری سنگھاردان - ہاتھ کی چھڑیاں - چھاتوں کے دستے وغیرہ وغیرہ چیزوں کے لئے بہت پسند کرتے ہیں - آرائشی اور زیادہ قیمتی کمروں میں اِس کا فرش بھی لگاتے ہیں لیکن جہاں لکڑی کا زیادہ خرچ ہو وہاں آبنوس کی سفید لکڑی ہی زیادہ لگائی جا سکتی ہے چونکہ اِس کی سیاہ لکڑی بہت کم موٹی ہوتی ہے - "ڈائسپرس میلانا کزیلن" مقامی طور پر ہی کھمبوں، بلیوں اور کشتی، بیڑے بنانے میں بہت استعمال ہو جاتی ہے - اپنی سختی، مضبوطی، چکناہٹ اور صفائی کے لحاظ سے یہ ہر قسم کے اوزاروں کے دستوں اور دیگر سخت کاموں کے لئے بہت موزوں لکڑی ہے -

ملنے کی جگہ :- "ڈائسپرس ایبے نم" کمی کے ساتھ بمبئی اور اُڑیسہ کے علاقوں سے ملتا ہے - اُڑیسہ سے "ڈائسپرس ایمبریو پٹرس" کافی مل سکتا ہے - "ڈائسپرس میلانا کزیلن" سی، پی - مدراس - بمبئی - اُڑیسہ اور یو، پی سے بکثرت مل سکتا ہے -

مزید معلومات کے لئے مندرجۂ بالا صوبوں میں سے کسی کے "کنزرویٹر آف فارسیٹ" کو لکھا جائے -

قیمتیں :- سی، پی سے اِس کے لٹھے ۶؍ سے ۸؍ فی ٹن - مدراس سے ۵؍ سے ۶؍ فی ٹن اور بمبئی سے ۱۲؍ سے ۵؍ فی ٹن قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں - اُڑیسہ سے ۲۸؍ فی ٹن اور یو، پی سے ۱۲؍ سے ۲۵؍ فی ٹن - (۱۹۳۷ء)

"ڈائسپرس مارموراٹا"

"لکشری ووڈ" جسے "ماربل ووڈ" یا "زیبرا ووڈ" بھی کہتے ہیں - وہ

"ڈائسپرس ماریوراٹا" کی بیچ کی پختہ لکڑی ہے۔ یہ صرف جزائر انڈمان میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ دو رنگی لکڑی ہوتی ہے کچھ سیاہ اور پیلی دھاریوں کے ساتھ۔ یہ چھوٹے "سائز" میں اور کمی کے ساتھ ملنے والی لکڑی ہے نیز بہت قیمتی ہوتی ہے۔ تقریباً ۳۰۰ روپے فی ٹن۔ (۱۹۲۷ء)

مزید معلومات کے لئے "چیف فارسیٹ آفیسر" پورٹ بلیر جزائر انڈمان کو لکھیے۔

ڈپٹیروکارپس کی لکڑیاں

(۱) ڈپٹیروکارپس الیٹس (گرجن) -
(۲) ڈپٹیروکارپس انڈکس (گرجن) -
(۳) ڈپٹیروکارپس لیکروکارپس (ہولونگ) -
(۴) ڈپٹیروکارپس ٹربے نیٹس (گرجن) -

تجارتی نام :- گرجن - کلکتے کے مارکیٹ میں یہ جردل کے نام سے بکتی ہے۔
دیسی نام :- گرجن - ہالانگ - ویلینی (مالابار) کلینی (کنارا) اور جردل وغیرہ - پیانگ اور اپیے ٹانگ کے ناموں سے جو گرجن بکتی ہے وہ سیام اور فلپائن کے جزائر سے آئی ہوئی ہوتی ہے -

وزن :- ۴۲ سے ۴۸ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- گرجن کی سب لکڑیاں شکل وصورت اور بناوٹ میں ایک دوسرے سے بہت ملتی جلتی ہیں - یہ بادامی یا ہلکے "براؤن" رنگ کی کچھ کھردری ساخت کی لکڑیاں ہوتی ہیں - اِن کے ریشے سیدھے اور بناوٹ میں درمیانی درجے کے گھنے ہوتے ہیں - درخت کے سالانہ بڑھوتری کے نشان اِن لکڑیوں میں نمایاں نہیں ہوتے -

سُکھائی :- گرجن سوکھنے کے معاملے میں درمیانی درجے کی سخت لکڑیوں میں شمار ہوتی ہے - سوکھنے پر اس کا رنگ کچھ پختہ ہو جاتا ہے - پھر بھی سُرخی غالب رہتی ہے - گرجن ہوا میں کلن سے بہتر سوکھتی ہے - اِس لکڑی میں جو ایک قسم کا تیل ہوتا ہے وہ اِس کو کلن میں جلد نہیں سوکھنے دیتا - تاہم اگر جلدی ہی سُکھانا مقصود ہو تو پہلے لکڑی کو کچھ دنوں ہوا میں سُکھا لیا جائے پھر باقی

سکھائی کے لئے کلن میں رکھا جائے جو جلد ہو جائے گی۔

مضبوطی :- گرجن عام طور پر ایک اچھی مضبوط لکڑی ہے۔ یہ ساگون سے کسی قدر وزنی اور زیادہ مضبوط ہوتی ہے لیکن ساگون سے زیادہ پھولنے اور سکڑنے والی ہے۔ کتنا ہی سکھا لینے کے بعد بھی موسمی تبدیلیوں کا بہت اثر لیتی اور پھولتی سکڑتی رہتی ہے جس سے اِس کو زیادہ صحیح کاموں میں اور جہاں عمدہ "فنشنگ" درکار ہو نہیں استعمال کیا جا سکتا۔

گرجن کی کئی قسموں پر دہرہ دون میں طاقتی تجربے کئے جا چکے ہیں جن کی تفصیلات کتاب کے آخر میں نقشۂ ضمیمہ میں دیکھئے۔

پائداری :- گرجن باہر کے استعمال میں چنداں پائدار نہیں۔ اور زمین سے متصل رہنے میں جلد خراب ہو جاتی ہے جس سے اِس کو حفاظتی مصالحہ لگا لینا ضروری ہے۔ البتہ اندرونی استعمال میں گرجن خاصی عمر پاتی ہے۔ ناموافق فضا میں یہ لکڑی جلد گلنے سڑنے لگ جاتی ہے۔ لہٰذا اِن خطرات سے بچنے کے لئے اس کو حفاظتی مصالحہ لگانا بہتر تدبیر ہے۔ گرجن مصالحے کو بخوبی جذب کر لیتی ہے اور سوکھی ہوئی لکڑی کو اگر دباؤ کے ساتھ مشین میں مصالحہ دیا جائے تو جگر تک پہنچ جاتا ہے۔

اوزاروں سے مناسبت :- گرجن کی لکڑی چرائی، کٹائی اور کام کرنے میں معمولی محنت لیتی ہے لیکن اِس پر صفائی اور چکناہٹ نہیں آ سکتی چونکہ یہ موٹے ریشے کی لکڑی ہے۔ البتہ معمولی "پالش" اور "پینٹ" کے قابل اِس کو بنایا جا سکتا ہے۔ گرجن کی بعض لکڑیوں میں ایک قسم کا گوند پایا جاتا ہے لیکن اِتنا نہیں کہ لکڑی میں کوئی خرابی پیدا کر سکے۔ "ڈپٹیرو کارپس میکرو کارپس" (ہالانگ) کو چائے کے "پیکنگ بکسوں" کے لئے "پلائی ووڈ" بنانے کے لئے آزمائش میں لایا گیا جس کے لئے یہ کافی عمدہ ثابت ہوئی۔ آسام میں بھی اِس سے

چائے کے لئے اچھے "پیکنگ بکس" بنائے گئے ہیں۔ اسی طرح "ڈپٹیرو کارپس الیٹس" بھی ہالانگ کی طرح "پلائی ووڈ" کے مناسب ہے لیکن گرجن کی اور لکڑیاں اِس کام کے لئے ٹھیک نہیں ہیں۔

استعمال :- "ورکشاپ" کی عام ضرورت کی گرجن ایک اچھی لکڑی ہے جو بہت سے معمولی کاموں میں بآسانی اِستعمال کی جا سکتی ہے۔ گرجن کثیر پیداوار کی لکڑیاں ہیں۔ اِس لئے اِن کو تجارتی اہمیت حاصل ہے۔ حفاظتی مصالحے کے ساتھ یہ ہندوستان کی عمارتی ضروریات اور بڑے کاموں میں لائے جانے والی عمدہ لکڑیاں ثابت ہو سکتی ہیں۔ مصالحہ دینے کے بعد یہ ریلوے سلیپر کے بطور بھی بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ آسام میں مارگھیرٹا پر مصالحہ دیئے ہوئے سلیپر زیادہ تر گرجن ہی کے تھے۔

برطانیہ میں گرجن کمروں کا فرش لگانے میں بھی کافی استعمال ہوئی ہے۔ لیکن ہندوستان میں جہاں موسمی تبدیلیاں زیادہ شدید ہوتی ہیں اِسے کمروں کے فرش میں لگانے سے پیشتر بخوبی سکھا لینا چاہیئے۔

ملنے کی جگہ :- گرجن - انڈمان - برما - بنگال اور آسام سے بافراط ملتی ہے۔ جنوبی ہند کی گرجن (ڈپٹیرو کارپس انڈیکس) جنوبی گھاٹ - کرگ - اور ٹراونکور کے علاقوں سے دستیاب ہوتی ہے اور کئی ہزار ٹن سالانہ تک مل سکتی ہے۔ آسام سے ہالانگ کی برآمد ۱۲۰۰۰ ٹن سالانہ کے قریب ہے معلومات کے لئے "چیف فارسٹ آفسر" انڈمان یا "فارسٹ یوٹی لائیزیشن آفسر" بنگال - آسام اور مدراس کو لکھا جائے۔

قیمتیں :- انڈمان سے گرجن کے چوڑس لٹھے للعہ؍ سے مٹھہ؍ فی ٹن۔ اور چِران کی ہوئی لکڑی حٹھہ؍ سے منٹھہ؍ فی ٹن (۱۹۳۶ء) بنگال کی

قیمتیں ۵/۹ ر سے ۵۰ ر فی ٹن - چٹاگانگ سے آئے ہوئے چورس لٹھوں کے لئے آسام میں تقریباً ۴۳/۵ ر فی ٹن - ۳۰ فٹ لانبے اور ۶ فٹ تک گولائی کے لٹھوں کے لئے - ۲۴ انچی چورس لٹھوں کے لئے اس سے کچھ زیادہ - (۱۹۳۲ء)

ڈوانبگا سونے رے ٹیا ئڈیز

تجارتی نام:۔ لپاتی ۔

دیسی نام:۔ لپاتی ۔ رام ڈالا ۔ کھوکن (آسام)

وزن:۔ ۲۴ سے ۳۰ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:۔ یہ ایک ہلکے "براؤن" یا بادامی رنگ کی لکڑی ہے ۔ کچی اور پکی دونوں لکڑیاں ہمرنگ ہوتی ہیں ۔ یہ ہلکی موٹے ریشے کی لکڑی ہے ۔ براؤن اس کو اعلیٰ درجے کی لکڑیوں میں بیان کرتا ہے جس کو اگر بڑھوتری کے سالانہ نشانوں کے خلاف (اسکوائر) چران کیا جائے تو اس کا رنگ بہت عمدہ نکلتا ہے ۔ زیادہ صحیح طور پر اس کو "پیکنگ کبسوں" اور پیٹیوں کی ایک اعلیٰ لکڑی سمجھنا چاہیئے ۔

سکھائی:۔ یہ ایک نرم، ہلکی لکڑی ہے جو ہوا اور کلن دونوں صورتوں میں بغیر دقت سکھائی جا سکتی ہے لیکن ضروری ہے کہ لپاتی کے لٹھوں کو گیلا ہی چروایا جائے اور فوراً لکڑی کو چھیدے چٹوں میں لگا کر جلد سکھانے کی کوشش کی جائے ۔ مرطوب مقامات میں اگر لپاتی کے لٹھوں کو بے قاعدہ طور پر پڑا رہنے دیا جائے تو وہ جلد گلنے، سڑنے لگتے ہیں ۔ جیسا کہ دیگر نرم لکڑیوں کی نسبت بیان ہوا اگر لپاتی کی لکڑی کو چٹہ لگانے سے پہلے ذرا دھوپ لگائی جائے تو یہ اس لکڑی کے لئے بہتر ہے ۔ (دیکھئے نرم لکڑیوں کی سکھائی کا بیان)

مضبوطی:۔ لپاتی بہت مضبوط لکڑیوں میں نہیں لیکن اسی نسبت سے یہ ہلکی بھی ہے ۔ بہرحال ۔ زیادہ مضبوط لکڑیوں کی جگہ اسے نہیں استعمال کرنا چاہیئے ۔ اس کی طاقت کی تفصیلات نقشہ ضمیمہ میں دیکھئے ۔

پائداری:- یہ زیادہ پائدار بھی نہیں - دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں اس کے چھ ٹکڑے ۴ سال کی مدت میں تباہ ہو گئے - تاہم یہ دیگر نرم لکڑیوں کے مقابلے میں بہتر "ریکارڈ" ہے اور حفاظتی مصالحہ بھی دے لیا جائے تو لمپاتی زیادہ قابلِ اطمینان ہو سکتی ہے -

اوزاروں سے مناسبت:- اوزاروں کے لئے یہ خوب نرم لکڑی ہے اگرچہ صفائی اس پر مشکل سے آتی ہے - آسام میں چائے کے بکسوں کے لئے اس کی "پلائی ووڈ" بہت بنائی گئی ہے لیکن اس کی "پلائی ووڈ" کافی مضبوط نہیں ہوتی - دوسرے لمپاتی کی اتنی "سیلائی" بھی نہیں جو اس کام کیلئے کافی ہو سکے - بہرحال یہ ہلکے وزن کی خاصی عمدہ لکڑی ہے جس میں کوئی خاص عیب یا کوئی اعلیٰ وصف نہیں ہوتا -

استعمال:- تاحال یہ لکڑی زیادہ تر تختوں کے بطور اور پیکنگ بکسوں ہی میں استعمال ہوتی ہے - کبھی کبھی اس کی تلیاں اور کشتی کی لکڑیاں بھی بناتے ہیں - دیواروں کو تختوں سے ڈھانپنے کے لئے بھی یہ کارآمد ہے - ہلکے فرنیچر کے لئے بھی لمپاتی کافی عمدہ ہے - اس پر رنگ (پینٹ) خوب کھلتا ہے - اس لئے معمولی کام کی رنگ دار اشیاء کے لئے یہ بہت موزوں لکڑی ہے -

ملنے کی جگہ:- ہندوستان میں لمپاتی زیادہ تر آسام و بنگال سے دستیاب ہوتی ہے - آسام میں بنگال سے زیادہ پائی جاتی ہے معلومات کے لئے ان صوبوں کے "کنزرویٹر آف فاریسٹ" کو لکھئے -

قیمتیں:- اس کے ۳۰ فٹ لانبے ۴ فٹ تک گولائی کے لٹھے آسام سے للغہ فی ٹن اور بنگال سے سنتہ فی ٹن کے بحساب ملتے ہیں - چران کی لکڑی صہ رسے لعنہ فی ٹن - (سن ۱۹۳۷ء)

ڈائی ساکزیلم کی لکڑیاں

(۱) ڈائی ساکزیلم بائی نکٹیریفرم (وھائٹ سیڈار)
(۲) ڈائی ساکزیلم ہیملٹونائی (〃)
(۳) ڈائی ساکزیلم مالا بارکیم (〃)

تجارتی نام:- سفید سیڈار۔

دیسی نام:- بیلی دیو داری۔ آنگل (کورگ)۔ ویلاگی (مالابار)

وزن:- ۴۵ سے ۴۷ پونڈ فی مکعب فٹ۔ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:- اصلی سفید سیڈار (ڈائی ساکزیلم مالا بارکیم) ایک ہلکے بھورے رنگ کی لکڑی ہے جو کبھی کبھی کچھ زردی بھی لئے ہوتی ہے۔ ڈائی ساکزیلم بائی نکٹیریفرم کسی قدر سرخی مائل بادامی رنگ پر ہوتی ہے۔ ان دونوں میں "سیڈار" کی خوشبو ہوتی ہے اور یہ باریک ریشوں کی ہموار لکڑیاں ہیں۔ یہ ساگون کے برابر سخت ہوتی۔ وزن کے اعتبار سے یہ اوسط درجے کی بھاری لکڑیاں ہیں۔

سکھائی:- ڈائی ساکزیلم کی لکڑیاں سوکھنے میں کوئی دقت نہیں دیتیں۔ اگرچہ ان کی کچی لکڑی جلد بدرنگی اور دھبے لے آتی ہے۔ اس لئے ان کو گیلا ہی چرواکر فوراً لکڑی کو کھلے چھتوں میں لگا دینا چاہیئے۔ کبھی کبھی سوکھنے کی حالت میں ان لکڑیوں کے بڑے اور زیادہ چوڑے تختے درمیان سے باریک باریک پھٹ جاتے ہیں لیکن اس کے سوا اور کوئی خاص خرابی ان کے سوکھنے پر نہیں ہوتی۔

مضبوطی:- ڈائی ساکزیلم کی لکڑیاں خوب مضبوط ہوتی ہیں۔ یہ ساگون کے ہموزن اور طاقت وسختی میں بھی قریب قریب اُس کے برابر ہیں۔ بلکہ صدمہ اور چوٹ سہنے کی طاقت میں یہ ساگون سے کچھ بڑھی ہوئی ہیں جس کی تفصیلات کتاب کے

آخر میں نقشہ ضمیمہ میں درج ہیں -

پائداری :- ڈائی ساکزیلم کی اندرونی پکی لکڑی کافی پائدار ہوتی اور کیڑا، دیمک کا خوب مقابلہ کرتی ہے - دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں ڈائی ساکزیلم مالابارکیم اور ڈائی ساکزیلم بائی کٹیریفرم کے چھ چھ ٹکڑے ۵ برس بعد بھی دیمک والی زمین میں محفوظ پائے گئے - اِس کے علاوہ دیگر ذرائع سے بھی جو کچھ معلومات فراہم ہوئیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ ڈائی ساکزیلم کی لکڑیاں قدرتاً کافی دیرپا ہیں -

اوزاروں سے مناسبت :- اِن لکڑیوں کی چرائی کٹائی آسان اور اِن پر صفائی لانا سہل ہے - اِن پر "پلائی ووڈ" کے لئے ابھی تجربہ نہیں کیا گیا لیکن خیال ہوتا ہے کہ اِس کام کے لئے یہ کافی عمدہ ثابت ہوں گی - رگڑنے اور صفائی لانے کے بعد اِن لکڑیوں کی سطح سائٹن کی طرح صاف اور چکنی نکل آتی ہے -

اِستعمال :- ڈائی ساکزیلم اپنے پیداواری کے علاقوں میں کافی مشہور و ہر دلعزیز لکڑی ہے - یہ شراب اور شیرے کے پیپے بنانے میں بہت استعمال کی جاتی ہے اور اِس کام کے لئے عمدہ لکڑی ہے - اِس کے علاوہ عمارتی کاموں، فرنیچر اور ریل گاڑیوں کے لئے بھی یہ کافی کارآمد ہے - چونکہ بغیر حفاظتی مصالحے کے یہ ایک دیرپا لکڑی ہے اِس لئے بہت سی عمدہ لکڑیوں پر اِسے ترجیح دی جاتی ہے - الغرض یہ ہر ضرورت کے لئے خاصی عمدہ لکڑی سمجھی گئی ہے -

ملنے کی جگہ :- افسوس کہ ڈائی ساکزیلم کی لکڑیاں اپنی مانگ کے مقابلے میں بہت کم "سپلائی" رکھتی ہیں - ڈائی ساکزیلم مالابارکیم صرف مدراس - کُرگ -

اور میسور کے نواح میں ملتی ہے۔

ڈائی ساکزیلم بائی انکٹیریفرم اور ڈائی ساکزیلم ہیملٹو نائی بہت کمی کے ساتھ آسام کے صوبے سے ملتی ہیں۔ مزید معلومات کے لئے "فارسیٹ یوٹی لائیزیشن آفیسر" مدراس یا آسام کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:- ڈائی ساکزیلم کے لٹھے مدراس سے ۶۵/ سے ۸۰/ فی ٹن قیمت پر مل سکتے ہیں۔ آسام سے اس کے ۱۵ انچی چوکور لٹھے ۱۸ فٹ تک لانبے عہ فی مکعب فٹ کے بحساب ملتے ہیں۔ (۱۹۳۷ء)

اینڈو اسپرمم موسنسی

تجارتی نام :- بکوٹا -

دیسی نام :- بکوٹا -

وزن :- تقریباً ۸ سے ۱۰ پونڈ فی مکعب فٹ - (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت :- بکوٹا ہندوستان کی سب سے ہلکی اور ملائم سفید رنگ کی لکڑی ہے - کمروں کی دیواروں کو ڈھانپنے کے لئے اِس لکڑی کے تختے بہت عمدہ ہوتے ہیں - پانی میں ڈوبنے سے بچانے کے ہلکے آلات بھی اس کے عمدہ بنتے ہیں - یہ مضبوط لکڑی نہیں ہے لیکن اِس کو ولایتی لکڑی "بالسا" کے بجائے استعمال کرتے ہیں جو اِس قسم کے کاموں کی ایک اعلیٰ لکڑی ہے -

سُکھائی :- اگرچہ بکوٹا کے سوکھنے کی کیفیت ابھی تفصیلی طور پر نہیں معلوم کی جا سکی لیکن دوسری ہلکی لکڑیوں کی طرح یہ بھی پھپھوندی اور بدرنگی سے متاثر ہونے والی لکڑی ہے - اِس لئے اِس کو بھی جلدی سُکھانا چاہیئے نیز چٹے میں لگانے سے پہلے اِس کی لکڑیوں کو سورج کے مقابل ایک دوسرے کے سہارے ملا کر کھڑا کرنا اور زائد نمی کو دھوپ کی مدد سے خارج کرنا ایک مفید تدبیر ہوگی جیسا کہ دوسری نرم لکڑیوں کے حق میں بیان ہو چکا ہے -

مضبوطی :- بکوٹا مضبوط لکڑی نہیں اور نہ مضبوطی کے خیال سے اُسے استعمال کیا جا سکتا ہے -

پائداری :- یہ جلد خراب ہو جانے والی ناپائدار لکڑی ہے لیکن حفاظتی مصالحے کے ساتھ ضرور کسی قدر دیرپا ہو سکتی ہے لیکن نرم اور زیادہ مسامدار ہونے کی وجہ سے یہ بہت مصالحہ پی جائے گی -

اَوزاروں سے مناسبت:- ملائم لکڑی ہونے کی وجہ سے یہ اوزاروں کے لئے مکھن جیسی ہے۔ تیز دھار کے رندے سے اِس پر بعید صفائی آتی ہے۔

استعمال:- بکوٹا "ولایتی" "بالسا" یا کارک کی لکڑی کا بہترین ہندستانی بدل ہے۔ "وائرلیس" (لاسلکی) کے کمروں میں دیواروں کو منڈھنے کے لئے اولاً اِسی لکڑی کو پسند کیا گیا تھا لیکن بعد ازاں ایک کیمیاوی مصالحہ "ایزبسیٹوز" کو بہتر سمجھا۔ پانی میں ڈوبنے سے محافظت کی چیزیں بکوٹا کی بہت عمدہ بنتی ہیں چونکہ یہ ایک ہلکی لکڑی ہے۔

ملنے کی جگہ:- بکوٹا صرف جزائر انڈمان سے ملتی ہے۔ جہاں یہ کافی پیدا ہوتی ہے۔ معلومات کے لئے "چیف فارسٹ آفسر" پورٹ بلیئر۔ انڈمان کو لکھئے۔

قیمتیں:- انڈمان میں اِس کے لٹھوں کی قیمت ۲۶عـــہ ۸ ؍ فی ٹن اور چران کی لکڑی کا نرخ ۱۴للعـہ فی ٹن ہے۔

یوجینیا کی لکڑیاں

(۱) یوجینیا گارڈنیری (جامن)۔ (۱) یوجینیا جمبولانا (جامن)
(۳) یوجینیا پیروکوکس (جامن)۔

تجارتی نام:۔ جامن ۔

دیسی نام:۔ جامن ۔ نرناول ۔ نزالو (کرگ)

وزن:۔ "یوجینیا جمبولانا" ۴۲ پونڈ ۔ "یوجینیا گارڈنیری" ۶۲ پونڈ۔ فی مکعب فٹ ۔ "یوجینیا پیروکوکس" نامعلوم ۔

لکڑی کی کیفیت:۔ یوجینیا جمبولانا یعنی اصلی جامن سرخی مائل "براؤن" رنگ کی لکڑی ہے جو کہیں کہیں زیادہ گہرا بھی ہوتا ہے ۔ یہ اوسط درجے کے گھنے ریشوں کی لکڑی ہے اور وزن میں بھی درمیانی درجے کی ہے لیکن یوجینیا گارڈنیری جو جنوب مغربی ہندوستان کی لکڑی ہے بہت زیادہ بھاری اور سخت ہوتی ہے۔ یوجینیا پیروکوکس ایک غیر معروف لکڑی ہے جو صرف بنگال کے چٹاگانگ کے حصے میں پیدا ہوتی ہے ۔

یہ اچھی لکڑیاں ہیں اور اصلی جامن (یوجینیا جمبولانا) خاص طور پر بہتر ہے ۔ بہت پائیدار ہے ۔ اور اچھی چھانٹی ہوئی لکڑی ہر طرح عمدہ فرنیچر کے لائق ہو سکتی ہے ۔

سکھائی:۔ جامن کی لکڑیاں سوکھنے کے معاملے میں درمیانی درجے کی سخت لکڑیوں میں آتی ہیں ۔ اگر گرم و خشک موسم میں ان کو جلد سکھانے کی کوشش کی جائے تو یہ سروں پر سے پھٹ سکتی ہیں اور بیرونی سطحوں پر سے بھی باریک باریک ترخ جاتی ہیں ۔ لہذا ان کو آہستہ سکھانا چاہیئے مناسب ہے کہ

جامن کی چرائی سرد و مرطوب موسم میں کی جائے جس کے بعد لکڑیوں کو آہستہ سُکھانے کے لئے چٹے کو ڈھک دینا چاہیئے جیسا کہ سخت لکڑیوں کے لئے بیان ہو چکا ہے۔ "یوجینیا گارڈنیری" زیادہ سخت لکڑی ہے اور اس سے بھی زیادہ احتیاط چاہتی ہے۔ کلن میں بھی اِن لکڑیوں کو آہستہ آہستہ سُکھانا چاہیئے۔

مضبوطی:۔ جامن مضبوط لکڑی ہے۔ "یوجینیا گارڈنیری" ساگون سے ۴۰ فی صدی زیادہ وزنی اور ۵۰ فیصدی زیادہ سخت ہے۔ اور بھی کئی طاقتوں میں یہ ساگون سے بڑھی ہوئی ہے۔ "یوجینیا جمبولانا" ساگون کے قریب قریب وزنی ہے لیکن سختی میں ۲۰ فیصدی زیادہ ہے۔ دیگر طاقتوں میں یہ ساگون کے برابر ہے۔ پوری تفصیلات کے لئے نقشہ ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

پائداری:۔ ڈیہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں یوجینیا جمبولانا کے ٹکڑے ۷ سال تک صحیح وسالم پائے گئے۔ یوجینیا گارڈنیری اگرچہ اس سے زیادہ بھاری اور سخت ہے لیکن اُس کے ٹکڑے اِس مشاہدے میں صرف ۴ ہی سال چلے۔ تاہم دیمک کسی کو نہیں لگنے پائی جس سے پتہ چلتا ہے کہ جامن کی لکڑیاں دیمک کا اثر نہیں لیتیں۔ یہ چیز آسام میں جامن کے ریلوے سلیپروں کے "ٹیسٹ" سے بھی تصدیق کو پہنچتی ہے کہ وہ ۷ سال بعد گلنے تو ضرور لگے تھے مگر دیمک اُن کو بالکل نہیں لگی تھی۔ نیز جن سلیپروں کو حفاظتی مصالحہ لگا لیا گیا تھا وہ گلنے سے بھی محفوظ رہے۔ جامن کی یہ دونوں عمدہ لکڑیاں حفاظتی مصالحے کو بھی اچھی طرح جذب کر لیتی ہیں اگرچہ "یوجینیا گارڈنیری" نسبتاً کم۔ اِس کے گیلے لٹھوں کو گھن اور ُکھرمتہ بھی لگ جاتا ہے اِس لئے گیلی حالت میں اُن کی نگہداشت کی ضرورت ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ جامن کی لکڑیاں چرائی، کٹائی یا کام

کرنے میں چنداں زیادہ محنت تو نہیں لیتیں۔ تاہم "یوجینیا گارڈنیری" سوکھنے پر چرائی کے لئے ضرور سخت ہو جاتی ہے۔ اس کے ریشے بھی گھومے ہوئے ہوتے ہیں جو صفائی کے بعد لکڑی کو بہت خوبصورت ظاہر کرتے ہیں۔ یہ چیز "پلائی ووڈ" کے لئے بہت اچھی ہوتی مگر اس کام کے لئے یہ لکڑی زیادہ سخت ہونے کی وجہ سے مناسب نہیں۔

استعمال:۔ جامن کی لکڑیاں عمارتی کاموں اور خانگی ضرورت کی چیزوں میں بہت مستعمل ہیں۔ "یوجینیا جمبولانا" بی، این، ڈبلو، آر میں حفاظتی مصالحہ کے ساتھ ریلوے سلیپروں میں استعمال کی جا چکی ہے۔ "یوجینیا گارڈنیری" بھی مدراس ریلوے میں سلیپروں کے کام میں لائی جا چکی ہے۔ "یوجینیا جمبولانا" فرنیچر وغیرہ کے لئے کافی عمدہ لکڑی ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ "یوجینیا جمبولانا" قریب قریب ہر صوبے میں پیدا ہوتی ہے۔ اسے دیہات و باغات میں پھل کے لئے لگاتے ہیں اور بکثرت ہوتی ہے "یوجینیا گارڈنیری" زیادہ تر مدراس اور جنوبی ہند کی لکڑی ہے معلومات کیلئے کسی متعلقہ "کنزرویٹر آف فارسیٹ" کو لکھیئے۔

قیمتیں:۔ بمبئی اور سی، پی سے لٹھوں کی قیمت ۳۰ روپے سے ۵۰ فی ٹن۔ دیگر صوبوں سے ۲۰ روپے سے ۴۵ فی ٹن۔ آسام سے چری ہوئی لکڑی ۱۲ انچ چوکور۔ ۱۵ فٹ لمبائی میں ۱ فی مکعب فٹ (سنہ ۱۹۳۰ء)

جامن کے لٹھے کافی موٹے ہوتے ہیں اور ۸ فٹ گولائی تک مل جاتے ہیں۔

گارڈینیا کی لکڑیاں

(۱) گارڈینیا لیٹی فولیا۔ (۲) گارڈینیا ٹرجڈا۔

تجارتی نام:۔ گارڈینیا۔ اس کو بعض اوقات غلطی سے "انڈین بکس ووڈ" بھی کہتے ہیں۔ اگرچہ اصلی "بکس ووڈ" (بکسس سمپروریرنس) ہندوستان میں پیدا ہوتی اور دوسری چیز ہے۔

دیسی نام: پپرا۔ ڈڈری۔ پینڈرا۔ کوٹے نوری (بنگال) وغیرہ

وزن:۔ ۴۸ سے ۵۷ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:۔ یہ ہلکے زرد و بادامی رنگ کی لکڑی ہے اور بہت کچھ "بکس ووڈ" کی طرح ہوتی ہے لیکن ریشے اس سے موٹے ہوتے ہیں۔ یہ "بکس ووڈ" کی قسم کی ایک عمدہ لکڑی ہے۔ درمیانی درجے کی وزنی اور سخت۔

سکھائی:۔ "گارڈینیا" سکھائی کے لحاظ سے اوسط درجے کی سخت لکڑیوں میں شمار ہوتی ہے۔ جلد سکھانے میں یہ سروں پر سے پھٹتی اور درمیان سے بھی باریک باریک تڑخنے لگتی ہے۔ لہذا "گارڈینیا" کی لکڑیوں کو آہستہ سکھانا چاہیئے۔ نیز چٹے کو ڈھک کر گرم و خشک ہواؤں سے بچائے رکھنے کی ضرورت ہے۔

"بکس ووڈ" کی طرح اس کے لٹھوں کو بھی اگر بیچ سے آدھا آدھا چروا کر رکھا جائے تو اس سے بعد کی سکھائی میں لکڑیوں کے سروں پر سے پھٹنے کا اندیشہ بہت کم ہو جاتا ہے۔

مضبوطی:۔ "گارڈینیا" بہت سخت لکڑیوں میں سے ہے۔ دہرہ دون میں ابھی اس پر "طاقتی تجربے" تفصیلی طور پر نہیں کئے جا سکے چونکہ یہ کافی بڑے "سائز" میں دستیاب ہونے والی لکڑی نہیں ہے اور زیادہ تر ایسی ہی مختصر چیزوں میں

کام آتی ہے جہاں "بکس ووڈ" کی طرح گھنے ریشوں کی لکڑی کی ضرورت ہو۔

پائداری :- "گارڈینیا" جن کاموں کی لکڑی ہے اُن کے لئے کافی پائدار اور بہت عمر پانے والی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت :- "گارڈینیا" سخت ضرور ہوتی ہے لیکن ایسی نہیں جس سے اس کی چرائی کٹائی دشوار ہو جائے۔ ریشے گھنے ہونے کی وجہ سے یہ خراد کے کام کی اچھی لکڑی ہے جو باریکی اور صفائی کے لحاظ سے بہت کچھ "بکس ووڈ" کی طرح ہوتی اور بہت قدر وقیمت رکھتی ہے۔ "گارڈینیا" بیل بوٹے کاٹنے اور جالی وغیرہ بنانے کی ایک عمدہ لکڑی ہے۔

استعمال :- اصلی "بکس ووڈ" ہندوستان میں بہت کم پیدا ہوتی ہے۔ اس وجہ سے گارڈینیا جو بہت کچھ "بکس ووڈ" کی طرح ہوتی ہے اِس کمی کو بہت حد تک پورا کرتی ہے۔ اِس کی کنگھیاں، پیمانے، کھلونے اور بہت سی چھوٹی چھوٹی چیزیں کافی بنتی ہیں۔

ملنے کی جگہ :- "گارڈینیا" تھوڑی تھوڑی بہار۔ یو، پی۔ سی، پی اور بمبئی کے صوبوں سے ملتی ہے لیکن یہ بڑے "سائز" میں نہیں ملتی۔ صرف آٹھ دس فٹ لمبائی کے لٹھے۔ دو فٹ تک گول مل سکتے ہیں۔

معلومات کے لئے قریبی "کنزرویٹر آف فارسیٹ" کو لکھئے۔

قیمتیں :- سی، پی سے اِس کے لٹھے ۵۰ سے ۶۵ فی ٹن ملتے ہیں۔ بمبئی سے ۱۱۰ ٹن اور بہار سے ۲۵ فی ٹن۔ (۱۹۳۶ء) یو، پی میں "گارڈینیا" مثل جلانے کی لکڑیوں کے ہے چونکہ اور کسی کام میں اِس کا استعمال نہیں کیا گیا۔

ملائینا آربوریا

تجارتی نام :۔ گماری ۔

دیسی نام :۔ گماری ۔ گمہر ۔ گمبیر ۔ گلی (کرگ) وغیرہ ۔

وزن :۔ تقریباً ۳۰ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت :۔ یہ ایک اعلیٰ درجے کی ہلکی اور مضبوط لکڑی ہے ۔ رنگ ہلکا زرد یا بادامی جس میں اکثر گہرے رنگ کے نشان ہوتے ہیں ۔ ریشے کافی گھنے اور چکنے ۔ یہ بغیر بُو کی ایک عمدہ پائدار لکڑی ہے ۔

سُکھائی :۔ گماری ہوا میں یا کلن میں ہر دو صورت بآسانی سوکھنے والی لکڑی ہے اور چٹہ درست لگایا جائے تو بغیر کسی خرابی و نقص کے سوکھتی ہے ۔ اس کو گیلا چروا کر کھلے چٹے کی صورت میں بہت سہولت سے سُکھایا جا سکتا ہے ۔

مضبوطی :۔ گماری ساگون سے دس بارہ پونڈ فی مکعب فٹ کے قریب ہلکی ہے اور اُس کے برابر مضبوط نہیں لیکن اپنے وزن کی مناسبت سے یہ کافی مضبوط و پائدار ہے ۔ تفصیلات کے لئے نقشہ ضمیمہ دیکھئے ۔

پائداری :۔ گماری بغیر کسی حفاظتی تدبیر کے کافی عمر پانے والی لکڑی ہے ۔ تاہم باہر استعمال کئے جانے میں وہ زیادہ عرصے تک دیمک کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں اس کے چھ ٹکڑے تین سال بعد کچھ دیمک زدہ پائے گئے لیکن دیمک کے علاوہ یہ ہر طرح کافی دیرپا لکڑی ہے ۔

اوزاروں سے مناسبت :۔ اوزاروں کے نقطۂ نظر سے یہ لکڑی بہت آرام دہ اور بغیر کسی دقت و محنت کے چرائی ، کٹائی اور صفائی کو پہنچتی ہے ۔ اس پر رنگ و روغن بھی خوب کھلتا ہے ۔ اچھی طرح سُکھا لینے کے بعد گماری بہت تیزی ہوئی تک

بہت کم اثر لیتی ہے جس سے لکڑی کا کام کرنے والے اِس کو خوب پسند کرتے ہیں۔

استعمال :- پیرسن، گماری کو ہندوستان کی بہترین لکڑیوں میں بیان کرتا ہے - اپنی پیداوار کے علاقوں میں گماری بہت ہر دلعزیز لکڑی ہے - یہ دیواروں کی پوشش کی لکڑیوں، بکسوں، کشتیوں، غلہ ناپنے کے پیمانوں اور فرنیچر کی چیزوں میں کافی استعمال ہوتی ہے - ہلکی ہونے کی وجہ سے اِسے "کیمپ فرنیچر" کے لئے بالخصوص پسند کیا جاتا ہے - گماری اگر کافی دستیاب ہونے والی لکڑی ہوتی تو اس میں شبہ نہیں کہ فرنیچر اور دیگر ضروریات میں وہ بکثرت استعمال کی جاتی -

ملنے کی جگہ :- اگرچہ گماری ہندوستان کے بہت سے صوبوں میں پیدا ہوتی ہے لیکن پھر بھی یہ کافی دستیاب نہیں ہوتی - بنگال و آسام میں یہ نسبتاً اور صوبوں سے زیادہ ہوتی ہے - یو، پی - سی، پی - اڑیسہ اور بمبئی کے جنگلات میں یہ کم ہوتی ہے - معلومات کے لئے مندرجہ بالا صوبوں میں سے کسی کے "کنزرویٹر آف فارسیٹ" کو لکھئے -

قیمتیں :- بنگال میں بکسا - کرسیونگ اور چٹاگانگ کے ڈویژنوں سے اِس کے لٹھے ۳۰ر سے ۶۰ر فی ٹن تک ملتے ہیں - آسام سے لٹھے تقریباً ۲۵ر فی ٹن اور چران کی ۱۵ انچی چوکور لکڑی ۱۵ فٹ لمبائی کی ۱ر۲ فی مکعب فٹ - اُڑیسہ سے گماری کے لٹھے ۳۰ر سے ۵۰ر فی ٹن - سی، پی سے ۶۰ر سے ۹۰ر اور بمبئی سے ۲۰ر سے ۶۰ر فی ٹن لکڑی کی حالت کے موافق - (۱۹۳۶ء)

ہارڈوِکیا بنیٹا

تجارتی نام :۔ انجن ۔

دیسی نام :۔ انجن ۔ کمرا ۔ پے پی ۔ آچا وغیرہ

وزن :۔ بہت مختلف ۔ ۶۹ پونڈ فی مکعب فٹ تک (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت :۔ یہ بہت زیادہ وزنی، سخت اور پائدار لکڑی ہے۔ پکی لکڑی گہرے سُرخ "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے جس میں اکثر سیاہ دھاریاں بھی ہوتی ہیں۔ کوئی خاص بُو یا ذائقہ اِس لکڑی میں نہیں ہوتا۔ ریشے موٹے اور کہیں کہیں گھومے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ لکڑی ساگون سے دوگنی سخت اور دشواری سے سوکھنے والی ہے۔ اِن دِقتوں کی وجہ سے انجن چنداں کارآمد لکڑی نہیں۔ سوا مقامی اور وقتی ضرورتوں کے جب بہتر لکڑی نہ مل سکے۔

سُکھائی :۔ یہ بہت دِقت سے سوکھنے والی لکڑی ہے اور سوکھنے میں اینٹھتی اور پھٹتی ہے۔ انجن کو بالکل تازہ اور بہت گیلی حالت میں چِروانا چاہیئے جس کے بعد فوراً لکڑی کو باقاعدہ چٹے میں لگا کر ڈھک دیا جائے اور بہت آہستہ سُکھانے کی کوشش کی جائے۔ اِس احتیاط کے ساتھ انجن سُکھائی جاسکتی ہے لیکن اکثر سوکھتے سوکھتے اِس کو گھُن لگ جاتا ہے۔

مضبوطی :۔ انجن بہت مضبوط و پائدار لکڑی ہے۔ یہ ساگون سے دوگنی بھاری پھر بھی شہتیری طاقت میں اُس سے کم ہے۔

پائداری :۔ انجن بہت حد تک گلنے، سڑنے اور دیمک وغیرہ کا مقابلہ کرسکتی ہے اگرچہ سوکھنے میں اس کو گھُن لگ جاتا ہے۔ بہر حال یہ عام لکڑیوں سے زیادہ دیرپا ہے۔ حفاظتی مصالحہ دینے کے لئے انجن کو دباؤ کے طریقے کی

ضرورت ہے چونکہ یہ ایک بہت وزنی اور سخت لکڑی ہے۔ اِس کی کچی لکڑی البتہ آسانی سے مصالحہ جذب کر لیتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ سخت ہونے کی وجہ سے رندا کرنے کے بعد، انجن چرائی، کٹائی اور کام کرنے میں یقیناً بہت محنت لیتی ہے۔ اِس کا چران گیلی حالت ہی میں کرانا چاہیئے۔ اِس پر صفائی بھی بہت دقّت سے آتی ہے۔ انجن کو "پلائی ووڈ" کے لئے تجربہ میں نہیں لایا گیا لیکن ظاہر ہے کہ سخت ہونے کی وجہ سے یہ اِس کام کے لئے ناموزوں لکڑی ہوگی۔

استعمال:۔ جہاں لکڑی کی سختی درکار ہو وہاں انجن کثرت استعمال ہوتی ہے۔ بیل گاڑی کے پہیے۔ پُل۔ کینیکڑ اور روڑی کو کوٹنے کے دُرمٹ۔ اور ایسی ہی سخت چیزوں کے لئے انجن اپنی پیداوار ہی کے علاقوں میں بہت زیادہ خرچ ہو جاتی ہے۔ اِس کے کھمبے، شہتیریاں۔ اور کانوں کے اندر کی ٹیکنیں وغیرہ بھی عمدہ بنتی ہیں۔ یہ کمروں کے فرش، خیموں و ڈیروں کی کھونٹیوں اور ریل کے "بریکیں" وغیرہ کے لئے بھی ایک عمدہ لکڑی ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ انجن۔ مدراس۔ بمبئی۔ میسور اور سی۔پی کے جنگلات سے دستیاب ہوتی ہے۔ عموماً اِس کے درخت متفرق طور پر پائے جاتے ہیں لیکن کچھ "فارسیٹ ڈویژن" ایسے بھی ہیں جہاں اِس کے مسلسل جنگل موجود ہیں۔ معلومات کے لئے صوبہ ہائے متعلقہ میں سے کسی کے "کنزرویٹر آف فارسیٹ" کو لکھیئے۔ اِس کے لٹھے زیادہ تر تین فٹ گولائی کے ہوتے ہیں اکثر چار فٹ تک گولائی کے بھی مل جاتے ہیں۔

قیمتیں:۔ سی۔پی میں ۳ فٹ تک گولائی کے لٹھے ۸/۵ روپے سے ۱۴/۸ روپے فی ٹن۔ مدراس میں ۲۵/۳۵ روپے سے ۹/۸۰ روپے فی ٹن اور بمبئی سے ۲/۸۰ روپے سے ۴۵/۱۱۰ روپے فی ٹن۔ لکڑی کی حالت کے موافق مل جاتے ہیں۔

ہارڈوکیا پینیٹا

تجارتی نام :- پینے -

دیسی نام :- شرالی (مالابار) کمینی (کرگ) کوالاورم -

نوٹ :- بعض اوقات اس لکڑی کو "ساٹینی" اور "مالابار مہاگنی" بھی کہتے ہیں جو غلط ہے -

وزن :- ۴۳ سے ۴۵ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- اس کی کچی لکڑی کافی چوڑی اور سفید بھورے رنگ کی ہوتی ہے - پکی گہرے "براؤن" اور سرخی مائل رنگ کی جس میں سے اکثر جگہ چپکدار گوند نکلتا ہے - اس کے ریشے گھومے ہوئے اور خمدار ہوتے ہیں جس سے لکڑی صفائی اور پالش کے بعد کافی خوبصورت معلوم ہوتی ہے - براؤن اس کو اعلیٰ درجے کی ہندوستانی لکڑیوں میں بیان کرتا ہے -

سکھائی :- اس کی کچی لکڑی جلد بدرنگی سے آتی اور اسے کیڑا بھی لگ جاتا ہے پس یا تو اُسے حفاظتی مسالحہ لگایا جائے ورنہ بہتر ہے کہ اسے نکلوا ہی دیا جائے تاکہ اس کی وجہ سے پکی لکڑی خراب نہ ہو - اس کی پکی لکڑی خوب سوکھتی ہے سوا اس کے کہ بیچ کے تختوں میں جہاں پہلے ہی لکڑی کچھ تڑخی ہوئی ہو تو سوکھنے میں اور کھپٹ جاتی ہے ورنہ صاف تختے ٹھیک سوکھتے ہیں - دہرہ دون میں اس کے ڈھائی انچی موٹے تختوں کو ہوا میں ۸ فیصدی درجۂ نمی تک سکھانے میں صرف ایک سال لگا - اگرچہ کو باقاعدہ لگا کر ڈھک کر سکھائیں تو یہ لکڑی بہت اچھی نکلتی ہے -

کلن میں اس کو سکھائے جانے پر ہنوز تجربے نہیں ہوئے لیکن خیال ہے

کہ واجبی احتیاط کے ساتھ یہ لکڑی کلن میں بھی بخوبی سکھائی جاسکتی ہے -

مضبوطی :- پنے کافی مضبوط اور درمیانی درجے کی سخت لکڑی ہے - یہ طاقت میں ساگون سے ۸۰ سے ۹۰ فیصدی ہے - تفصیلات کے لئے کتاب کے آخر میں نقشہ ضمیمہ دیکھئے -

پائداری :- اس کی کچی لکڑی جلد تباہ ہونے والی ہے لیکن پکی، دیرپا اور مضبوط ہوتی ہے - ڈہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں پاپنے کے ٹکڑے چھ سال سے زیادہ عرصہ قائم رہے - اس لکڑی کا گوند غالباً اس کی بہت مدد اور حفاظت کرتا ہے - ہنوز اس کو حفاظتی مصالحہ لگانے پر بھی تجربے نہیں کئے جاسکے -

اوزاروں سے مناسبت :- پنے چرائی، کٹائی اور کام کرنے میں زیادہ محنت نہیں لیتی - اس پر صفائی، خوبصورتی اور بھڑک بھی کافی آتی ہے - "پالش" اچھا ہوتا ہے لیکن گوند کی موجودگی کے باعث جلد "پالش" کی چمک دمک مدھم ہوجاتی ہے - یہ خرادی اشیا کی بھی اچھی لکڑی ہے اور "پلائی ووڈ" کے لئے اگرچہ اس کو آزمایا نہیں گیا لیکن قیاس ہے کہ اس کام کے لئے بھی یہ نامناسب نہ ہوگی -

استعمال :- استعمال کے لحاظ سے یہ لکڑی جنوبی ہندوستان میں خوب مشہور ہے - یہ یورپ کو بھی بھیجی گئی ہے مگر زیادہ نہیں - مغربی گھاٹ کے علاقے میں عمارتی ضروریات کے لئے یہ بکثرت استعمال ہوتی ہے - شہتیر، برگے، پٹیاں، چھت کے تختے اور فرش وغیرہ اکثر اسی لکڑی کے ہوتے ہیں - گھومے ہوئے ریشوں کی عمدہ چھانٹی ہوئی لکڑی فرنیچر میں بھی بہت خوبصورت اور زیبائشی رہتی ہے - خوبصورتی کے خیال سے اس کی باریک چیری ہوئی تختیاں اور "پلائی ووڈ" بھی عمدہ ہوں گے -

ملنے کی جگہ :- پنے جنوب مغربی ہندوستان کی لکڑی ہے - کرگ، بڑاونکور،

اور مدراس کے مغربی جنگلوں میں بھی یہ کثرت سے ہوتی ہے - اِس کے ۶ فٹ تک گولائی کے لٹھے ملتے ہیں - "سپلائی" کے لئے "فارسیٹ یوٹی لائیزیشن آفسر" چیپاک - مدراس یا "چیف فارسیٹ آفسر" کُرگ کو لکھنا چاہیئے -

قیمتیں:- مدراس سے پٹنے کے لٹھے اوسطاً ۳۰ روپیہ فی ٹن ملتے ہیں - کُرگ کے جنگلات سے یہ لکڑی ۱،۹۰۰۰ مکعب فٹ کے قریب سالانہ نکلتی ہے اور بلیا پٹم میں اس کے ½ ۱۱ مکعب فٹ پیمائش کے لٹھے ۹ روپیہ فی عدد بکتے ہیں - (سنہ ۱۹۲۷ء)

ہیری ٹیریا فومز
یا
ہیری ٹیریا مائینر

تجارتی نام:- سندری -

دیسی نام:- سندری -

وزن:- ۰ د ۶۵ پونڈ فی مکعب فٹ - (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:- کچی لکڑی سُرخی مائل یا دامی رنگ کی ہوتی ہے- پکی گہرے "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے- کوئی خاص بو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا- یہ ایک بہت وزنی، سخت اور کسی قدر گھومے ہوئے یا ایک ریشے کی لکڑی ہوتی ہے- سندری کو سدہ مضبوط لکڑیوں میں شمار کیا جاتا ہے- اِس کے سوکھے درخت سے حاصل شدہ لکڑی ہرے درختوں کی لکڑی سے بہتر نکلتی ہے- سُندری کی قسم کی ایک اور لکڑی (ہیروٹیرا فومز ہیریا) جزائر انڈمان اور ساحلِ ہند پر پائی جاتی ہے- اس کے لٹھے سندری سے زیادہ لمبائی میں ملتے ہیں اور حفاظتی مصالحوں کو بخوبی لیتے ہیں- اس لحاظ سے یہ لکڑی لانبی بلیوں کے بطور خوب استعمال کی جاسکتی ہے- لیکن ابھی یہ معلوم نہیں کہ "ہیروٹیرا فومز ہیریا" بلیوں کے سائز میں آسانی سے سکھائی بھی جاسکتی ہے یا نہیں چونکہ یہ لکڑی سروں پر سے پھٹ جانے والی ہے-

سُکھائی:- سُندری سوکھنے میں کوئی خاص دِقت نہیں پیدا کرتی لیکن بیرونی سطح سے باریک باریک چھٹتی ضرور ہے- اور سوکھتی بھی بہت آہستہ ہے- گویا سکھائی کے معاملے میں سُندری بہت کچھ سال کی طرح ہے - دہرہ دون میں اس کی لکڑی کلن میں اگرچہ ٹھیک سوکھ گئی لیکن یہ ثابت ہوا کہ اِس کو کم گرمی پر

* (ہیروٹیرا فومز ہیریا)

آہستہ آہستہ سکھانا چاہیئے ۔ اِس کی چرائی گیلی حالت میں کرنی بہتر ہے اور چٹے کو ڈھک کر احتیاط سے سکھانے کی ضرورت ہے ۔

مضبوطی :۔ سُندری بہت سخت و مضبوط لکڑی ہے ۔ یہ ساگون سے تقریباً دوگنی سخت اور مضبوطی میں ۱۰ سے ۲۰ فیصدی بڑھی ہوئی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ساگون سے ۵۰ فیصدی زیادہ وزنی بھی ہے ۔ بہرحال جن کاموں میں سختی، مضبوطی اور لچک درکار ہو تو سُندری ایک عمدہ لکڑی ہے ۔

پائداری :۔ یہ بہت دیرپا، کافی عمر پانے والی لکڑی ہے ۔ پیرسن بیان کرتے ہیں کہ سُندری کی کشتیاں ساٹھ ساٹھ سال سے زیادہ چلیں اور اس کے کھمبے مرطوب آب و ہوا کی جگہوں میں بھی اٹھارہ سال تک قائم رہے ۔ دہرہ دون میں سخت "قبرستانی مشاہدے" میں بھی سُندری پانچ برس چلی ۔ اِس کی کچی لکڑی حفاظتی مصالحوں کو بخوبی جذب کرتی ہے مگر پکی بغیر دباؤ کی مشینوں کے اچھی طرح مصالحہ نہیں لیتی ۔

اوزاروں سے مناسبت :۔ ہندوستانی سُندری سخت ضرور ہے مگر چرائی کٹائی اور کام کرنے میں بہت محنت نہیں لیتی ۔ کلکتہ میں دریا کے راستے دیہاتی علاقوں میں جانے والی کشتیاں زیادہ تر سُندری ہی کی ہوتی ہیں جو اس لکڑی کے بآسانی اِس کام میں لائے جا سکنے کا ثبوت ہے جبکہ برما کی سُندری سوکھنے کے بعد اِس قدر سخت ہو جاتی ہے کہ اُسے کام میں لانا دشوار ہو جاتا ہے ۔ "پلائی ووڈ" کیلئے سُندری پر کوئی تجربہ نہیں کیا گیا ۔ گمان غالب ہے کہ اِس کام میں یہ زیادہ بھاری اور سخت ہونے کی وجہ سے نامناسب ہوگی لیکن خراد کے کاموں میں سُندری ٹھیک رہتی ہے اور صفائی و "پالش" بخوبی عمدہ لاتی ہے ۔

استعمال :۔ سُندری، کلکتہ میں کافی مشہور لکڑی ہے چونکہ سُندربن سے

یہ کلکتہ کے اطراف میں بکثرت لائی جاتی ہے جہاں اسے ایندھن کے بطور بھی بہت استعمال کرتے ہیں لیکن کشتیاں بنانے میں بھی بہت کام آتی ہے کشتی سازی اور بیل گاڑیوں کی لکڑیوں میں سندری صدیوں سے استعمال ہو رہی ہے - نیز عمارتی کاموں میں بھی کافی مقبول ہے -

سندری کو اوزاروں کے دستوں اور پتلی چھڑوں وغیرہ کے لئے بھی کافی پسند کیا جاتا ہے - یہ پھاوڑوں اور بڑے دستوں کے لئے عمدہ لکڑی ہے مگر ہتوڑوں اور دیگر چھوٹے اوزاروں کے لئے اس کے دستے بھاری ہوجاتے ہیں - بہرحال - ریلوے کارخانوں میں سندری اوزاروں کے دستوں میں کافی مستعمل ہے لیکن اس کے لئے اچھی سکھائی کی ضرورت ہے ورنہ اوزاروں میں لگنے کے بعد دستے سوکھنے سے بار بار پھٹ کر کھردرے ہوجاتے اور پکڑنے کے لئے چکنے نہیں رہ سکتے ہیں - سندری خیموں کی کھونٹیوں، لکڑی کی گراریوں، گاڑی کے پہیوں، کانوں کے اندر کھمبوں اور ایسے ہی سخت کاموں کی ایک عمدہ لکڑی ہے -

ملنے کی جگہ :- سندری کے ملنے کی خاص جگہ بنگال کا سندربن ہے - جہاں سے کشتیوں اور ریل کے ذریعہ باہر لائی جاتی ہے - کلکتہ میں لکڑی کے سوداگر اس کو کافی رکھتے ہیں مگر اس کے بڑے لٹھے نہیں ہوتے - سندری چھوٹے "سائز" ہی میں ملتی ہے -

قیمتیں :- بنگال میں ۲۵ء۰ روپے سے ۳۰ء۰ روپے فی ٹن - (۱۹۳۷ء)

ہولوپٹیلیا اِنٹیگری فولیا

تجارتی نام:- کانجو۔ اِس کو "ایلم" بھی کہتے ہیں۔ جو غلط ہے۔

دیسی نام:- پپری۔ کانجو۔ چلبل (بہار)

وزن:- ۳۹ سے ۴۱ پونڈ فی مکعب فٹ۔ (ہَوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:- یہ ایک خالص بادامی رنگ کی لکڑی ہے جو چرائی کے بعد ہَوا لگنے پر کچھ گہرا ہو جاتا ہے اور کہیں کہیں گل سڑنے کے اثر سے بھورا دکھائی دیتا ہے۔ اِس کے ریشے کسی قدر گھومے ہوئے لیکن یکساں اور اچھے گھنے ہوتے ہیں۔ تازہ کٹی ہوئی لکڑی میں ایک مخصوص بُو ہوتی ہے جو سوکھنے پر جاتی رہتی ہے۔ کانجو ایک درمیانی درجے کی وزنی، اچھی لکڑی ہے اگرچہ زیادہ مضبوط نہیں۔ اِس کی قدرتی ساخت کچھ سیمل اور ہلدو کے درمیان کی سمجھنا چاہیئے۔ چونکہ سیمل کے ریشے اِسکے مقابلے میں بہت موٹے اور ہلدو کے بہت باریک ہوتے ہیں۔

سُکھائی:- کانجو کی کچّی لکڑی جلد گل سڑنے اور بدرنگی کو قبول کر لیتی ہے اور اِس کو کیڑا لگنے کا خطرہ رہتا ہے۔ تاہم باقاعدہ چٹہ لگانے اور ضروری احتیاط کرنے سے اِس کو ہَوا میں بھی بغیر خرابی کے سُکھایا جا سکتا ہے ورنہ بے پروائی کرنے سے یہ اینٹھتی اور پھٹتی بھی ہے۔ دہرہ دون میں کانجو کے ایک انچی موٹے تختے بغیر کسی خرابی کے ۵ فیصدی درجۂ نمی تک صرف ایک مہینے میں ہَوا میں سُکھائے گئے۔ اِس لکڑی کو چِران کے بعد جلدی سُکھانا چاہیئے تاکہ بدرنگی اور کیڑا وغیرہ سے حفاظت رہے۔

کِلن میں کانجو بہت عمدگی سے سوکھتی ہے یہاں تک کہ اِس کا اصلی رنگ و چمک بدستور قائم رہتا ہے۔

مضبوطی :- "کانجو" چنداں مضبوط لکڑی نہیں - نہ اِس مطلب کے لئے استعمال کی جاتی ہے - سختی اور لچک کی قوتوں میں یہ ساگون کے ۶۵ فیصدی ہے لیکن صدمہ اور چوٹ سہنے کی طاقت میں اُس کے برابر ہے جبکہ وزن میں یہ ساگون سے ۸۵ فیصدی ہی ہے اور اِس خیال سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ کانجو اپنے وزن کی مناسبت سے کافی مضبوط لکڑی ہے -

پائداری :- کانجو کافی پائدار نہیں خاصکر جب کسی قدر گیلی حالت میں استعمال کی جائے تو جلد تباہ ہو جاتی ہے - تاہم اچھی طرح سُکھا لینے کے بعد کانجو اندرونی استعمال اور صاف سُتھرے کاموں میں کافی عرصہ قائم رہ سکتی ہے - یہ حفاظتی مصالحہ بھی جذب کرتی ہے لیکن جب باہر استعمال کرنا ہو تو دباؤ کے طریقے سے مصالحہ دینا چاہیئے -

اوزاروں سے مناسبت :- چرائی، کٹائی اور کام کرنے کے نقطۂ نظر سے کانجو کافی آرام دِہ لکڑی ہے لیکن اکثر جگہ ریشوں کے گھماؤ کے باعث اِس پر جتنی صفائی لائی جا سکتی ہے اُتنی نہیں آتی - مسامات کو پُر کر دینے کے بعد اِس پر "پالش" بھی خوب ہوتا ہے اور ہر اعتبار سے اِس کو درمیانی درجے کی عمدہ لکڑیوں میں شمار کر سکتے ہیں - خرادی چیزوں کے لئے بھی کانجو خاصی عمدہ ہے - "پلائی ووڈ" کے لئے ابھی اِس پر تجربہ نہیں کیا گیا -

استعمال :- کانجو - یو پی - بہار - اُڑیسہ اور مغربی کنارے میں کافی مشہور لکڑی ہے - یہ معمولی فرنیچر - صندوقوں کے تختوں - سلیٹ کے چوکھٹوں - دھاگے کی ریلوں - بُرش کے ہنڈل اور دیا سلائی وغیرہ کے لئے کافی کارآمد لکڑی ہے - اِس کو ریلی میں "دابنوں" کے لئے بھی آزمایا گیا تھا مگر پھر جلد ہی کو اِس مطلب کے لئے نامناسب لکڑی سمجھا گیا - کانجو صندوقوں ہی کی ایک عمدہ لکڑی ہے

اور جہاں یہ کافی دستیاب ہوتی ہے وہاں زیادہ تر اسی کام میں استعمال کی جاتی ہے۔

ملنے کی جگہ:- کانجو- یو۔پی میں بکثرت ہوتی ہے۔ صرف غربی "سرکل" سے کانجو کے لٹھے ۹۰۰۰۰ مکعب فٹ کے قریب نکلتے ہیں۔ اس سے کسی قدر کمی کے ساتھ یہ بہار- اڑیسہ- سی۔پی اور شمالی مالابار کے مغربی کنارے سے بھی ملتی ہے۔

قیمتیں:- یو۔پی سے اس کے اچھے ۱۵ فٹ لانبے اور ۵ فٹ سے زیادہ گولائی کے ۲۵ روپے فی ٹن اور بہار سے ۳۰ روپے سے ۱۵ روپے فی ٹن ملتے ہیں (سنہ ۱۹۳۷ء)

ہوپیا کی لکڑیاں

(۱) ہوپیا اوڈوریٹا۔ (۲) ہوپیا پاروی فلورا۔

(۳) ہوپیا گلابرا۔ (۴) ہوپیا ویٹانا۔

تجارتی نام :- ہوپیا۔ برما میں اس کو "تھینگن" بولتے ہیں۔

دیسی نام :- تھینگن (انڈمان و برما) ایرد بوگم (تامل) کانگو۔ہیگی (کنارہ) ایرو پو (کرگ) تیلسر (بنگال) وغیرہ۔

وزن :- ہوپیا اوڈوریٹا قریباً ۴۰ پونڈ فی مکعب فٹ اور ہوپیا پاروی فلورا ۵۹ سے ۶۲ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سکھائے جانے پر)

لکڑی کی کیفیت :- ہوپیا کی لکڑیاں کٹتے ہوئے "براؤن" یا سرخی مائل "براؤن" رنگ کی ہوتی ہیں جن میں کہیں کہیں کچھ زردی کی بھی جھلک پائی جاتی ہے۔ کوئی خاص بو یا ذائقہ اس لکڑی کا نہیں ہوتا۔ ریشے خاصے باریک اور یکساں لیکن اکثر بڑے گھماؤ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ خوب سخت اور کافی مضبوط و پائدار لکڑیاں ہیں۔ "ہوپیا اوڈوریٹا" خاص کر برما کی لکڑی ہے لیکن بنگال۔بمبئی اور انڈمان میں بھی ہوتی ہے۔ "ہوپیا پاروی فلورا" صرف جنوبی ہند میں پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کی دوسری لکڑیاں "ہوپیا گلابرا" اور "ہوپیا ویٹانا" بھی جنوب مغربی ہند میں پائی جاتی ہیں۔

سکھائی :- سوکھنے کی نسبت "ہوپیا" کا شمار درمیانی درجے کی سخت لکڑیوں میں ہوتا ہے۔ چٹے کو ڈھک کر سکھانے اور ہوا کی کافی آمد و رفت رکھنے سے "ہوپیا" کی لکڑیاں بغیر خرابی کے سکھائی جاسکتی ہیں۔ کبھی کبھی بیرونی سطحوں پر سے لکڑی کے باریک پھٹنے کی علامات پیدا ہوتی ہیں

لیکن جیسا کہ بیان ہوا چٹے کو اچھی طرح ڈھک کر رکھنے سے یہ نقص زیادہ ظاہر نہیں ہوتا۔ المختصر "ہوپیا" کی لکڑیوں کو ذرا احتیاط سے آہستہ سُکھانے کی ضرورت ہے۔ نیز اِن کی چِرائی، کٹائی گیلی حالت میں کرنی چاہیئے۔ یہ کلن میں بغیر کسی دِقت کے سُکھائی جا سکتی ہیں۔

مضبوطی:۔ "ہوپیا پاردی فلورا" ایک بہت مضبوط، سخت اور لچکدار لکڑی ہے۔ یہ ساگون سے ۲۰ فیصدی زیادہ مضبوط اور دوگنی سخت ہے۔ "ہوپیا اوڈوریٹا" وزن اور طاقت میں ساگون کے برابر ہے لیکن اُس سے ۳۰ فیصدی زیادہ سخت ہے۔ "ہوپیا گلابرا" بھی بہت سخت و مضبوط لکڑی ہے۔ ساگون سے دونی سے زیادہ سخت اور ۳۰ فیصدی زائد مضبوط ہے۔

پائداری:۔ "ہوپیا" کی سب لکڑیاں بہت پائدار اور کافی عمر پانے والی ہیں۔ "ہوپیا پاردی فلورا" کی نسبت کہا گیا ہے کہ خراب سے خراب آب و ہوا میں بھی یہ لکڑی اطمینان کے ساتھ باہر استعمال کی جا سکتی ہے۔ "ہوپیا اوڈوریٹا" کے سلیپر بغیر کسی حفاظتی مصالحے کے ۱۵ پندرہ برس ریل کے استعمال میں رہے۔ اور اِس کی کھودی ہوئی چھوٹی ناویں اور ڈونگیاں پانی میں ۶۰ ساٹھ برس سے بھی زیادہ چلتی ہوئی پائی گئیں۔ "ہوپیا" کی کچّی لکڑی حفاظتی مصالحے کو لیتی ہے مگر پکّی زیادہ سخت ہونے کی وجہ سے مصالحہ جذب کرنے کے ناقابل ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ "ہوپیا" کی لکڑیاں چونکہ بہت سخت ہوتی ہیں اس لئے اوزاروں پر مشکل سے چلتے ہیں اور اِن کی چِرائی، کٹائی بہت محنت لیتی ہے لیکن اِس کے بعد اِن پر صفائی کافی آتی اور پالش بخوبی ہوتا ہے۔

استعمال:۔ "ہوپیا" خاص طور پر مضبوط اور پائدار عمارتی لکڑیاں ہیں۔ کشتیاں بنانے کے لئے یہ مخصوص ہیں۔ پُل بنانے میں بھی استعمال ہوتی ہیں اور

شمشیر دَبلی بھی ان کی بہت اچھی ہوتی ہے۔ بَیل گاڑیوں اور ریل کے سلیپروں میں بھی "ہوپیا" کی لکڑیوں کا کافی استعمال ہے۔ فرنیچر بھی بنایا جاتا ہے۔ الغرض برما میں ساگون کے بعد انھیں لکڑیوں کو ہر قسم کے کام میں لاتے ہیں۔

ملنے کی جگہ:۔ "ہوپیا اوڈوریٹا" زیادہ تر برما ہی میں پیدا ہوتی ہے لیکن بنگال میں بھی کافی ہوتی ہے اور کسی قدر کمی کے ساتھ انڈمان اور بمبئی میں بھی۔ "ہوپیا پاروی فلورا" جنوبی ہند کی لکڑی ہے اور مغربی کنارے کے بندرگاہوں نیز لکڑی کے دیگر تجارتی مرکزوں میں افراط سے ملتی ہے۔ یہ دونوں مشہور لکڑیاں اچھی لمبائیوں کے لٹھوں کی شکل میں جو ۶ فٹ تک گول ہوتے ہیں دستیاب ہوتی ہیں۔ معلومات کے لئے "چیف فارسیٹ آفیسر" انڈمان و کورگ یا "فارسیٹ یوٹی لائیزیشن آفیسر" چیپاک کو لکھیے۔

قیمتیں:۔ بنگال میں چٹاگانگ کے "ہوپیا اوڈوریٹا" کے لٹھے ۳۰ر سے ۴۴ر فی ٹن اور بمبئی میں ۵۰ر سے ۶۰ر فی ٹن ملتے ہیں۔ مدراس سے "ہوپیا پاروی فلورا" کے لٹھے ۴۴ر سے ۶۲ر فی ٹن۔ (۱۹۳۷ء)

ہیمی نوڈِکٹین ایکسلسم

تجارتی نام:۔ کٹھن ۔

دیسی نام:۔ بورنگ ۔ بھوسل ۔ بھولن ۔ ڈوڈمی (کرگ) کُھر کھنڈ (بہار) لائی کرم (بنگال) ۔

وزن:۔ ۳۲ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:۔ کٹھن تازہ کٹی ہوئی سفید رنگ ہوتی ہے جو ہوا لگنے پر ہلکا بادامی رنگ اختیار کرلیتی ہے۔ اِس کی کچّی اور پکّی لکڑی ہمرنگ ہوتی ہیں کہ تمیز کرنا مشکل ہے۔ کوئی خاص بُو و ذائقہ لکڑی کا نہیں ہوتا۔ عموماً یہ سیدھے اور درمیانی درجے کے گھنے ریشوں کی لکڑی ہے جس میں کوئی خاص نفاست و خوبصورتی نہیں ہوتی ۔

سُکھائی:۔ یہ بہت آسانی اور سہولت سے ہوا میں سُکھائی جاسکتی ہے اور سوا اِتفاقیہ خفیف بدرنگی کے اور کوئی خاص نقص اِس میں نہیں پیدا ہوتا۔ کلن میں بھی یہ بہت عمدگی سے سوکھتی اور کوئی عیب و نقص نہیں لاتی۔ اِس لکڑی کو گیلی چِروا کر صاف سُتھری ہوادار جگہ میں چٹہ لگا کر اِس کو حفاظت سے سُکھانے کے لئے کافی ہوتا ہے ۔

مضبوطی:۔ کٹھن مضبوط و پائدار لکڑی نہیں ہے۔ یہ سختی و مضبوطی میں ساگون کے نصف ہے۔ لیکن یہ اپنا "سائز" (حجامت) صحیح قائم رکھتی ہے۔ اِس کو زیادہ مضبوطی چاہنے والے کاموں میں نہ استعمال کرنا چاہیئے ۔

پائداری:۔ کٹھن دیرپا نہیں۔ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں اِس کے سب ٹکڑے تین سال کے اندر تباہ ہوگئے لیکن یہ حفاظتی مصالحوں کے ساتھ

ضرور زیادہ پائداری حاصل کرسکتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:- اوزاروں کے لئے یہ نرم اور کام کرنے کے حق میں آرام دہ لکڑی ہے۔ خرادی اشیاء کے لئے بھی کافی عمدہ ہے۔ خاصی صفائی لاتی ہے۔ پالش سے پہلے اس کے مسامات کو پُر کر لینا چاہیئے ورنہ یہ پالش بہت جذب کر لیتی ہے۔ اس پر رنگ بہت عمدہ ہوتا ہے۔ دہرہ دون میں "پلائی ووڈ" کے بطور یہ کامیاب رہی۔ گٹھن ہندوستان کی اُن چند سفید رنگ لکڑیوں میں سے ایک ہے جن سے عمدہ قسم کی "پلائی ووڈ" بنائی جا سکتی ہے۔

استعمال:- پچھلے زمانے میں گٹھن پر بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ حال ہی میں اس کا خیال کیا گیا ہے کہ گٹھن بھی ایک اچھی لکڑی ہے۔ "برش" بنانے والی فیکٹریوں میں اس کو "بیچ" کی لکڑی کا ارزاں بدل سمجھا گیا ہے اگرچہ یہ بیچ سے کچھ نرم ہوتی ہے۔ دیا سلائی کے لئے یہ ایک عمدہ لکڑی ہے۔ کھلونوں، غلہ کے پیمانوں اور پیپوں کے لئے بھی یہ مناسب ہے۔ یہ صندوق بنانے کی بھی ایک اچھی لکڑی ہے اور اس مطلب کے لئے اس کا کافی خرچ ہوتا مگر اس لکڑی کی پیداوار کم ہے۔

ملنے کی جگہ:- یہ تھوڑی تھوڑی آسام۔ بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ اور یو۔پی سب ہی جگہوں میں ہوتی ہے۔ معلومات کے لئے ان صوبوں میں سے کسی کے "کنزرویٹر آف فاریسٹ" کو لکھنا چاہیئے۔ گٹھن اُن لکڑیوں میں سے ہے جس کو اگر زیادہ پیدا کیا جائے تو اس کی کافی ضرورت ہے۔ مناسب آب و ہوا میں اس کے ۵ فٹ تک گولائی کے درخت ہوا کئے ہیں۔ برما میں یہ کافی پیدا ہوتی ہے

قیمتیں:- آسام سے اس کے لٹھے ۳۵ روپیہ فی ٹن۔ اور ۵ انچی چوکور

لکڑی ۱۸ فٹ تک لانبی ۱/۴ ٹن مکعب فٹ ۔

بنگال سے کرسیونگ ۔ کلسا اور چٹاگانگ ڈویژن سے گرجن کے لٹھے ۱۸ روپے سے ۲۵ روپے فی ٹن ۔ بہار اُڑیسہ سے بھی کافی "سپلائی" بحساب ۳۰ روپے سے ۳۸ روپے فی ٹن ہو سکتی ہے اور یو۔پی سے ۲۵ روپے ٹن ۔ (۱۹۳۷ء)

جگلنس ریجیا
اور
جگلنس فیلیکس

تجارتی نام :- والنٹ -

دیسی نام :- اخروٹ - اوکھر - کھور وغیرہ

وزن :- عام طور پر ۳۶ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

نوٹ :- اکثر والنٹ کے ٹکڑے ۲۸ سے ۴۳ پونڈ فی مکعب فٹ تک وزنی پائے گئے ہیں۔

لکڑی کی کیفیت :- یہ مشہور و معروف لکڑی کبھی بادامی ہلکے "براؤن" اور کبھی گہرے "براؤن" رنگ میں خوبصورت سیاہ دھاریوں کے ساتھ ہوتی ہے - لیکن صرف اس کی خوش رنگی سے ہی والنٹ کو یہ شہرت نہیں دی ہے بلکہ یہ ہلکی ہونے کے باوجود بہت مضبوط و پختہ لکڑی ہے - اس پر کام کرنا بہت خوشگوار اور صفائی لانا سہل ہوتا ہے - والنٹ کی خاص صفت یہ ہے کہ بخوبی سُکھا لینے کے بعد اس پر موسمی تبدیلیوں کا بہت کم اثر ہوتا ہے اور یہ بڑی حد تک اپنی صحیح جسامت (سائز) کو قائم رکھتی ہے - یہی وجہ ہے کہ اس کو بندوقوں اور رائفلوں کے کُندوں کے لئے خاص طور پر پسند کیا جاتا ہے - نیز لکڑی میں بیل بوٹے کھودنے اور بہت سے دیگر نفیس و نازک کاموں میں بھی استعمال کرتے ہیں -

سُکھائی :- والنٹ آہستہ سوکھتی اور سوکھنے کے دوران میں کافی سکڑتی ہے - لیکن ہوا یا کلن ہر دو صورت میں والنٹ کو بسہولت سُکھایا جا سکتا ہے - اس کو گیلا چرد کر باقاعدہ چٹہ لگا کے ڈھک دینا اور ہوا کی آمدورفت کا انتظام رکھنا اس کو ٹھیک سُکھانے کا کافی بندوبست ہے - تھوڑی توجہ کے ساتھ والنٹ

بغیر کسی عیب و نقص کے سکھائی جا سکتی ہے۔ کبھی کبھی اِس کے بڑے تختے ضرور سِروں پر سے تھوڑے پھٹ جاتے ہیں لیکن اگر لکڑیوں کو سِروں پر مصالحہ لگا کر رکھا جائے تو یہ خرابی رُونما نہیں ہوتی۔

مضبوطی :- والنٹ اپنے وزن کے موافق کافی مضبوط ہے۔ یہ ساگون سے ۱۵ فیصدی ہلکی ہونے پر بھی صدمہ برداشت کرنے میں اُس کے برابر ہے۔

پائداری :- والنٹ زیادہ دیرپا لکڑی نہیں ہے بدرنگی پیدا کرنے والے کیڑوں (ڈُنگر مُنتہ) اور دیمک وغیرہ کا وہ اچھی طرح مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں والنٹ کی لکڑیاں صرف دو سال قائم رہیں۔ اِس لحاظ سے جب والنٹ کو کسی اعلیٰ قسم کے فرنیچر میں استعمال کرنا مقصود ہو تو کوئی رقیق، بے رنگ حفاظتی مصالحہ اِس کو لگا لینا چاہیئے۔ یہ تدبیر اِس لکڑی کو دیرپا بنانے کے لئے کافی ہوگی۔

اوزاروں سے مناسبت :- اِس لکڑی کی چِرائی، کٹائی اور اس پر کام کرنا خوشگوار و آرام دِہ ہوتا ہے۔ اوزار اِس پر اچھی طرح چلتے ہیں اور خوب صفائی آتی ہے۔ تیز سے تیز خراد پر بھی اِس لکڑی کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کاشمیر اور کُل شمالی ہند میں والنٹ بیل بوٹے کھودنے کی بہت اعلیٰ لکڑی سمجھی جاتی ہے۔ اِس کے باریک تختے اور "پلائی ووڈ" بھی بہت عمدہ بنتے ہیں۔ مسامات کی تھوڑی بھرائی کے بعد والنٹ پر "پالش" بھی بہت عمدہ ہوتا ہے۔

استعمال :- "کاشمیر والنٹ" زیادہ تر گورنمنٹ کے "آرڈیننس ڈیپارٹمنٹ" میں فوجی رائفلوں اور بندوقوں کے کُندے بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ اِسکے بعد خود کاشمیر اور شمالی ہندوستان میں یہ اعلیٰ قسم کے "فرنیچر" اور بیل بوٹوں کی

لکڑی میں بہت استعمال ہو جاتی ہے۔ بندوقوں کے کندے عام طور پر والنٹ ہی کے بنائے جاتے ہیں۔ غرض سب نفیس کاموں میں جہاں ایک اعلیٰ قسم کی مضبوط۔ ہلکی اور قابلِ اطمینان لکڑی کی ضرورت ہو وہاں بہت کم لکڑیاں والنٹ کے مقابلے میں لائی جاسکتی ہیں۔ اور جبکہ اس میں گہرے سیاہ نقوش (گُل) بھی موجود ہوں تو خوبصورتی میں بھی کوئی لکڑی اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

ملنے کی جگہ:۔ والنٹ ہندوستان میں زیادہ تر کاشمیر سے ملتا ہے۔ معلومات کے لئے "کنزرویٹر آف فاریسٹ" یوٹی لائیزیشن سرکل۔ بارا مولا۔ کاشمیر کو لکھیں۔ لیکن والنٹ کی کچھ "سپلائی" پنجاب کے پہاڑی علاقوں۔ نارتھ ویسٹ فرنٹیر (صوبۂ سرحد) اور یو۔پی سے بھی ہوتی ہے۔ اس لئے "چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ" لاہور۔ نیز "فاریسٹ یوٹی لائیزیشن آفسر" نینی تال کو بھی لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:۔ والنٹ کی قیمت لکڑی کی حالت کے موافق بہت مختلف رہتی ہے۔ کاشمیر سے اِس کے اعلیٰ قسم کے ۱۰ فٹ لانبے۔ ۱ فٹ چوڑے اور ۳ انچ موٹے لٹھے للعہ فی مکعب فٹ کے حساب سے ملتے ہیں۔ قسم دوم عہ فی مکعب فٹ۔ امرتسر بھی والنٹ کی لکڑی کا خاص بازار ہے۔ یہاں سے یہ کافی خریدی جاسکتی ہے۔ "بر" کی خوبصورت لکڑی بھی امرتسر میں ملتی ہے۔ (۱۹۳۷ء)

لجرسٹرومیا فلاس ریجینی

اور

لجرسٹرومیا ہائپولیوکا

تجارتی نام:- جرول -

دیسی نام:- پنما (برما و انڈمان) اجہر (آسام) نرمرود (کرگ)

وزن:- ۳۷ سے ۴۰ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:- جرول کی کچی لکڑی سفیدی مائل بھورے رنگ کی کافی چوڑی ہوتی ہے - پکی لکڑی زردی مائل لال رنگ پر ہوتی ہے جو ہوا لگنے پر پکے "براؤن" رنگ میں تبدیل ہوجاتا ہے - کوئی خاص بو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا - ریشے عموماً سیدھے اور اوسط درجے کے گھنے ہوتے ہیں -

جرول ایک اچھی قسم کی سخت، مضبوط و پائدار لکڑی ہے جو اس وجہ سے خاصکر پسند کی جاتی ہے کہ سخت ہونے کے باوجود اس پر کام کرنا دشوار نہیں - اس معنی سے اس لکڑی کی مانگ بہت بڑھتی جارہی ہے - یہ کئی کاموں کے لئے ایک عمدہ لکڑی ہے -

سکھائی:- اگر قاعدے سے چٹے لگائیں اور آہستہ سکھانے کی کوشش کریں تو جرول بآسانی سوکھتی ہے - یہاں تک کہ اکثر تجربوں میں اس کی لکڑی سو فیصدی ٹھیک سوکھی ہے - اس کے ۲ سال کے "گرڈلنگ" کئے ہوئے درختوں کی لکڑی بالخصوص سوکھنے میں عمدہ رہی ہے لیکن جرول کی عام گیلی لکڑی کو بھی اگر اس تمام احتیاط و نگہداشت کے ساتھ سکھایا جائے جو کہ درمیانی درجے کی سخت قسم کی لکڑیوں کے لئے بیان ہوئیں تو اسے بغیر خرابی کے سکھا سکتے ہیں - اس کو آہستہ سکھانے کی

ضرورت ہے۔ ایک انچ موٹے تختوں کو ہوا میں سکھانے کے لئے کم از کم ۶ مہینے کا وقت دینا چاہیئے۔ جرول کلن میں بھی بسہولت سوکھتی ہے۔

مضبوطی:۔ جرول اور ساگون ہموزن لکڑیاں ہیں لیکن سختی میں یہ ساگون سے زیادہ ہے جبکہ باقی طاقتوں میں اُس سے کچھ کم۔ بہرحال جرول ایک عمدہ اور مضبوط لکڑی ہے جسے بجزبی ساگون کے بجائے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پائداری:۔ جرول قدرتاً کافی عمر پانے والی، پائدار لکڑی ہے۔ یہ گلنے سڑنے (بدرنگی) اور کیڑے سے کافی بہت مقابلہ کرتی ہے لیکن زیادہ عرصے کے بعد اس کو دیمک ضرور لگ سکتی ہے۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں اس کی چھ لکڑیوں میں سے پانچ ۱۴ سال کے بعد بھی قائم رہیں اگرچہ کچھ خفیف نقصان دیمک سے ضرور پہنچا تھا۔

یہ لکڑی آسانی سے حفاظتی مصالحے کو جذب نہیں کرتی۔ خاصکر اس کی پکی لکڑی تو سخت سے سخت دباؤ کے باوجود ۲ پونڈ فی مکعب فٹ سے زیادہ مصالحہ اپنے اندر نہیں کھپا سکتی۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ اس لکڑی کی چرائی، کٹائی اور اس پر کام کرنا سہل ہے۔ بغیر کسی زیادہ محنت کے اس پر خوب صفائی اور چکناہٹ آتی ہے۔ لیکن جرول "پلائی ووڈ" کے کام کی ایک اچھی لکڑی نہیں ثابت ہوئی چونکہ اس کے ریشے اس مطلب کے لئے کافی باریک نہیں ہوتے۔ تاہم خرادی چیزوں کے لئے یہ خاص ہے اور اس پر "پالش" بھی خوب ہوتا ہے۔

استعمال:۔ جرول ایک عمدہ عمارتی لکڑی کی حیثیت سے پہلے ہی کافی مشہور ہے۔ ریل گاڑیوں، فرش کے تختوں، مکانوں اور کشتیوں کے بنانے میں یہ بہت خرچ ہوتی ہے۔ جوتوں کے فرموں اور ایڑیوں کے لئے بھی پسند کی جاتی ہے۔

ملوں اور کارخانوں کی ضرورت کی چیزوں میں بھی اس کا کافی استعمال ہے۔ الغرض یہ ہندوستان کی بہترین عمارتی لکڑیوں میں سے ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ جرول، بنگال اور آسام سے ملتی ہے لیکن اس کی مانگ اس کی پیداوار سے زیادہ رہتی ہے۔ بمبئی اور مدراس کے مغربی گھاٹ کے علاقوں سے بھی اس کی کچھ "سپلائی" ہوتی ہے۔ برما میں یہ کافی پیدا ہوتی ہے۔ معلومات کے لئے ان صوبوں میں سے کسی کے "کنزرویٹر آف فاریسٹ" کو لکھئے۔

قیمتیں:۔ آسام سے ۵ فٹ تک گولائی کے لٹھے ؎۶۰ روپے فی ٹن اور چران کئے ہوئے ۱۲ انچی چوکور لٹھے ۱۸ فٹ تک لانبے عہ فی مکعب فٹ۔ بنگال میں چٹاگانگ سے آمدہ جرول کے لٹھے ؎۴۰ روپے سے ؎۶۰ روپے فی ٹن اور بمبئی کے لٹھے ؎۵۰ روپے سے ؎۸۰ روپے فی ٹن ملتے ہیں۔ (۱۹۳۷ء)

لجرسٹرومیا ہائپولیوکا

جسے "انڈمان پنما" بھی کہتے ہیں شکل و صورت میں بالکل جرول کی طرح ہوتی ہے لیکن اس سے کسی قدر بھاری اور زیادہ مضبوط لکڑی ہے۔ اس کا وزن ۴۲ سے ۵۳ پونڈ فی مکعب فٹ تک رہتا ہے۔ یہ سوکھنے اور کام کرنے میں بالکل جرول کی طرح ہے۔ انڈمان سے کافی بڑے "سائز" کے لٹھوں میں ؎۶۰ روپے فی ٹن کے بحساب ملتی ہے۔ (۱۹۳۷ء) کلکتہ کے بازاروں میں یہ اکثر جرول سے مخلوط بکتی ہے۔ اور سرکاری مقاصد میں بھی اسے جرول ہی میں شامل مان لیا گیا ہے۔

لجرسٹرومیا لینسیولاٹا

تجارتی نام:- بن ٹیک۔

دیسی نام: نانا (مرہٹی)، ننا، بی ڈرگ، وین ٹیک (تامل)

وزن:- [illegible] پونڈ فی کعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:- کچی لکڑی سفیدی مائل بھورے رنگ کی اور پکی ہلکے سرخ یا "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے جو ہوا لگنے پر اور گہرا ہو جاتا ہے۔ کوئی خاص بو یا ذائقہ اس لکڑی میں نہیں ہوتا۔ ریشے عموماً سیدھے اور موٹے ہوتے ہیں۔ اگر ٹھیک طور پر سکھا لی جائے تو بہت سے اغراض کے لئے ایک اچھی لکڑی ہے۔

سکھائی:- یہ کسی قدر مشکل سے سوکھنے والی لکڑی ہے اور اچھی طرح دیکھ بھال نہ کی جائے تو اینٹھتی اور سروں پر سے پھٹ جاتی ہے۔ اس کا چٹہ لگا کر ڈھک دینا اور بہت آہستہ سکھانا چاہیئے۔ ایسے ہی کلن میں بھی بہت ہلکی سکھائی کی جائے تو یہ کوئی عیب نہ لائے گی۔ ساحل ہند کے مغربی کنارے میں کشتی سازی کی صنعت میں یہ کافی مستعمل ہے جو مزید اس بات کا ثبوت ہے کہ معتدل آب و ہوا میں اس لکڑی کو کامیابی کے ساتھ سکھایا جا سکتا اور ذمہ داری کے کاموں میں لایا جا سکتا ہے۔

مضبوطی:- بن ٹیک اپنی صفات میں بہت کچھ ساگون سے ملتی جلتی ہے وزن میں بھی ساگون کے برابر لیکن مضبوطی میں اس سے ۲۰ فیصدی زیادہ ہے۔ یہ ایک عمدہ مضبوط لکڑی ہے اور عمارتی ضروریات کے لئے بہت مناسب۔ خاص کر جب کہ یہ بند یا ڈھکی ہوئی جگہ [illegible]

پائداری:- یہ ایک اوسط درجہ کی عمر پانے والی لکڑی ہے جو کافی عرصہ لکڑی کو نقصان پہنچانے اور بدرنگی لانے والے کیڑوں (فنگس) کا مقابلہ کرسکتی ہے دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں اس کے چھ ٹکڑوں میں سے پانچ ۹ برس کے بعد بھی صحیح و سالم پائے گئے ۔ اگرچہ کچھ اثر دیمک کا ضرور ہو چلا تھا جس کی تدبیر حفاظتی مصالحہ ہے مگر افسوس کہ یہ لکڑی بڑی دقت سے مصالحے کو جذب کرتی ہے دہرہ دون میں اس کے متعلق جو تجربے کئے گئے اُن سے ثابت ہوا کہ بن ٹیک کی پکی لکڑی ۲-۳ پونڈ فی مکعب فٹ سے زیادہ مصالحہ نہیں کھپاتی ۔

اوزاروں سے مناسبت:- یہ لکڑی مشین پر یا ہاتھ سے ہر طرح کام کرنے میں سہل ہے ۔ اس پر صفائی بھی خوب ہوتی اور پالش اچھی طرح ہوتا ہے ۔ بن ٹیک کے ریشے سیدھے اور کافی باریک ہوتے ہیں ۔ دہرہ دون میں "پلائی ووڈ" کیلئے اس کو تجربے میں لایا گیا مگر اس کے لئے یہ موزوں نہیں ثابت ہوئی ۔

استعمال:- ساحل ہند کے مغربی کنارے پر اکثر بندرگاہوں میں بن ٹیک کشتیاں بنانے کی اچھی لکڑی سمجھی جاتی ہے ۔ اس لکڑی کو عرب والے بھی اپنے یہاں چھوٹے جہاز بنانے اور عراق میں کشتی سازی کے لئے لے جاتے ہیں ۔ مکانات ، گاڑیوں ، فرنیچر اور "ورکشاپ" کی اکثر ضرورتوں کو بن ٹیک پورا کرتی ہے ۔ ریل گاڑیوں کے فرش کے تختوں اور کئی دیگر حصوں کے لئے اسے ریلوے نے منظور کر لیا ہے ۔ مدراس میں اس کو لاریوں کی "باڈی" بنانے میں بہت استعمال کیا جاتا ہے ۔ مٹی کے تیل کے پیپوں میں جو لکڑیاں استعمال ہوتی ہیں اُنکے لئے بھی بن ٹیک مناسب ثابت ہوئی ہے ۔

ملنے کی جگہ:- مدراس ۔ بمبئی اور کورگ سے اس کے اچھے شہتیر اچھے ۱۲ سے ۲۰ فٹ تک لمبے اور ۱ فٹ تک گولائی کے افراط سے ملتے ہیں ۔

معلومات کے لئے "چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ" بمبئی۔ "فاریسٹ یوٹی لائیزیشن آفیسر" مدراس۔ یا "چیف فاریسٹ آفیسر" کُرگ کو لکھئے۔

قیمتیں:۔ مدراس میں ۲۰؏ سے ۵۶؏ فی ٹن (لٹھوں کی حالت کے موافق) اسی طرح بمبئی کی قیمتیں ۳۲؏ سے ۸۰؏ فی ٹن۔ کُرگ میں ۴ر-۶ر فی مکعب فٹ "فاریسٹ ڈپوز" پر۔ (سنہ ۱۹۳۷ء)

لجرسٹرومیا پاروی فلورا

تجارتی نام:۔ لینڈی۔

دیسی نام:۔ ناندی۔ بدرک۔ ڈوری۔ لینڈیا (سی، پی) چینانگی (کرگ) سیدھا (بہار)

وزن:۔ ۴۲ سے ۴۸ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:۔ کچی لکڑی سفیدی مائل بھورے رنگ کی اور پکی ہلکے "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے۔ کوئی خاص بو اور ذائقہ لکڑی کا نہیں ہوتا۔ ریشے بہت موٹے اور سیدھے۔ کبھی کبھی کچھ گھماؤ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ ایک درمیانی درجے کی وزنی اور سخت لکڑی ہے۔ مشکل سے سوکھنے والی لیکن سوکھنے کے بعد خراب فضا میں بھی کافی عمر پاتی ہے۔ اگر یہ مشکل سے سوکھنے والی لکڑی نہ ہوتی تو بہت استعمال کی جاتی۔

سکھائی:۔ لینڈی کو ہوا میں بغیر نقصان و خرابی کے سکھانا بہت دشوار کام ہے۔ یہ سوکھنے میں پھٹتی اور اینٹھتی ہے۔ بہتر ہے کہ اسے گیلی حالت میں اور سرد و مرطوب موسم میں چروایا جائے۔ جس کے بعد چٹے کو ڈھک کر گرم ہوا اور تپش سے زیادہ سے زیادہ حفاظت کی ضرورت ہے۔ چونکہ لینڈی کو آہستہ ہی سکھانا چاہیئے۔ یہ کلبن میں زیادہ سہولت سے سوکھ سکتی ہے۔ ہوا میں اسکے دو انچی موٹے تختوں کو سکھانے کے لئے دو سال کے قریب وقت لگتا ہے۔ لکڑی کو سروں پر سے پھٹنے کو روکنے کے لئے مصالحہ لگا دینا چاہیئے۔

مضبوطی:۔ لینڈی ساگون سے کچھ وزنی اور سخت لکڑی ہے۔ یہ اکثر طاقتوں میں ساگون کے قریب قریب ہے بلکہ چوٹ اور پھٹنے کے خلاف اس سے

زیادہ مضبوط ہے۔ اگر ٹھیک طور پر سکھائی جائے تو اِسے اکثر کاموں میں ساگون کے بجائے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پائداری:۔ یہ خوب پائدار لکڑی ہے۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدہ" میں یہ بہت ناموافق فضا میں بھی پانچ سال قائم رہی۔ یہ حفاظتی مصالحوں کو اچھی طرح نہیں لیتی۔ کسی حصّے میں زیادہ اور کسی میں بہت کم مصالحہ کھپتا ہے۔ دہرہ دون میں اِس کے سلیپروں کو مصالحہ دینے سے معلوم ہوا کہ بعض حصّوں میں صرف ۲ پونڈ فی مکعب فٹ اور بعض جگہ ۱۰ پونڈ فی مکعب فٹ کے قریب مصالحہ جذب ہوا۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ چرائی، کٹائی اور کام کرنے کے نقطۂ نظر سے لینڈی چنداں سخت لکڑی نہیں۔ تاہم گیلی زیادہ آسانی سے چرتی ہے لیکن جن ٹکڑوں میں ریشے خمدار ہوں ان کے چرنے میں تڑچھا ہوجانے کا احتمال ہوتا ہے۔ اِس پر صفائی بھی خاصی آتی ہے اور مسامات کو بھر لینے کے بعد پالش بھی خوب ہوتا ہے۔ اِس پر ابھی "پلائی ووڈ" کے لئے تجربہ نہیں کیا گیا۔ خیال ہے کہ اِس کام کے لئے لینڈی مناسب لکڑی نہ ہوگی۔

استعمال:۔ یہ اگر ہوا میں آسانی سے سوکھنے والی لکڑی ہوتی تو بہت رواج پاجاتی۔ پھر بھی لینڈی اپنی پیداوار کے علاقوں میں کافی مشہور ہے۔ عمارتی کاموں میں کھمبوں، شہتیروں اور کڑیوں کے بطور بہت استعمال ہوتی ہے۔ پُل کی لکڑیوں، بَیل گاڑیوں اور پہیے بنانے میں بھی کافی کام آتی ہے۔ ایسٹ انڈین ریلوے میں یہ اوزاروں کے دستوں اور لکڑی کو موڑ کر بنائی جانے والی چیزوں کے بطور پاس کی جاچکی ہے۔ کلبن میں باقاعدہ سکھائی کے بعد لینڈی تمام ضروریات کی ایک اچھی لکڑی ثابت ہوسکتی ہے جلانے کے لئے بھی یہ عمدہ ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ ہندوستان کے تمام مرطوب حصوں میں یہ پائی جاتی ہے۔ بنگال میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ آسام۔ یو۔پی۔ سی۔پی۔ بہار اڑیسہ بمبئی اور کرگ سب علاقے اسے کم و بیش "سپلائی" کر سکتے ہیں۔ معلومات کے لئے کسی "کنزرویٹر آف فاریسٹ" یا "چیف فاریسٹ آفیسر" کرگ کو لکھا جائے۔

قیمتیں:۔ لینڈی عام طور پر سستی لکڑی ہے۔ مختلف جگہ ۱۰ر سے ۵۰ر فی ٹن تک قیمت ہے۔ اوسطاً ۲۵ر فی ٹن۔ (۱۹۳۶ء)

لینیا گرانڈس

تجارتی نام :- جھینگن -

دیسی نام :- موہن (سی، پی و برار) گوڈا (کرگ) ڈوکا (بہار)

وزن :- ۳۵، ۳۶ پونڈ فی مکعب فٹ کے قریب (ہوا میں سوکھنے کے بعد) لیکن اکثر اس لکڑی کا وزن بہت کم و بیش رہتا ہے -

لکڑی کی کیفیت :- کچی لکڑی کچھ سفید رنگ کی اور کافی چوڑی ہوتی ہے پکی سیاہی مائل سرخ یا پختہ "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے - کوئی خاص بو و ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا - عام طور پر سیدھے اور اوسط درجے کے گھنے ریشوں کی لکڑی ہے لیکن اکثر ریشے بڑے گھماؤ کے ساتھ بھی ہوتے ہیں - جھینگن ایک اچھی قسم کی لکڑی ہے اور اگر آسانی سے سوکھنے والی ہوتی تو اس کی بہت مانگ ہوتی -

سکھائی :- جھینگن ایک آہستہ اور مشکل سے سوکھنے والی لکڑی ہے - اس کی کچی لکڑی پکی سے زیادہ موٹی، کیڑے کو قبول کرنے والی اور جلد تباہ ہوجانیوالی ہوتی ہے جبکہ پکی لکڑی بہت پختہ اور اس قدر آہستہ سوکھنے والی ہوتی ہے کہ ابھی تک دہرہ دون میں کوئی لکڑی اس کے برابر دیر سے سوکھنے والی تجربے میں نہیں آئی - تقریباً ڈیڑھ انچی موٹے تختوں کو ۱۱ فیصدی درجہ نمی تک سکھانے میں تین سال کا عرصہ لگا اور اس مدت میں کچی لکڑی بدرنگی ([illegible]) اور کیڑے سے بالکل تباہ ہو چکی تھی - اس کے باوجود پکی لکڑی اب بھی ہر جگہ سے یکساں نہیں سوکھی تھی -

بہترین صورت یہ ہے کہ جھینگن کی کچی لکڑی کو پکی سے علیحدہ کرکے حفاظتی مصالحہ دے لیا جائے - پھر کچی کو تو کھلے ہوادار چھتے کی شکل میں جلد سکھانے کی

کوشش کی جائے اور پکی کو ڈھکے چھتے کی صورت میں کم ہوا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ آہستہ سکھانے کی تدبیر کی جائے ۔ جھینگن میں چونکہ گوند بہت ہوتا ہے اس لئے یہ لکڑی کلن میں زیادہ کامیابی سے نہیں سکھائی جاسکتی ۔ گوند کلن کی بند گرمی میں لکڑی کی نمی کو خارج ہونے سے روکتا ہے اس لئے جھینگن کو ہوا میں سکھانا بہتر ہے ۔

مضبوطی :۔ جھینگن پر جو طاقتی تجربے دہرہ دون میں ہوئے اُن سے یہ کچھ زیادہ مضبوط لکڑی نہیں ثابت ہوئی ۔ یہ ساگون سے نسبتاً ہلکی اور مڑنے نیز کھمبے کی طاقت میں اُس سے نصف ہے جبکہ چوٹ اور صدمہ سہنے اور پھٹنے کے خلاف یہ اُس سے کچھ بہتر ہے ۔ سختی میں یہ ساگون کے ۷۰ فیصدی ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جھینگن کی جو لکڑی دہرہ دون میں طاقتی تجربوں کے لئے آئی وہ گری ہوئی قسم کی تھی یعنی یہ لکڑی اپنے وزن کی نوعیت سے بہت ہلکی بھاری اور گھٹیا بڑھیا ہوسکتی ہے ۔ جھینگن کے اکثر ٹکڑے ساگون کے برابر وزنی اور مضبوط دیکھنے میں آئے ہیں ۔

پائداری :۔ جھینگن کی کچی لکڑی بدرنگی (اُنگر مُشتہ) اور کیڑے سے جلد خراب ہوجاتی ہے خاصکر گیلی ۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں یہ ایک سال بھی سلامت نہ رہی لیکن پکی لکڑی ضرور کافی دیرپا ہے ۔ اگرچہ کوئی قابلِ اطمینان ثبوت اِس کے متعلق بھی ابھی نہیں دیا جاسکتا ۔ کچی لکڑی حفاظتی مصلحے کو بخوبی اور پکی بہت کم جذب کرتی ہے ۔

اوزاروں سے مناسبت :۔ کام کرنے کے نقطۂ نظر سے جھینگن چنداں دشوار نہیں ۔ خراد پر یا ہاتھ سے دونوں طرح اس پر کافی صفائی آتی ہے ۔ پالش بھی عمدہ ہوتا ہے جس سے اس کے ریشے اور لکڑی کا رنگ بہت خوشنما اور چمکدار

نظر آتے ہیں ۔بعض اوقات ریشوں کے گھماؤ کے خلاف رندہ کرنے میں جھینگن پھٹ جاتی ہے اور گوند کے باعث اِس کی چِرائی بھی کچھ محنت لیتی ہے ۔ ورنہ اِس کے علاوہ اور کوئی دِقت نہیں ہوتی ۔

اِستعمال:۔ جھینگن کافی مشہور اور خانگی ضروریات کی ایک اچھی لکڑی ہے ۔ یہ چھوٹے چھوٹے کاموں میں ہندوستان کے بہت سے حصّوں میں استعمال ہوتی ہے ۔لیکن یہ ایسی لکڑی نہیں ہے جو کسی ایک علاقے سے کافی دستیاب ہو سکے ۔جھینگن عمارتی کاموں ، فرنیچر ، کاشتکاری کے اوزار ، پانی کے نلکے ، تسلے ، ڈونگیاں اور کشتیاں بنانے کی عمدہ لکڑی ہے ۔ خرادی اشیاء اور کھُدائی کے بیل بوٹوں کے لئے بھی ٹھیک ہے ۔اِس کی کچی لکڑی ماچس بنانے کے لئے مناسب ہے اگرچہ اِس کام کے لئے کچھ سخت ضرور ہے لیکن چمڑا کاٹنے کے لئے نیچے رکھنے کی لکڑی کے طور اور جوتوں کے فرمے اور برُش کے ہینڈل وغیرہ بنانے کی اچھی لکڑی ہے ۔کچی لکڑی پنسل بنانے کے لئے بھی ٹھیک ہے اگر اُسے کیمیاوی طریق پر کچھ ملائم بنایا جا سکے ۔جوٹ (سَن) کے کارخانوں میں "رولرز" اور کولھو کے گٹّو جھینگن کی لکڑی کے بہت عمدہ بنتے ہیں ۔حفاظتی مصالحے کے ساتھ یہ ریل کے سلیپروں میں بھی کافی کارآمد ہو سکتی ہے ۔ المختصر جھینگن اچھی طرح سُکھائے جانے پر بہت سے مفید کاموں میں لائی جا سکتی ہے ۔

ملنے کی جگہ:۔ میدانی علاقوں کی یہ ایک عام لکڑی ہے جو قریب قریب مُلک کے ہر حصّے میں پائی جاتی ہے ۔مگر مسلسل و مستقل جنگل اِس کے کہیں بھی نہیں ہیں ۔یو، پی ۔ سی، پی ۔ بنگال ۔ بہار اُڑیسہ اور مدراس کے صوبوں میں ایک حد تک کافی ہوتی ہے ۔ لکڑی کے تاجروں میں یہ ہر جگہ دستیاب ہوتی ہے ۔

قیمتیں :- چونکہ ابھی تک جھینگن کی مانگ زیادہ نہیں اِس لئے یہ معمولی قیمت پر مِل جاتی ہے۔ یو، پی۔ بہار۔ سی، پی اور مدراس سب ۲۲عہ ر سے ۳۰ ر فی ٹن تک "سپلائی" کرسکتے ہیں۔ (۱۹۲۷ء)

مینجیفیرا انڈکا

تجارتی نام:- مینگو۔

دیسی نام:- آم۔ انبہ۔ مانڈو (کرگ)

وزن:- ۳۰ سے ۴۲ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:- یہ ایک بھوری یا بادامی رنگ کی مشہور لکڑی ہے جس میں کوئی خاص بو یا ذائقہ نہیں ہوتا۔ ریشے موٹے کبھی کبھی خمدار اور لہر کے ساتھ ہوتے ہیں۔ مینگو ایک اوسط درجے کی وزنی، خاصی مضبوط لکڑی ہے جو بہت سے کاموں میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ اپنی جسامت (سائز) بہت حد تک درست رکھنے والی لکڑی ہے۔

سکھائی:- آم کی لکڑی سوکھنے میں سہل اور جلد سکھائی جا سکتی ہے۔ اس کے بہت زیادہ چوڑائی کے تختے سوکھنے کی حالت میں درمیان سے کچھ پھٹ جاتے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی خرابی نہیں ہوتی۔ گیلی حالت میں پڑا رہنے سے آم کی لکڑی بدرنگی اور پھپوندی لے آتی ہے مگر جلدی سکھا یا جائے تو نقص نہیں پیدا ہوتے۔ لہذا اس لکڑی کو گیلی ہی چروا کر خوب ہوا دار جگہ میں کھلا چٹا لگا دینا چاہیئے تاکہ جلد سوکھ سکے۔ مرطوب آب و ہوا میں جہاں بدرنگی و پھپوندی کا زیادہ احتمال ہو اس لکڑی کو چٹہ لگانے سے پہلے تختوں کو ذرا دھوپ میں کھڑا کر کے فاضل نمی کو کم کر دینا چاہیئے۔ یہ کلن میں زیادہ صفائی سے سکھائی جا سکتی ہے

مضبوطی:- آم کو لوگ غلط طور پر کم پائدار سمجھتے ہیں۔ یہ خوب مضبوط لکڑی ہے۔ وزن میں ساگون سے کچھ ہلکی اور صدمہ برداشت کرنے نیز پھٹنے کے خلاف اُس سے نسبتاً بہتر ہے لیکن دیگر قوتوں میں یہ ساگون کے ۸۰ فیصدی ہے۔

آم کی لکڑی کی خاص صفت جو اُسے بہت ممتاز کرتی ہے یہ ہے کہ یہ اپنے "سائز" (جسامت) کو بخوبی قائم رکھتی ہے اور اِس معاملے میں ساگون ہی کے قریب قریب عمدہ ہے -

پائداری :- باہر کے استعمال میں آم کی لکڑی ناپائدار ہے - یہ جلد ہی بدرنگ ہو جاتی اور گلنے لگتی ہے - دیمک بھی اِس کو جلد چاٹ جاتی ہے - دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں اِس کے ٹکڑے ۲ ½ سال کے اندر تباہ ہو گئے - بہرحال مینگو حفاظتی مصالحے کو خوب جذب کرتی ہے - یعنی ۱۷ پونڈ فی مکعب فٹ کے قریب مصالحہ کھا لیتی ہے جس کے بعد یہ بیرونی کاموں کیلئے بھی کافی محفوظ و مامون ہوتی ہے -

اوزاروں سے مناسبت :- مینگو کی لکڑی کام کرنے اور اوزاروں کے حق میں آسان و آرام دہ ہے - اِس کی چِرائی، کٹائی اور اِس پر صفائی لانا سب سہل ہے - مسامات کی بھرائی کے بعد اِس پر رنگ و "پالش" بھی خوب چڑھتا ہے - مینگو کی "پلائی ووڈ" بھی اچھی بنتی ہے - مدراس کے جنوب مغربی کنارے پر ایک "فرم" اِس سے کافی عمدہ "پلائی ووڈ" بنا رہی ہے -

استعمال :- جنوبی ہند کی آم کی لکڑی شمالی ہند کی آم کی لکڑی سے بہتر ہوتی ہے - اِس فرق سے قطع نظر آم کی لکڑی ہندوستان کے ہر حصے میں بکثرت استعمال ہوتی ہے - سستے قسم کے فرنیچر، تختوں، چائے کے "پیکنگ کیسوں" صندوقوں اور پیٹیوں وغیرہ کے یہ بہت موزوں ہے - کشتی سازی کی بعض لکڑیوں بہلی گاڑیوں کے کچھ حصوں، کاشتکاری کے اوزاروں، ٹانگوں کی چھتوں کے فریم اور (حال میں) "پلائی ووڈ" وغیرہ مختلف کاموں میں آم کی لکڑی بہت مروج ہے - یہ خشک چیزیں رکھنے کے لئے چھوٹے ڈبوں اور جوتوں کی ایڑیاں بنانے کیلئے

بھی مناسب لکڑی ہے ۔

ملنے کی جگہ :- آم ہندوستان کے بہت حصوں میں جنگلی اور میدانی علاقوں میں ہر جگہ پایا جاتا ہے ۔ اس لحاظ سے اس کی لکڑی کافی افراط سے ملنی چاہیئے تھی مگر ایسا نہیں ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ آم کو لوگ لکڑی کیلئے نہیں پھل کے لئے اگاتے ہیں اور اس کے مسلسل باغات قائم رکھے جاتے ہیں۔ بہرحال تھوڑی لکڑی ہر جگہ مل سکتی ہے ۔ معلومات کے لئے لکڑی کے مقامی سوداگروں یا کسی قریبی "فاریسٹ آفیسر" کو لکھنا چاہیئے ۔

قیمتیں :- آم کی لکڑی اپنی حالت اور "سائز" کے موافق بہت مختلف قیمت پر فروخت ہوتی ہے ۔ آم کے لٹھے ۴۰ - ۵۰ فٹ تک لانبے اور ۹ فٹ تک گول ہو سکتے ہیں ۔ مدراس میں آم کی اچھی لکڑی ۴۴ للعہ ر فی ٹن اور بمبئی میں واقعی عمدہ لکڑی منشہ ر فی ٹن تک بکتی ہے ۔ بنگال - بہار اڑیسہ - یو، پی - سی، پی اور کرگ کی قیمتیں صشہ ۱۵ عشہ ر سے صشہ ر فی ٹن تک ہیں - (۱۹۳۶ء)

میسوا فیریا

تجارتی نام:- میسوا -

دیسی نام:- ناہور - ناجیسوری (نیپال و بنگال) نانگل (تامل)

وزن:- ۶۰ سے ۶۷ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:- کچی لکڑی ہلکے بادامی رنگ کی اور بہت چوڑی ہوتی ہے۔ پکی لکڑی پختہ سُرخ یا گہرے "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے۔ کوئی خاص بو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا۔ ریشے اوسط درجے کے گھنے اور سیدھے۔ کبھی کبھی خمدار، لہریا بھی ہوتے ہیں۔ یہ بہت وزنی اور سخت و مضبوط لکڑی ہے جس میں کوئی حسنِ صورت یا گہرے سیاہ نقوش نہیں ہوتے۔

سکھائی:- میسوا ایک آہستہ اور مشکل سے سوکھنے والی لکڑی ہے۔ اگر کافی احتیاط و حفاظت نہ کی جائے تو یہ اینٹھتی اور پھٹتی ہے۔ اسے خوب ڈھک کر گرم و خشک ہواؤں سے بچا کر سکھانا چاہیئے اور کافی وقت سوکھنے کے لئے دینا چاہیئے۔ اس طور میسوا بغیر زیادہ خرابی کے سکھائی جا سکتی ہے۔

مضبوطی:- یہ ہندوستان کی سب سے زیادہ سخت و مضبوط لکڑیوں میں سے ہے۔ ساگون سے دوگنی سخت اور دیگر طاقتوں میں اُس سے ڈیوڑھی ہے تفصیلات کے لئے نقشہ ضمیمہ دیکھئے۔

پائداری:- میسوا قدرتاً بہت کافی دیر پا، عمر پانے والی لکڑی ہے۔ اسکے ریلوے سلیپر بغیر کسی حفاظتی مصالحے کے ۱۲-۱۴ سال تک چلے ہیں اور کیسی بھی بے احتیاطی سے استعمال کئے جانے کے باوجود یہ برسوں دیمک اور بدرنگی (گلکرمتہ) سے محفوظ رہی ہے۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں اسکے ۱۲ ٹکڑوں میں سے

۱۰ چھ سال بعد بھی ابھی ٹھیک کھڑے ہیں اور زیر تجربہ ہیں -

اوزاروں سے مناسبت:- ظاہر ہے کہ بہت سخت ہونے کی وجہ سے میسوا اوزاروں کے لئے دشوار لکڑی ہوتی ہے - لہذا اس کو گیلی حالت میں چروالینا چاہیئے - صفائی لانے میں بھی یہ بہت محنت لیتی ہے - اس لئے تجارتی پہلو سے یہ بڑھئی خانے (ورکشاپ) کی عام ضروریات کی لکڑی نہیں ہے -

استعمال:- میسوا کا زیادہ تر استعمال عمارتی کاموں میں کھمبوں اور شہتیروں کے بطور ہوتا ہے - پُلوں کی تعمیر میں بھی یہ کار آمد ہے - ریل کے سلیپر بھی میسوا کے مضبوط و پائدار ہوتے ہیں - نیز بیل گاڑیں، کانوں کے اندر کے کھمبوں، کشتی سازی اور بندرگاہوں کے کام کی یہ ایک اچھی لکڑی ہے - الغرض جہاں بہت سخت و مضبوط لکڑی کی ضرورت ہو وہاں میسوا کام آتی ہے - گوداموں اور کارخانوں کے فرش لگانے میں بھی اس کے ٹکڑے بہت مناسب رہتے ہیں -

ملنے کی جگہ:- آسام میں یہ لکڑی کافی پیدا ہوتی ہے جہاں سے اس کے ۳۰ فٹ تک لانبے اور ۴ فٹ تک گولائی کے لٹھے ڈیڑھ ہزار ٹن کے قریب سالانہ دستیاب ہو سکتے ہیں - مدراس - کرگ اور کوچین اسٹیٹ سے بھی یہ کافی مل سکتی ہے - کچھ بنگال کے چٹاگانگ ڈویژن میں بھی ہوتی ہے - معلومات کے لئے "فارسیٹ یوٹی لائیزیشن آفسر" آسام - مدراس یا بنگال کو لکھنا چاہیئے - "چیف فارسیٹ آفسر" کرگ سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے -

قیمتیں:- آسام میں میسوا کے لٹھوں کی قیمت ۳۸ روپیہ فی ٹن اور چرا ان کی ہوئی لکڑی کے دام ۱۲ فی مکعب فٹ - مدراس کی قیمتیں ۶۰ روپیہ سے لغایت ۹۰ روپیہ فی ٹن اور کرگ سے ۴۰ روپیہ فی کنڈی (۱۲ ½ مکعب فٹ) - (۱۹۳۷ء)

مائی چیلیا کی لکڑیاں

(۱) مائی چیلیا چمپاکا ۔ (۲) مائی چیلیا ایکسلسا

(۳) مائی چیلیا مونٹانا ۔

تجارتی نام: چمپ ۔

دیسی نام: چمپک ۔ چمپا ۔ ٹیٹا سوپا ۔

وزن: ۳۱ سے ۳۴ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت: اِس میں کچی لکڑی کم ۔ بھورے یا پیلے سفید رنگ کی ہوتی ہے ۔ پکی لکڑی زردی مائل "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے ۔ کوئی خاص بُو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا ۔ یہ اوسط درجے کے گھنے اور سیدھے ریشوں کی لکڑیاں ہیں ۔ چمکدار اور چکنی ۔ وزن میں ہلکی ۔ چمپ کی اگر کافی "سپلائی" ہو سکے تو کلکتہ کے بازار میں یہ لکڑیاں بہت اچھی قیمت پا سکتی ہیں ۔

سُکھائی: ۔ چمپ کی لکڑیاں بغیر دقت اور خرابی کے سوکھنے والی ہیں ۔ اِن کو گیلا چِروا کر لکڑی کو کہیں سایے میں یا خوب ہوا دار گودام کے اندر چٹہ لگا دینا چاہیئے ۔ یہ لکڑیاں جلد سُکھائی جانے والی ہیں ۔ دہرہ دون میں ان کے پون انچی تختوں کو گرمی کے موسم میں ۱۳۰ فیصدی درجۂ نمی سے ۸ فیصدی تک لانے میں ایک مہینے سے بھی کم وقت لگا اور لکڑی بہت صاف و بے عیب سوکھی ۔ اِسی طرح یہ لکڑیاں کلن میں بھی بہت آسانی سے سُکھائی جا سکتی ہیں سوا اسکے کہ کلن میں سوکھی ہوئی لکڑی رنگ کے لحاظ سے چمک اور ہلکی میں کم ہو جاتی ہے ۔

مضبوطی: ۔ مائی چیلیا کی سب لکڑیاں وزن، سختی اور پائداری میں یکساں ہیں ۔ یہ ساگون سے ۲۵ فیصدی ہلکی ۔ طاقت میں اُس سے ۲۰ ۔ ۲۵ فیصدی کمزور

اور سختی میں ۴۰ فیصدی کم ہیں۔

پائداری :- چمپ کی لکڑیاں زیادہ دیر پا نہیں ہیں اگرچہ پانی کے اندر کھمبوں کے بطور استعمال کئے جانے میں یہ اکثر اوقات بہت کافی عرصہ قائم رہتی ہیں۔ بہر حال دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں "مائی چیلیا چمپاکا" اور "مائی چیلیا ایکسلسا" کے سب ٹکڑے ۳ سال کے اندر بدرنگی اور پھپوندی سے تباہ ہو گئے لیکن "مائی چیلیا مونٹانا" کے چھ ٹکڑوں میں سے پانچ ۴½ سال بعد بھی صحیح و سالم پائے گئے۔

"مائی چیلیا" کی لکڑیاں حفاظتی مصالحے کو بخوبی جذب کرتی ہیں جس کے بعد ان کی پائداری کافی بڑھ جاتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت :- چمپ سیدھے۔ سچے ریشوں کی لکڑیاں ہیں جن کی چرائی، کٹائی اور ان پر کام کرنا بہت سہل ہے۔ ان پر صفائی اور چکناہٹ بھی خوب آتی ہے۔ "رنگ و پالش" بھی اچھا ہوتا ہے۔ خرادی اشیاء کے لئے بھی یہ عمدہ ثابت ہوئی ہیں اور "پلائی ووڈ" میں بھی باسانی تبدیل ہو جاتی ہیں لیکن ان کی "پلائی ووڈ" میں کوئی خوبصورتی نہیں ہوتی چونکہ ان لکڑیوں کے ریشے علیحدہ نمایاں اور واضح نہیں ہوتے۔

استعمال :- یہ ہلکے فرنیچر اور گھر کی عام ضروریات کی بہت عمدہ لکڑیاں ہیں آسام میں یہ کئی ایک کاموں کے لئے اعلیٰ درجے کی لکڑیاں خیال کی جاتی ہیں۔ یہ تختوں نیز لکڑی کو موڑ کر بنائی جانے والی چیزوں کے لئے بہت موزوں ہیں۔ ان کے صندوق بھی اچھے بنتے ہیں اور کشتی سازی میں بھی کام آتی ہیں لیکن عمارتی کاموں میں یہ ذرا کمزور رہتی ہیں۔ بہر حال حفاظتی مصالحے کے ساتھ "چمپ" کی لکڑیاں چھت کے یا فرش کے لئے تختوں کے بطور بخوبی کارآمد ہو سکتی ہیں۔

ملنے کی جگہ:۔ بنگال و آسام کے صوبوں میں "چمپ" ضرور اِس قدر پیدا ہوتی ہیں کہ باہر بھی جا سکیں ورنہ برما میں جو کچھ پیداوار ہے وہ وہیں مقامی طور پر کام آجاتی ہے۔ یعنی اِن لکڑیوں کی مانگ اِن کی پیداوار سے زائد رہتی ہے۔ ورنہ کلکتے ہی میں اِن کی کافی کھپت ہو سکتی ہے۔ بہر حال اِن کے حصول کے لئے "فاریسٹ یوٹی لائیزیشن آفسر" بنگال و آسام کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:۔ آسام سے ۱۸ فٹ لمبائی کے ۶ فٹ تک گول لٹھے ۵۰ روپے فی ٹن اور چران کی لکڑی عہ فی مکعب فٹ مل سکتی ہے۔ بنگال میں کرسیونگ۔ بکسا اور دارجلنگ ڈویژن کے لٹھے ۳۵ روپے سے ۴۵ روپے فی ٹن۔ (سنہ ۱۹۳۷ء)

سٹراگائنا پاروی فولیا

تجارتی نام :- کیم -

دیسی نام :- اُساکتا - کالی کدمبا (بہار) ہیدو (حیدرآباد)

وزن :- ۳۹ - ۴۰ پونڈ فی مکعب فٹ - (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت :- تازہ کٹی ہوئی لکڑی زرد رنگ کی ہوتی ہے جو ہوا لگنے پر "براؤن" (بادامی) ہو جاتا ہے - کوئی خاص بو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا - ریشے عموماً سیدھے - اکثر خمدار بھی ہوتے ہیں لیکن ساخت کے اعتبار سے بہت چکنے اور رواں - کیم خرادی کام کی ایک اچھی لکڑی ہے اگرچہ ہلدو کے برابر عمدہ نہیں -

سکھائی :- کیم سوکھنے کی حالت میں گانٹھ، گرہ کے اطراف سے پھٹتی اور تڑختی ہے لیکن اگر لکڑی کو پوری احتیاط و آہستگی سے سکھایا جائے تو اِس عیب سے بچایا جا سکتا ہے - کیم کو گیلا ہی چرا کر کسی سائبان کے اندر یا سایہ دار جگہ چٹہ لگانا چاہیئے تاکہ لکڑی کو زیادہ گرمی خشکی کا سامنا نہ ہو - کلبن میں بھی اِسی امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ لکڑی آہستہ سوکھے اور پھٹنے سے محفوظ رہے -

مضبوطی :- یہ لکڑی ساگون سے کسی قدر ہلکی مگر سختی میں اُس کے برابر ہے - نیز چوٹ دھمک سہنے اور پھٹنے کے خلاف بھی ساگون ہی جیسی ہے لیکن اور قوتوں میں اُس سے ۲۵ فیصدی کم ہے -

پائداری :- کیم چنداں پائدار لکڑی نہیں ہے لیکن بہت جلد خراب ہونے والی بھی نہیں - دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں یہ چار سال تک قائم رہی - یہ حفاظتی مصالحے کو کبھی اچھی طرح لیتی ہے اور کبھی کم و بیش (دھبہ دار) -

اوزاروں سے مناسبت :- بیٹنے اگر سیدھے ہوں تو بآسانی کٹتی چرتی ہے اور صفائی بھی کافی آتی ہے۔ لیکن گھومے ہوئے اور خمدار ریشوں کی حالت میں ذرا محنت چاہتی ہے۔ کیم "پالش" بھی خوب لیتی ہے۔ "پلائی ووڈ" کے لئے ابھی اس کی آزمائش نہیں کی گئی لیکن خیال ہوتا ہے کہ اس کام کے لئے یہ ٹھیک ہوگی۔ البتہ اس کی باریک چری ہوئی تختیاں اچھی ہو سکتی ہیں۔

استعمال :- کیم زیادہ تر خرادی اشیاء، کھلونوں وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہے اس کے کنگھے، پیالے، پیالیاں، ہاتھ کی چھڑیاں، مختلف قسم کے دستے اور چوکھٹے اچھے بنتے ہیں۔ لکڑی پر بیل بوٹے بھی عمدہ کھدتے ہیں۔ علاوہ ازیں کیم کے تختے اور فرنیچر بھی بنتے ہیں۔ کپڑے کی بلوں کے لئے "بابن" قلم اور ریاضی (جیومیٹری) سے متعلق آلات و اوزار بھی بنائے جاتے ہیں۔

ملنے کی جگہ :- کیم کے درخت متفرق طور پر پائے جاتے ہیں لیکن مسلسل جنگل کہیں نہیں۔ یہ لکڑی یو۔پی اور بہار سے کچھ "سپلائی" ہو سکتی ہے۔ اس سے کم اڑیسہ - مدراس اور بمبئی سے مل سکتی ہے۔

قیمتیں :- یو۔پی سے کیم کے عمدہ لٹھے ۲۵ روپے فی ٹن اور بہار سے ۲۲ روپے سے ۳۰ روپے فی ٹن مل سکتے ہیں۔ (۱۹۳۷ء)

مورس کی لکڑیاں

(۱) مورس البا ۔ (۲) مورس لیوگیٹا ۔

تجارتی نام :- ملبری ۔

دیسی نام :- شہتوت و توتری ۔

وزن :- ۳۸ سے ۴۲ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- "مورس البا" پنجاب میں بکثرت کاشت کی جاتی ہے ۔ اور "مورس لیوگیٹا" بنگال و آسام میں ہوتی ہے ۔ شہتوت کی یہ دونوں لکڑیاں شکل وصورت میں ایک سی ہیں ۔ کچی لکڑی سفید رنگ کی ہوتی ہے اور پکی لکڑی سے جو کھلے ہوئے پیلے رنگ کی ہوتی ہے علیحدہ معلوم ہوتی ہے ۔ سوکھنے پر پکی لکڑی کسی قدر "براؤن" رنگ کی ہوجاتی ہے ۔ کوئی خاص بو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا ۔ شہتوت سیدھے ، ریشے ، اوسط درجے کے گھنے ریشوں کی لکڑی ہے ۔

سکھائی :- "ملبری" کا سوکھنا تو مشکل نہیں مگر یہ سوکھنے میں پھٹتی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ اگر اس کے لٹھوں کو "چوپھاڑ" کرکے سکھایا جائے تو یہ نقص بہت حد تک رفع ہوجاتا ہے ۔ اس کے علاوہ لٹھوں یا "چوپھاڑ" ٹکڑوں کو سروں پر مصالحہ لگا کر آخری چرائی تک چند ہفتے کا وقفہ ضرور دینا چاہیئے ۔ یہ عمل پنجاب کے علاقوں میں جہاں سخت جھلسانے والی ہوائیں چلتی ہیں بہت ضروری ہے تاکہ لکڑی تیز نہ سوکھنے پائے ۔ "مورس لیوگیٹا" "مورس البا" کی بہ نسبت ذرا آسانی سے سوکھنے والی لکڑی ہے ۔ کلبن میں دونوں لکڑیاں بسہولت سوکھتی ہیں اور کوئی خرابی نہیں پیدا ہوتی ۔

"ملبری" عام طور پر پنجاب کے" اسپورٹ گڈز مینوفیکچررز" یعنی کھیل کی چیزیں بنانے والے کارخانوں کے کام کی لکڑی ہے جو اس کو گیلی ہی حالت میں اپنے بکار آمد کر لیتے ہیں۔ شہتوت کی گیلی لکڑی چرائی، کٹائی کے بعد بھاپ کے ذریعے آسانی سے کھیل کے بلّوں اور " اسٹکوں" کے لئے موڑلی جاتی ہے اور پھر شکنجوں میں کس کر سکھائی جاتی ہے۔ اس طرح " ملبری" بہت کامیابی سے مطلوبہ " شیپ " اختیار کر لیتی ہے

مضبوطی :۔ " ملبری " وزن میں قریب قریب ساگون جیسی ہے اور پھٹنے کے خلاف نیز صدمہ برداشت کرنے اور سختی میں اُس سے کافی زیادہ مضبوط ہے۔ لیکن دیگر صفات میں یہ ساگون سے گھٹ کر ہے تفصیلات کیلئے کتاب کے آخر میں نقشہ ضمیمہ دیکھئے ۔

پائداری :۔ " ملبری" اوسط درجے کی پائدار ہے۔ دہرہ دون کے" قبرستانی مشاہدے" میں اس کے بہترین ٹکڑے بھی چار سال بعد دیمک زدہ ہوگئے لیکن بدرنگی و پھپوندی کا کوئی اثر نہیں پایا گیا۔ " ملبری" پر حفاظتی مصالحوں کا تجربہ ابھی نہیں کیا جاسکا لیکن لکڑی کی بناوٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حفاظتی مصالحے اس میں جذب ہو سکتے ہیں ۔

اوزاروں سے مناسبت :۔ شہتوت کی لکڑی چرائی، کٹائی اور کام کرنے نیز صفائی لانے کے اعتبار سے سہل ہے۔ خرادی چیزوں اور لکڑی پر کھدائی کے کام کے لئے بھی موزوں ہے۔ بھاپ سے موڑے جانے کے لئے شہتوت کی لکڑی بہت مناسب ہے۔ یہاں تک کہ ۹۰ درجے کا زاویہ بنانے میں بھی یہ ٹھیک مُڑتی اور بالکل نہیں چٹختی۔ اسی وجہ سے " ملبری" کھیل کے بلّوں اور اسٹکوں وغیرہ کے لئے مشہور ہے۔ " پلائی وڈ " کے لئے ابھی اس پر

تجربہ نہیں کیا گیا لیکن اِس کے "چو پھاڑ" کٹے ہوئے ٹکڑے رنگ اور خوبصورتی کے لحاظ سے عمدہ پائے گئے۔

استعمال:۔ شمالی ہند میں شہتوت زیادہ تر کھیل کی چیزیں بنانے میں استعمال ہوتی ہے جس کے لئے یہ واقعی ایک عمدہ لکڑی ہے۔ یورپ و امریکہ میں بھی اب اِس کام کے لئے "ملبری" کافی مقبول ہو چکی ہے اور وہاں اکثر لوگ اِس کو "ہاکی اسٹکوں" کے لئے "ایش" کی لکڑی سے بہتر سمجھتے ہیں۔ فرنیچر کیلئے بھی "ملبری" اچھی لکڑی ہے۔ خاصکر سفری "کیمپ فرنیچر" کے بہت موزوں ہے۔ گاڑیوں کے "باڈی" بنانے میں بھی بہت کارآمد ہے۔ اگر "ملبری" کافی حاصل ہو سکتی تو اس لکڑی کے بہت سے استعمال ہو سکتے تھے۔

ملنے کی جگہ:۔ "ملبری" جنگلی درختوں کی شکل میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ البتہ پنجاب میں اِس کے باغات لگائے جاتے ہیں اور اِس کی زیادہ "سپلائی" وہیں سے ہوتی ہے۔ اِس لکڑی کی مانگ ہنوز اِس کی پیداوار سے زیادہ ہے۔

قیمتیں:۔ "ملبری" کی قیمت پنجاب کے چھنگا منگا کے علاقے سے عہ/ ۔ تے فی مکعب فٹ ہے۔ ۶ فٹ لمبائی کے ۳ فٹ تک گول لٹھے مل جاتے ہیں۔

اولیا اور پروشیا جیکوئی مونٹیانا

تجارتی نام:- اولو و پروشیا۔

دیسی نام:- "اولو" کے لئے کاؤ اور "پروشیا" کے لئے پوہو۔

وزن:- اولو ۶۰ سے ۷۰ پونڈ اور پروشیا ۴۶ سے ۵۸ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:- یہ دونوں بہت سخت، بھاری، گھنے ریشوں کی، مضبوط و لچکدار لکڑیاں ہیں اور چونکہ دونوں ساتھ ہی پائی جاتیں اور ایک ہی "سائز" کے چھوٹے درختوں کی شکل میں پیدا ہوتیں نیز دونوں ایک ہی سے کاموں میں لائی جاتی ہیں اس لئے اس کتاب میں دونوں لکڑیوں کا بیان ساتھ ہی درج کرنا مناسب سمجھا گیا۔ اولو کی کچی لکڑی کچھ بادامی سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ پکی "براؤن" رنگ کی، کسی قدر سبزی کی جھلک لئے ہوئے۔ پروشیا کی پکی لکڑی ہمیشہ گہرے یا بادامی رنگ کی ہوتی ہے۔ دونوں لکڑیوں کے ریشے باریک اور سیدھے سچے ہوتے ہیں۔ کوئی خاص بو یا کسی قسم کا ذائقہ ان لکڑیوں میں نہیں ہوتا۔ اولو کی پکی لکڑی کافی خوبصورت ہوتی ہے۔ مگر یہ لکڑیاں بہت کمی سے ملتی ہیں اس لئے کوئی بڑا نمائشی کام ان سے نہیں لیا جا سکتا۔

سکھائی:- اولو کو بہت آہستہ سکھانا چاہیئے تاکہ یہ لکڑی پھٹنے نہ پائے۔ سروں پر مصالحہ لگانا اور چٹے کو ڈھک کر رکھنا عمدہ تدابیر ہیں۔ نیز چٹے کو گھنا بنانا چاہیئے جس سے نمی آہستہ خارج ہو۔

پروشیا نسبتاً آسانی سے سوکھتی ہیں اور اس کے چٹے کو ڈھکنے کی بھی ضرورت نہیں لیکن، دیگر احتیاط جو اولو کے لئے بیان ہوئیں اس کے لئے بھی عمل میں

لانا چاہئیں۔ دونوں لکڑیاں کلبن میں بہ آہستگی اچھی طرح سُکھائی جا سکتی ہیں۔

مضبوطی:۔ اولو اور پروشیا دونوں مضبوط و پائدار اور سخت و لچکدار لکڑیاں ہیں جس کی وجہ سے یہ صدمہ اور چوٹ برداشت کرنے میں بہت عمدہ ہیں۔ اِسلئے اوزاروں کے دستے ان کے عمدہ بنتے ہیں۔ اولو اِس کام میں اچھے سے اچھے "ایش" کا مقابلہ کر سکتی ہے اور پروشیا "ایش" سے بھی بہتر یعنی "ہکری" کے قریب قریب ہے۔

پائداری:۔ اولو کافی دیرپا لکڑی ہے لیکن پروشیا اُس سے کم عمر پاتی ہے لیکن جن کاموں میں یہ لکڑیاں اِستعمال کی جاتی ہیں اُن کے لئے دیرپائی کا کوئی سوال نہیں۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ دونوں لکڑیاں کام کرنے اور چرائی، کٹائی کے لحاظ سے آسان ہیں۔ خرادی کام کے بھی موزوں ہیں۔ اِن پر خوب صفائی آتی اور "پالش" بھی اچھا ہوتا ہے۔

استعمال:۔ یہ دونوں لکڑیاں اوزاروں کے دستوں اور دیگر سخت کاموں کے لئے بہت عمدہ ہیں لیکن یہ صرف چھوٹے "سائز" میں ملنے والی لکڑیاں ہیں خاصکر "پروشیا" تو معمولی ڈنڈوں سے زیادہ موٹائی میں بمشکل ہی ملتی ہے۔ "ریلوے ورکشاپ" اور دیگر کارخانوں میں یہ لکڑیاں اوزاروں کے دستوں میں کافی استعمال ہو رہی ہیں اور خراد کی چیزیں بھی اِن کی اچھی بنتی ہیں۔

"اولو" پولیس کے سپاہیوں کی وردی میں لگنے والے ڈنڈوں میں بہت مستعمل ہے۔ اِس کے ریشے خوب صاف و باریک ہونے کی وجہ سے یہ لکڑی پچیکاری کے کام کے لئے بھی بہت عمدہ سمجھی گئی ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ "اولو" بہت کم دستیاب ہونے والی لکڑی ہے۔ پنجاب کے

راولپنڈی ڈویژن اور کاشمیر کے ریمن ڈویژن سے اس کے دو ڈھائی فٹ تک گولائی کے چھوٹے لٹھے مل سکتے ہیں :- "پروشیا" اس سے کچھ زیادہ سہل الحصول ہے لیکن "سائز" میں یہ "اولو" سے بھی کم یعنی ڈنڈوں کی شکل میں ملتی ہے ۔ صوبہ سرحد اور کاشمیر سے یہ کافی مل سکتی ہے ۔

قیمتیں :- ان کی قیمتوں کے متعلق "چیف کنزرویٹر آف فارسٹ" پنجاب و کاشمیر یا "کنزرویٹر آف فارسٹ" صوبہ شمالی و مغربی کو لکھنا چاہیئے ۔

اوجینیا ڈلبرجیائیڈیز

تجارتی نام:۔ سانَدن ۔

دیسی نام ۔ بندھن ۔ پنجن (بہار) ٹنسا (سی،پی)

وزن:۔ قریبًا ۵۴ ۔ ۵۵ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:۔ کچی لکڑی مدھم بھورے رنگ کی اور کم چوڑی ہوتی ہے ۔ پکی لکڑی ہلکے سُرخی مائل "براؤن" رنگ کی جس میں کبھی کبھی خفیف گہرے نقوش بھی نمایاں ہوتے ہیں ۔ کوئی بُو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا ۔ یہ ایک وزنی، خمدار ریشوں کی لکڑی ہے جو بناوٹ میں بھدّے اور موٹے ہوتے ہیں سانَدن کے بڑے لٹھے عمومًا بیچ سے خراب نکلتے ہیں ۔ چِران کے وقت اُس حصّے کو نکال دینا چاہیئے ۔

سُکھائی:۔ اگرچہ ہَوا میں یہ آہستہ دیر سے سوکھنے والی لکڑی ہے مگر سوکھنے میں کوئی خرابی نہیں ظاہر کرتی لیکن اِس کو جلدی سُکھانے کی کوشش کی جائے تو ضرور بیرونی سطحوں سے باریک چٹخ جاتی ہے ۔ اِس لئے سانَدن کو گیلا ہی چِروا کر گودام کے اندر احتیاط سے چٹّہ لگا کر ڈھک دینا اور آہستہ سُکھانے کی تدبیر کرنا چاہیئے ۔ یہ کِلن میں بغیر کسی دقّت کے سوکھتی ہے ۔

مضبوطی:۔ سانَدن ایک سخت لکڑی ہے ساگون سے کہیں زیادہ سخت ریشوں کے گھماؤ کی وجہ سے یہ پھٹنے کے خلاف بھی بہت مضبوط ہے دیگر طاقتوں میں یہ ساگون کے برابر ہے جبکہ وزن میں اس سے کہیں زیادہ بھاری ہے ۔

پائداری:۔ سانَدن قدرتًا بہت پائدار لکڑی ہے ۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں اِس کے ۱۰ ٹکڑوں میں سے ہر ایک سات سال بعد بھی ہنوز صحیح وسالم موجود ہے ۔ سوائے برائے نام دیمک کے اور کوئی خرابی ان میں نہیں پیدا ہوئی ۔ سب لوگ سانَدن کو ایک دیرپا لکڑی مانتے ہیں ۔ اس پر حفاظتی مصالحوں کا

تجربہ ابھی نہیں کیا گیا۔ خیال ہوتا ہے کہ اس کے مسامات میں گوند جیسا ایک مادہ موجود ہونے کے باعث یہ حفاظتی مصالحوں کو کامیابی سے جذب نہ کر سکے گی۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ ایک سخت لکڑی ہونے کی وجہ سے ساندن چرائی، کٹائی اور کام کرنے میں کافی محنت لیتی ہے۔ ریشوں کے گھماؤ کے باعث اس پر رندہ مشکل سے چلتا اور حسبِ دلخواہ صفائی دقت سے آتی ہے لیکن اسکے بعد اس پر "پالش" خوب ہوتا ہے۔ "پلائی ووڈ" کے لئے ساندن پر تجربہ نہیں کیا گیا۔ زیادہ سخت ہونے کی وجہ سے یہ اس کام کے لئے ٹھیک نہ ہوگی۔

استعمال:۔ ساندن بہت سخت و مضبوط لکڑی ہونے کی حیثیت سے بیل گاڑیوں، اوزاروں کے دستوں، زراعتی اور عمارتی کاموں کے لئے موزوں ہے۔ اس کے کُپّے بھی اچھے بنتے ہیں۔ "فرنیچر" کے لئے ساندن زیادہ وزنی ہونے کی وجہ سے ناموزوں ہے۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ "فرنیچر" میں بھی ضرور استعمال کی جاتی ہے۔ اور بعض ٹکڑے اس کے لئے کافی خوبصورت اور زیبائشی نکلتے ہیں۔ یہ لکڑی اپنے پیداواری علاقوں میں بہت مشہور ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ یہ ہندوستان کے میدانی جنگلوں میں عام طور پر ہوتی ہے لیکن جہاں اس کے موٹے درخت ہوتے ہیں وہاں مقامی طور پر اس کی مانگ بھی بہت ہوتی ہے۔ البتہ جن علاقوں میں اس کے درخت چھوٹے ہوتے ہیں وہاں سے اس کی "سپلائی" بیرونجات کو کی جا سکتی ہے۔ بمبئی کے مغربی کنارے سے آئی ہوئی ساندن بہترین ہوتی ہے۔ اس کے بعد سی، پی۔ بہار، اڑیسہ اور یو، پی سے بھی یہ مل سکتی ہے۔ معلومات کے لئے ان صوبوں کے "کنزرویٹر آف فاریسٹ" کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:۔ بمبئی میں اس کے اعلیٰ قسم کے لٹھے ما ۱۲۵ روپیہ فی ٹن اور سی، پی میں ۸۵ روپیہ سے ما ۱۲۵ روپیہ ٹن۔ بہار، اڑیسہ میں ساندن کے لٹھے ۳۰ روپیہ سے ۶۰ روپیہ فی ٹن اور یو، پی میں چھوٹے درخت ہونے کی وجہ سے ۲۵ روپیہ فی ٹن بکتے ہیں۔ (۱۹۳۷ء)

فیبی کی لکڑیاں

(۱) فیبی ہنسیانا - (۲) فیبی ایٹونیٹا -

(۳) فیبی گول پیئرنسس -

تجارتی نام :- بونسم -

دیسی نام :- مکردی - انگاری (نیپال)

نوٹ :- بعض اوقات ان لکڑیوں کو غلطی سے "آسام ٹیک" بھی کہتے ہیں چونکہ یہ ساگون کے ہمرنگ ہوتی ہیں -

وزن :- ۳۰ سے ۳۴ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- بنگال و آسام میں "فیبی" کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں - فیبی ہنسیانا - فیبی ایٹونیٹا اور فیبی گول پیئرنسس خاص طور پر مشہور ہیں - ان کی کچی لکڑی مدھم بھورے رنگ کی ہوتی ہے - کچی تازہ کٹی ہوئی کچھ پیلاہٹ لئے ہوئے بادامی رنگ کی ہوتی ہے جو جلد ہی اچھے "براؤن" رنگ میں تبدیل ہوجاتا ہے اور ساگون کے رنگ پر آجاتا ہے - اسی وجہ سے بونسم کو "آسام ٹیک" بھی کہتے ہیں - فیبی ہنسیانا ان میں سب سے ہلکی ہوتی ہے - کوئی خاص بو اور ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا - ان کے ریشے کسی قدر آڑے مگر خاص ترتیب سے ہوتے ہیں - بونسم اعلیٰ درجے کی ہلکی لکڑیاں ہیں جو بہت سے کاموں میں لائی جاتی ہیں -

سکھائی :- بونسم سوکھنے میں سہل اور سوکھنے کے بعد اپنی جسامت حالت (سائز) کو صحیح قائم رکھنے والی لکڑی ہے - دہرہ دون میں اس سے جو فرنیچر بنایا گیا کئی سال تک اس میں کوئی نقص نہیں پیدا ہوا - اس کے "وینیر" یعنی "پلائی وڈ" کے لئے ایک ایک تہ کو ۶۰ فیصدی درجۂ نمی سے ۸ فیصدی تک خشک کرنے میں

ایک معمولی "ڈرائیر مشین" میں صرف ۱۵ منٹ لگے! بونسم کو گیلا چنوا کر گودام کے اندر خوب چھیدا ہوا دار چٹہ لگا کر چھوڑ دینا اِس کو سکھانے کی کافی تدبیر ہے۔ کلن میں بھی یہ بآسانی سوکھتی ہے۔

مضبوطی :۔ فیبی ہنسیانا ساگون سے ۲۰ فیصدی کم طاقت ہے۔ اور سختی میں ۳۰ فیصدی کم ہے۔ "فیبی" کی اور لکڑیوں پر ابھی دہرہ دون میں طاقتی تجربے نہیں کئے گئے۔ خیال غالب ہے کہ وہ فیبی ہنسیانا سے کچھ بہتر ہوں گی۔

پائداری :۔ فیبی ہنسیانا دہرہ دون کی "قبرستانی آزمائش" میں قابلِ اطمینان رہی۔ اِس کے چھ ٹکڑوں میں سے پانچ، ساڑھے پانچ برس بعد بھی قائم پائے گئے اگرچہ کچھ اثر دیمک و بدرنگی (گلگرفتہ) کا ہو اتھا۔ اِس طرح بونسم کو اوسط درجے کی پائدار لکڑی کہا جا سکتا ہے۔ حفاظتی مصالحہ دیئے بغیر اِس کو باہر استعمال کرنا غیر محفوظ ہوگا۔

اوزاروں سے مناسبت :۔ چرائی، کٹائی اور کام کرنے میں بونسم سہل العمل لکڑی ہے۔ معمولی محنت سے اِس پر کافی صفائی آتی ہے اور اگرچہ یہ بہت زیادہ زیبائشی لکڑیوں میں سے نہیں۔ تاہم مومی پالش کے بعد اِس پر بہت کچھ خوبصورتی آجاتی ہے۔ فیبی ہنسیانا "پلائی ووڈ" بنانے میں بھی کامیاب رہی۔ اِس کی "پلائی ووڈ" سے جو چائے کے بکس بنائے گئے وہ بہت مضبوط ثابت ہوئے اِس لحاظ سے بونسم ایک عمدہ لکڑی ہے۔

استعمال :۔ چند سال گزشتہ تک بونسم کوئی مشہور لکڑی نہ تھی۔ لیکن اب لوگ اُس کو جاننے لگے ہیں اور اُس کے لے عمدہ رائے رکھتے ہیں۔ یہ صندوق بنانے کی ایک اچھی لکڑی ہے اور ہلکے قسم کے فرنیچر کے لئے بھی بہت موزوں ہے۔ چائے کے بکس بھی اِس کے اچھے بنتے ہیں۔ فوج کے محکمے میں سپاہیوں کے صندوق

اِس کے بہت پسند کئے گئے - یہ ڈھلائی کے سانچے وغیرہ بنانے کے لئے بھی پسند کی جاتی ہے -

ملنے کی جگہ:- بونسم بنگال سے کم اور آسام کے صوبے سے بہت زیادہ مِل سکتی ہے لیکن اِس کی مانگ روز بروز بڑھتی جارہی ہے - اِس کے ۴۰ فٹ تک لانبے اور ۵ فٹ گولائی کے لٹھے مل جاتے ہیں -

مزید معلومات کے لئے "فارسیٹ یوٹی لائیزیشن آفسر" آسام کو لکھنا چاہیئے -

قیمتیں:- آسام میں اِس کے لٹھوں کا نرخ ۲۵ر سے ۵۰ر فی ٹن اور چری ہوئی لکڑی کی قیمت عہ و عہ فی مکعب فٹ ہوتی ہے - (۱۹۳۶ء)

پیسیا کی لکڑیاں

پیسیا مورنڈا اور پیسیا اسمتھیانا

تجارتی نام:- اسپروس -

دیسی نام:- رائی - کاچل - پرتل (پنجاب)

وزن:- ۲۱ سے ۳۹ پونڈ فی مکعب فٹ - عموماً ۲۹ پونڈ -

لکڑی کی کیفیت:- سفید یا کسی قدر بادامی رنگ کی لکڑی ہوتی ہے۔ کچی اور پکی ہم رنگ ہوتی ہیں اور فرق کرنا دشوار ہے۔ بعض درختوں کی بہت اندرونی لکڑی کچھ سرخی مائل رنگ پر ہوتی ہے جسے غلط طور پر پکی لکڑی سمجھا جاتا ہے۔ اِن لکڑیوں میں رال کی قسم کی بو ہوتی ہے۔ ریشے سیدھے سچے اور یکساں ہوتے ہیں۔ رنگ سوکھنے پر پختہ بادامی ہو جاتا ہے۔ اِسپروس ہلکی قسم کی لکڑی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

سکھائی:- اِسپروس واجبی احتیاط کے ساتھ بآسانی ہوا میں سکھائی جا سکتی ہے۔ اِس کو گودام کے اندر سورج کی شعاعوں اور جھلسانے والی ہواؤں سے بچاتے ہوئے چھیدے کھُلے چٹے کی شکل میں سکھانا چاہیئے۔ اگر سکھانے میں ضرورت سے زیادہ جلدی کی جائے گی تو لکڑی پھٹنے لگے گی۔ اِسپروس جلد بدرنگی (دُکگرشہ) کو قبول کر لیتی ہے۔ اِس لئے چرائی کے بعد جلدی ہی اِس کو زمین سے کافی اونچائی دے کر چٹہ لگا دینا چاہیئے۔ یہ کلن میں بہت سہولت سے سوکھنے والی لکڑی ہے۔

مضبوطی:- وزن میں ہلکی ہونے کی وجہ سے اِسپروس ہندوستان کی زیادہ مضبوط لکڑیوں میں سے نہیں ہے۔ اپنے وزن کے موافق ضرور اس کو ایک عمدہ اور مضبوط لکڑی کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ اور جہاں ایک ہلکی قسم کی مضبوط لکڑی

درکار ہو وہاں اسپروس بہترین لکڑی ہے۔ یہ ساگون سے ۳۰ سے ۳۵ فیصدی ہلکی اور طاقت میں اُس کے ۶۵ سے ۸۵ فیصدی کے برابر ہے۔ بدرنگی (گگرمتہ) سے حفاظت کرتے ہوئے اسپروس ہوائی جہاز میں کام آنے والی بہترین ہندوستانی لکڑی ہے۔

پائداری:۔ یہ پائدار لکڑی نہیں۔ گیلی حالت میں یہ جلد بدرنگی (گگرمتہ) سے کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دوسری کمی اس لکڑی میں یہ ہے کہ یہ حفاظتی مصالحوں کو جذب نہیں کرتی اور بڑے سے بڑے دباؤ کے ساتھ بھی صرف پاؤ انچ گہرائی تک مصالحہ کھپاتی ہے۔ اس لحاظ سے اسپروس کے ریل کے سلیپروں کو صحیح سائز میں کاٹ لینے کے بعد مصالحہ دینا چاہیئے تاکہ مصالحہ دی ہوئی لکڑی فاضل چھنٹائی میں نہ نکل جائے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ چرائی، کٹائی اور کام کرنے کے نقطۂ نظر سے اسپروس بہت سہل لکڑی ہے لیکن چیر وغیرہ کی طرح اس میں بھی گانٹھ، گرہیں بہت ہوتی ہیں جس سے یہ بڑھئی کے کام کی ایک اچھی لکڑی نہیں ہو سکتی۔ "پلائی وڈ" کے لئے بھی یہ اچھی نہیں ثابت ہوئی چونکہ گانٹھ اور گوند کی موجودگی اس کے اچھے "وینیر" نہیں بننے دیتی۔

استعمال:۔ شمالی ہندوستان کے لکڑی کے تجارتی شہروں میں اسپروس کافی مشہور ہے۔ اس کو چھت گیریوں اور فرش کے تختوں، کھمبوں اور ہلکے فرنیچر۔ "پیکنگ بکس" اور پیٹیوں میں کافی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسپروس زیادہ تر ریل کے سلیپروں میں کام آجاتی ہے۔ اس کا کاغذ بھی عمدہ بنتا ہے ہلکے قسم کے صندوقوں کے لئے بھی یہ ایک عمدہ لکڑی ہو سکتی تھی مگر اس کی "سپلائی" اسقدر نہیں کہ کلکتہ، بمبئی جیسے شہروں کی اس بڑی ضرورت کو پورا کر سکے اور

تجارتی معیار پر کافی ہو۔

ملنے کی جگہ:۔ اسپروس عموماً فر سے مخلوط سلیپروں کے "سائز" میں بکتی ہے۔ کشمیر سے جہلم میں اس کے کچھ لٹھے بھی آتے ہیں ورنہ ہر جگہ سلیپروں ہی کے "سائز" میں بکتی ہے۔ اسپروس شمالی ہند کی لکڑی ہے۔ اس لئے معلومات کے واسطے "چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ" پنجاب۔ یو، پی یا کاشمیر کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:۔ پنجاب میں دریا کے قریبی ڈپوز پر اسپروس ۸ ر سے ۱۱ ر فی مکعب فٹ بکتی ہے۔ لٹھے ۲۵ سے ۳۵ ر فی ٹن۔ (۱۹۳۷ء)

پائینس کی لکڑیاں

پائینس ایکسلسا اور پائینس لانگی فولیا

تجارتی نام:۔ "پائینس ایکسلسا" کے لئے بلو پائن اور "پائینس لانگی فولیا" کے لئے چیر۔

دیسی نام:۔ "پائینس ایکسلسا" کے لئے کیل، بیار، تال وغیرہ اور پائینس لانگی فولیا کے لئے چیر و چیل۔

وزن:۔ چیر کا اوسط وزن ۳۸ پونڈ اور بلو پائن کا ۳۲ پونڈ فی مکعب فٹ۔

لکڑی کی کیفیت:۔ کچی لکڑی کچھ پیلاہٹ کے ساتھ سفید اور بادامی رنگ کی ہوتی ہے۔ ان لکڑیوں میں بیروزہ یا رال جیسی بو آتی ہے۔ عموماً سیدھے ہوتے ہیں لیکن بعض خاص علاقوں کے چیر کے ریشے کچھ گھومے بھی ہوتے ہیں مگر ایسے چیر کی کوئی تجارتی "سپلائی" بڑے پیمانے پر نہیں۔ چیر کے ریشے بناوٹ اور ترتیب کے لحاظ سے موٹے، باریک دونوں طرح ہوتے ہیں۔ چھوٹی بڑی گرہیں لکڑی میں جا بجا پائی جاتی ہیں۔ شمالی ہندیر کے بعد چیر دوسری بکثرت استعمال ہونے والی لکڑی ہے۔ بلو پائن کسی قدر بہتر ہوتی ہے۔

سکھائی:۔ یہ آسانی سے سوکھنے والی لکڑیاں ہیں۔ گودام یا سائبان کے اندر ذرا ہوا دار جگہ ان کا چھیدا چٹہ لگانا چاہیئے۔ لیکن بغیر کسی سائبان لگانے سے لکڑی کے پھٹنے کا خطرہ ہوگا۔ اسی طرح بند اور مرطوب جگہ لگانے سے بدرنگی (دگر گونگی) کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہ لکڑیاں کلین میں بہت سوکھتی ہیں۔

مضبوطی :- مضبوطی کے لحاظ سے چیر اور بلو پائن دونوں یکساں ہیں۔ بلو پائن نسبتاً ہلکی ہوتی ہے - یہ وزن میں ٹیک کے ۵ ۸ فیصدی کے قریب ہوتی ہیں۔ طاقتی تجربوں میں پنجاب کا چیر یو،پی کے چیر سے قدرے مضبوط ثابت ہوا ہے۔ دونوں لکڑیاں اپنے ہلکے وزن کی مناسبت سے کافی مضبوط کہی جاسکتی ہیں۔

پائداری :- چیر و بلو پائن دونوں کم پائدار اور تھوڑی عمر پانے والی لکڑیاں ہیں۔ لہذا ریل کے سلیپروں یا دیگر باہر کے کاموں میں انھیں حفاظتی مصالحہ دیئے بغیر نہ استعمال کرنا چاہیئے۔ چیر کی کچی لکڑی بخوبی مصالحہ لیتی ہے مگر پکی کم۔ بلو پائن اُس سے بھی کم مصالحہ جذب کرتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت :- اوزاروں کے لئے یہ بالکل نرم لکڑیوں میں سے ہیں اور بڑھئی خانے (ورکشاپ) کی عام ضرورتوں میں بہت کام آتی ہیں۔ اِن پر صفائی بھی خاصی آتی ہے مگر " پالش " اچھا نہیں ہوتا۔ البتہ رنگ (پینٹ) ان پر بخوبی ہوتا ہے۔

استعمال :- چیر و بلو پائن پنجاب اور یو،پی میں عام ہلکے کاموں کیبوں اور سامان کی پیٹیوں میں بکثرت استعمال ہوتی ہیں۔ حفاظتی مصالحہ کے ساتھ ریلوے سلیپروں کے لئے بھی ٹھیک ہیں جو ۱۶ - ۱۷ برس چلتے ہیں۔ ان کی کھپریلیں بھی بنائی جاتی ہیں۔ ہلکے فرنیچر اور بہت سی خانگی ضروریات میں بھی کافی کام آتی ہیں۔

ملنے کی جگہ :- چیر و بلو پائن دونوں ہمالیہ کے جنگلوں سے سلیپروں کے " سائز " میں نیچے لائے جاتے ہیں لیکن دریاؤں کے " ڈپوز " پر ان کے لٹھے بھی مل سکتے ہیں۔

معلومات کے لئے " چیف کنزر و یٹر آف فارسٹ " پنجاب و یو،پی یا

"کنزرویٹر آف فاریسٹ" صوبۂ شمالی و مغربی کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:- ریلو پائن کے ۱۲ فٹ لمبائی کے سلیپر صہ ر فی عدد کے حساب سے ملتے ہیں۔ (۱۹۲۸ء)

لٹھوں کی قیمت ۲۵ عۂ ر سے ۴۰ للعہ ر فی ٹن ہوتی ہے۔

پٹروکارپس ڈلبرجیائڈیز

تجارتی نام:- انڈمان پڈاک

دیسی نام:- پڈاک

وزن:- ۴۳ سے ۴۸ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:- کچی لکڑی بادامی یا مٹیالے سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ پکی گہرے لال رنگ کی۔ کبھی کھلتے ہوئے لال رنگ کی یا زردی مائل بھی ہوتی ہے۔ کوئی مخصوص بو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا۔ کبھی کچھ گہرے رنگ کی دھاریاں بھی لکڑی میں ہوتی ہیں۔ ریشے خمدار اور موٹے ہوتے ہیں۔ یہ ایک نہایت مضبوط، خوبصورت اور پائدار لکڑی ہے۔

سکھائی:- انڈمان پڈاک کو سکھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ سائبان کے اندر ہوادار جگہ باقاعدہ کھلا چٹہ لگانا اس کو سکھانے کا کافی انتظام ہے۔ کلن میں بھی پڈاک بآسانی سوکھتی ہے۔

مضبوطی:- انڈمان پڈاک، ساگون سے کچھ وزنی اور اسی نسبت سے سختی اور مضبوطی میں بھی زیادہ ہے۔ خاص بات یہ کہ استعمال میں آنے کے بعد اپنی صحیح جسامت (سائز) قائم رکھنے میں یہی ایک لکڑی ہے جو ساگون سے بھی کچھ بہتر کہی جا سکتی ہے جبکہ اور کوئی ہندوستانی لکڑی اس معاملے میں ساگون کے برابر بھی نہیں ہے۔

پائداری:- یہ بہت عمر پانے والی لکڑی ہے۔ عرصۂ دراز تک اس پر دیمک کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور بدرنگی (ڈگگرمتہ) سے بھی اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ دہرہ دون کے قبرستانی مشاہدہ" میں اس کے چھ ٹکڑوں میں سے

ہر ایک نسا شت سال بعد بھی صحیح وسالم اور درست حالت میں پایا گیا۔ پڈاک کی کچی لکڑی حفاظتی مصالحے کو لیتی ہے مگر پکی نہیں لیتی۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ انڈمان پڈاک کام کرنے اور چرائی کٹائی کے لحاظ سے زیادہ محنت طلب نہیں مگر ریشوں کے گھماؤ کے باعث صفائی لانے میں ذرا دقت ہوتی ہے۔ اس کے بعد مسامات کو پُر کر کے اِس پر مومی پالش بہت عمدہ ہوتا ہے۔ یہ "پلائی ووڈ" کے لئے موزوں لکڑی نہیں البتہ اس کی باریک چیری ہوئی تختیاں بہت عمدہ ہوتی ہیں۔ پڈاک بہت خوش رنگ زیبائشی لکڑی ہے۔

استعمال:۔ انڈمان پڈاک ہندوستان اور یورپ میں کافی مشہور لکڑی ہے۔ یہ قیمتی طرز کی اعلیٰ عمارتی لکڑی ہے جس سے فرنیچر بھی بہترین بنتا ہے۔ اس کی "بلیرڈ" کھیلنے کی بھاری میزیں۔ اعلیٰ قسم کی ریل گاڑیاں۔ جہازوں کے کمرے۔ فرش اور لکڑی کا کل آرائشی سازوسامان بہت عمدہ بنتا ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ پڈاک جزائر انڈمان کی خاص لکڑی ہے جہاں سے اس کے بڑے چورس لٹھے کافی تعداد میں مل سکتے ہیں۔ معلومات کے لئے "چیف فارسٹ آفیسر" پورٹ بلیر۔ انڈمان کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:۔ انڈمان میں چوکور لٹھے ۹۵ روپے سے ۱۱۰ فی ٹن اور باریک چران کی لکڑی ۱۱۰ سے ۱۵۰ روپے فی ٹن تک بکتی ہے (۱۹۳۷ء) پڈاک کی قیمت بازار کی حالت کے موافق گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔

"برووڈ" انڈمان پڈاک کے درختوں سے ایک قسم کی لکڑی جو "برووڈ" کہلاتی ہے کافی نکلتی ہے۔ اس کی قیمت اور نمونہ کے لئے بھی "چیف فارسٹ آفیسر" انڈمان کو لکھیئے۔

ٹیروکارپس مارسوپیم

تجارتی نام:۔ بجے سال ۔

دیسی نام:۔ پیاسال (بہار) وینگائی (تامل) ہون (کرگ)

وزن:۔ ۴۸ سے ۵۰ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:۔ کچی لکڑی مائل بہ سفیدی اور پکی "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے جس میں کہیں کہیں گہرے نشان بھی ہوتے ہیں۔ کوئی خاص بو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا۔ بجے سال اوسط درجے کے گھنے ریشوں کی لکڑی ہے جو اکثر بڑے گھماؤ کے ساتھ خمدار ہوتے ہیں۔ یہ عمارتی ضروریات کی درمیانی درجے کی وزنی، عمدہ لکڑی ہے مگر کوئی خاص خوبصورتی اپنے اندر نہیں رکھتی۔

سکھائی:۔ یہ خاصی آسانی سے سوکھ جاتی ہے سوا اس کے کہ سوکھنے کی حالت میں بیرونی سطحوں پر سے کچھ باریک تڑختی ہے لیکن اور کوئی خاص خرابی نہیں ظاہر کرتی۔ اس کی گیلی چرائی کرا کے کہیں سائبان کے اندر کھلا چٹہ لگانا چاہیئے۔ بجے سال کا بیچ کا حصہ عموماً خراب ہوتا ہے جسے چرائی کے وقت نکلوا دینا بہتر ہے۔ یہ کلن میں بہت اچھی طرح سوکھتی ہے اور سوکھنے پر اس کا رنگ بھی عمدہ نکلتا ہے۔

مضبوطی:۔ بجے سال خوب وزنی، سخت اور مضبوط لکڑی ہے۔ یہ ساگون سے ۱۰ فیصدی بھاری، ۳۵ فیصدی سخت اور ۳۵ ہی فیصدی چوٹ او صدمہ سہنے میں بڑھی ہوئی ہے۔ دیگر قوتوں میں یہ ساگون کے برابر ہے لیکن جسامت صحیح قائم رکھنے میں یہ قبل الذکر "پٹروکارپس ڈلبرجیائڈیز" کے برابر عمدہ نہیں۔

پائداری:۔ بجے سال کافی پائدار لکڑی ہے۔ دہرہ دون کے

"قبرستانی مشاہدے" میں اِس کے ۶ ٹکڑے ۶ سال تک قائم پائے گئے جن میں سے تین کو دیمک سے کچھ نقصان پہنچا تھا۔ جنوبی ہند میں بجے سال ایک بہت پائدار لکڑی خیال کی جاتی ہے۔ اِس کی کچی لکڑی حفاظتی مصالحے کو جذب کرتی ہے مگر پکی نہیں کرتی۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ جہاں تک چرائی، کٹائی کا تعلق ہے بجے سال کوئی زحمت نہیں دیتی لیکن ریشوں کے گھماؤ کے باعث اِس پر صفائی لانا ضرور دشوار ہے۔ مسامات کی بھرائی کے بعد اِس پر پالش بھی بخوبی ہوتا ہے۔ "پلائی ووڈ" اِس کی اچھی نہیں بنتی لیکن باریک چری ہوئی تختیاں خاصی عمدہ ہوتی ہیں۔

استعمال:۔ جنوبی ہند میں بجے سال کا درخت کافی بڑا ہوتا اور عمدہ لکڑی دیتا ہے۔ "ٹیک" اور "روزووڈ" کے بعد یہ اچھی لکڑیوں میں سے ہے۔ لیکن وسط ہند میں بجے سال چھوٹا ہوتا ہے جس کی لکڑی عموماً عمارتی ضروریات اور کاشتکاری کے کاموں میں خرچ ہوتی ہے۔ کچھ فرنیچر۔ غلہ ناپنے کے پیمانوں۔ بَیل گاڑیوں اور ریلوں میں بھی کام آتی ہے۔ اِس پر کھُدائی کا کام بھی اچھا ہوتا ہے۔ بجے سال کے بنے ہوئے برتنوں اور پیالوں میں کھانا پینا مریض ذیابطیس کیلئے بہت مفید سمجھا جاتا ہے اگرچہ لکڑی کے کیمیاوی تجربے سے یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی مگر کچھ ڈاکٹر اِس کو صحیح مانتے ہیں۔

ملنے کی جگہ:۔ بجے سال سی،پی۔ بمبئی۔ کُرگ۔ مدراس۔ اُڑیسہ اور یو،پی سے کافی مل سکتی ہے۔ جنوبی ہند کے بجے سال کی لکڑی شمالی ہند کے بجے سال سے بہتر ہوتی ہے۔ معلومات کے لئے اوپر بیان کئے ہوئے صوبوں میں کسی "کنزرویٹر آف فاریسٹ" کو لکھیئے۔

قیمتیں :- بمبئی میں عمدہ بیجے سال ما ۱۳۰ ر فی ٹن اور مدراس میں ۳۰ ر
سے ۶۰ ر فی ٹن - سی، پی میں ۶۰ ر سے ۴۵ ر فی ٹن - اڑیسہ میں ۲۰ ر
سے ۴۵ ر فی ٹن اور یو، پی میں ۳۰ ر ٹن - (۱۹۲۷ء)

پٹروکارپس سینٹےلینس

تجارتی نام :- لال صندل -

وزن :- ۷۰ پونڈ فی مکعب فٹ -

یہ اسی خاندان کی ایک اور لکڑی ہے جو شکل وصورت میں پڑاک سے ملتی ہے - لیکن اُس سے بہت وزنی اور سخت ہوتی ہے - یہ بیحد مضبوط و پائدار لکڑی ہے - زیادہ بھاری اور سخت ہونے کی وجہ سے یہ فرنیچر وغیرہ کے لئے ناموزوں ہے لیکن جنوبی ہند میں یہ اعلیٰ آرائشی مکانات میں خوبصورت کھمبوں کے بطور استعمال ہوتی ہے نیز خرادی اشیاء اور لکڑی میں کھدائی کے کام کی بھی یہ ایک عمدہ لکڑی ہے - اِس کے سکھانے میں بھی کوئی دشواری نہیں ہوتی لیکن کم ملتی ہے اور زیادہ تر صرف کداپا کے ضلع میں پیدا ہوتی ہے -

قیمت :- للعہ ۴۰ ر سے ما ۱۴۵ ر فی ٹن تک ہوتی ہے -

اسکیما والی شائی

تجارتی نام :۔ چلونی ۔

دیسی نام :۔ بنڈل ووڈ ۔ کنک (بنگال)

وزن :۔ ۴۳ سے ۴۶ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سکھانے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :۔ کچی لکڑی سفیدی مائل ۔ پکی کچھ سرخی لئے ہوئے "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے جو کہیں کہیں گہرا ہوتا ہے۔ کوئی خاص بو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا ۔ ریشے گھومے ہوئے اور ناہموار ہوتے ہیں۔ بناوٹ میں درمیانی درجے کے گھنے ۔ چلونی ایک اوسط درجے کی وزنی، خاصی عمدہ لکڑی ہے ۔

سکھائی :۔ یہ لکڑی سوکھنے میں مڑتی، اینٹھتی اور پھٹتی ہے ۔ اس لئے اس کو بہت احتیاط اور نگہداشت سے سکھانے کی ضرورت ہے۔ لکڑی کو گیلا ہی چرواکر گھنا چٹہ لگانا اور ڈھک دینا چاہیئے ۔ چلونی کلن میں نسبتاً زیادہ سہولت سے سوکھتی ہے ۔ دہرہ دون میں اس کو کلن میں بغیر کسی نقص و خرابی کے سکھایا جا سکا ۔

مضبوطی :۔ یہ ساگون کے ہم وزن لیکن پھٹنے کے خلاف اُس سے زیادہ مضبوط ہے اگرچہ دیگر خوبیوں میں اُس سے گری ہوئی ہے۔ سختی میں بھی چلونی ساگون سے ۱۵ فیصدی کم ہے ۔

پائداری :۔ یہ زیادہ دیرپا لکڑی نہیں ہے ۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں اس کے سب ٹکڑے پانچ سال کے اندر دیمک زدہ ہو گئے۔ چلونی حفاظتی مصالحہ کے لئے بھی کوئی قبولیت نہیں رکھتی یہاں تک کہ اس کی کچی لکڑی بھی اچھی طرح مصالحہ نہیں لیتی ۔

اوزاروں سے مناسبت :۔ چلونی آسانی سے چرتی اور صفائی لاتی ہے ۔

لیکن یہ ہاتھوں میں کھجلی پیدا کرتی ہے جس سے کام کرنے والے اس کو بُرا سمجھتے ہیں۔

استعمال:- اپنی پیداوار کے علاقوں میں چلونی بہت کچھ عمارتی کاموں میں صرف ہوتی اور کاشتکاری کے اوزاروں نیز کانوں کے اندر کی لکڑیوں میں بھی کام آتی ہے۔ اگر یہ آسانی سے سوکھنے والی لکڑی ہوتی تو اس کے استعمال کی بہت سی گنجائشیں تھیں۔ پھر بھی کلن میں سکھائی ہوئی چلونی بہتر ہوتی اور عمارتی ضروریات میں برگوں وغیرہ کے بطور بخوبی استعمال کی جاسکتی ہے۔

ملنے کی جگہ:- چلونی آسام و بنگال میں ہوتی ہے جہاں سے اس کے ۲۰ فٹ لانبے اور ۶ فٹ تک گولائی کے لٹھے سہل الحصول ہیں معلومات کیلئے "یوٹی لائیزیشن آفسر" آسام یا بنگال کو لکھا جائے۔

قیمتیں:- بنگال میں اس کے لٹھے ۲۰ روپے سے ۳۰ روپے فی ٹن اور چران کی ہوئی لکڑی ۲۵ روپے سے ۴۵ روپے فی ٹن بکتی ہے آسام میں لٹھے ۳۱ روپے فی ٹن اور چری ہوئی لکڑی عہر فی مکعب فٹ۔ (۱۹۳۷ء)

شلی شرا ٹرائی جوگا

تجارتی نام:۔ کسُم

دیسی نام:۔ کسُم ۔ ساگیڈ (کرگ) پُوم (مالابار)

وزن:۔ ۵۹ سے ۶۸ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:۔ کچی لکڑی دُھندلے سفید رنگ کی اور پکی سُرخی مائل بُختہ "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے ۔ کوئی بُو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا۔ ریشے درمیانی ندجے کے گھنے اور کہیں کہیں خمدار ہوتے ہیں۔ کسُم ہندوستان کی بہت سخت، وزنی لکڑیوں میں سے ہے ۔

سُکھائی:۔ یہ دقت سے سوکھنے والی لکڑی ہے اور سوکھنے میں پھٹتی ، پُھٹتی ہے جس سے اِس کو بہت آہستہ سُکھانے کی ضرورت ہے ۔ اِس کو گیلا چِروا کر گھنا چٹہ لگانا اور ڈھک دینا چاہیئے تاکہ خشک ہواؤں سے حفاظت رہے ۔ کسُم بِھٹی میں زیادہ خرابی لاتی ہے۔ اِس لئے اِس کو ہوا ہی میں احتیاط سے سُکھانا چاہیئے۔

مضبوطی:۔ کسُم بہت سخت ، بھاری اور مضبوط لکڑی ہے۔ وزن میں یہ ساگون سے قریبًا ۶۰ فیصدی زیادہ اور مضبوطی میں ۴۰ فیصدی بڑھی ہوئی ہے ۔ پھٹنے کے خلاف یہ ساگون سے ۸۵ فیصدی زیادہ مضبوط اور سختی میں اُس سے ۱۶۵ فیصدی بڑھی ہوئی ہے ۔

پائداری:۔ باوجود اس قدر سخت و مضبوط ہونے کے کسُم چنداں دیرپا لکڑی نہیں ہے ۔ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں یہ ۶ سال کے قریب چلی۔ کسُم حفاظتی مصالحے کو بھی قبول نہیں کرتی ۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ زیادہ وزنی و سخت ہونے کی وجہ سے کسُم

چرائی، کٹائی اور کام کرنے میں بہت محنت لیتی ہے۔ سوکھنے پر اس کی چرائی اور بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ بہر حال۔ ان مراحل کے بعد اس پر بخوبی صفائی آتی اور خرادی کام میں بھی یہ ٹھیک ثابت ہوتی ہے۔

استعمال:۔ کُسم کئی ایک کاموں کے لئے ایک عمدہ لکڑی ہے۔ ہلوں میں پہیوں، چرخیوں، کولھو کی ٹھوس لکڑیوں اور اوزاروں کے دستوں میں یہ بہت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

کانوں کے اندر کی لکڑیوں اور چھتوں میں بھی عمدہ رہتی ہے حفاظتی مصالحوں کے ساتھ کُسم ایک بہت اچھی عمارتی لکڑی ہوتی ہے مگر ہنوز اس کو مصالحہ دینے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ فرش کی لکڑیوں اور چوبی سڑکوں کے لئے بھی یہ مناسب لکڑی ہے۔ جلنے میں بھی کُسم بطور ایندھن کے عمدہ ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ یہ بمبئی۔ اڑیسہ اور یو، پی سے ملتی ہے۔ سی، پی۔ بہار اور مدراس میں بھی ہوتی ہے مگر کسی ایک جگہ سے بہت سی نہیں مل سکتی چونکہ اس کے درخت کو "لاکھ" حاصل کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے۔ معلومات کے لئے مندرجہ بالا صوبوں میں سے کسی کے "کنزرویٹر آف فاریسٹ" کو لکھئے۔

قیمتیں:۔ بمبئی میں لکڑی کے "سائز" و حالت کے موافق عنلہ، سے عطلعہ فی ٹن۔ اڑیسہ میں عشلعہ اور یو، پی میں عشلعہ فی ٹن ہوتی ہے۔ (اشتہار ۱۹۳۶ء)

شوریا کی لکڑیاں

(۱) شوریا روبسٹا (۲) شوریا آسامیکا

تجارتی نام:- (۱) سال - (۲) مکائی -

دیسی نام: (۱) سال - (۲) مکائی -

وزن:- سال ۳۰ سے ۵۶ پونڈ فی مکعب فٹ - مکائی ۴۳ سے ۴۷ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد) -

لکڑی کی کیفیت:- سال کی لکڑی اس قدر مشہور و معروف ہے کہ اس کی نسبت چنداں بیان کرنے کی ضرورت نہیں - یہ بھورے رنگ کی - آڑے ترچھے ریشوں والی - بہت وزنی اور سخت و مضبوط لکڑی ہے - ریشے بناوٹ میں درمیانی درجے کے گھنے اور گھومے ہوئے ہوتے ہیں - سال شمالی ہندوستان کی سب سے زیادہ استعمال ہونے والی لکڑیوں میں سے ہے - مکائی اس سے نسبتاً ہلکی اور کمزور ہے - اس کا رنگ کچھ بادامی اور ریشے سیدھے ہوتے ہیں - یہ بھی اپنی جگہ پر ایک کارآمد لکڑی ہے مگر سال سے مختلف -

سکھائی:- سال بہت آہستہ اور مشکل سے سوکھنے والی لکڑی ہے یہاں تک کہ کئی کئی سال بعد بھی وہ اندر سے کافی گیلی نکلتی ہے - یہ سوکھنے میں بیرونی سطحوں سے کچھ پھٹتی بھی ہے لیکن اس سے لکڑی کو کوئی خاص گزند نہیں پہنچتا - تاہم اگر احتیاط نہ کی جائے اور لکڑی دھوپ میں یا تیز گرم و خشک ہواؤں کے مقابل رہے تو ضرور اس کے زیادہ پھٹ جاتے اور اینٹھنے کا خطرہ ہے - سال کو گیلی حالت میں چرواکر سائبان کے اندر چٹہ لگا کے ڈھک دینا چاہیے تاکہ لکڑی کو زیادہ گرمی و خشکی سے سامنا نہ ہو -

مکائی کا سکھانا سال سے آسان ہے اور یہ اُس سے جلد سوکھتی ہے۔

مضبوطی:۔ سال بہت مضبوط و پائدار لکڑی ہے۔ یہ ساگون سے وزن میں ۳۰ فیصدی بڑھی ہوئی۔ ۵۰ فیصدی زیادہ سخت اور ۲۰ سے ۳۰ فیصدی کے قریب زیادہ مضبوط ہے۔ صدمہ اور چوٹ برداشت کرنے میں یہ ساگون سے ۴۵ فیصدی بڑھ کر ہے۔ دہرہ دون میں سال پر جو طاقتی جانچ ہوئی اُس سے ثابت ہوا کہ یو،پی اور بنگال کا سال سی،پی کے سال سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ مکائی سال سے بہت کمزور لکڑی ہے۔ سختی و مضبوطی میں ساگون سے ۲۰ - ۲۵ فیصدی کم۔

پائداری:۔ سال بہت دیرپا لکڑی ہے۔ اس کے ریلوے سلیپر ۱۶ سے ۱۸ برس تک چلتے ہیں۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں سال کے ۴ ٹکڑے چھ برس تک قائم رہے جن میں سے ۴ کچھ گُکر مُتہ (بدرنگی) سے متاثر ہوئے تھے۔ بہرحال سال کی کچی لکڑی بہت جلد تباہ ہونے والی ہے جسے بغیر حفاظتی مصالحے کے کام میں نہ لانا چاہیئے۔ سال کی پکی لکڑی مصالحے کو جذب نہیں کرتی۔ مکائی کم پائدار لکڑی ہے۔ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں اس کے سب ٹکڑے ۵ سال کے اندر تباہ ہوگئے لیکن یہ حفاظتی مصالحے کی قبولیت رکھتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ سال کی سوکھی لکڑی ضرور چرنے اور کام کرنے میں محنت لیتی ہے لیکن گیلی لکڑی کی چرائی،کٹائی زیادہ دشوار نہیں۔ سال کے ریشے موٹے اور بھدے ہوتے ہیں اور کام کرنے میں کھُردرے ظاہر ہوتے ہیں مگر سال زیادہ تر موٹے کاموں اور عمارتی ضروریات کی لکڑی ہے جن میں چنداں نفاست کی ضرورت نہیں ہے۔ مکائی چرنے، کٹنے میں سہل العمل ہے۔ اس پر

صفائی بھی ساں سے بہتر آتی ہے اور یہ نسبتاً باریک کاموں میں استعمال کی جاسکتی ہے۔

استعمال:۔ سال کا استعمال بہت وسیع ہے۔ سال ہی کے ریلوے سلیپر ایسے ہوتے ہیں جنھیں بغیر حفاظتی مصالحے کے بھی پورے اطمینان سے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بڑے بڑے عمارتی کاموں میں بھی لائی جاتی ہے۔ اس کے شہتیر، کڑیاں، برگے، بلیاں، پُلوں اور گاڑیوں میں کام آنے والی لکڑیاں اچھی بنتی ہیں۔ اوزاروں کے دستے اور خیموں کی کھونٹیاں بھی اچھی بنتی ہیں۔ یہ کُل شمالی ہند۔ مشرقی ہند اور وسط ہند کی ایک بہت ہی کارآمد اور کھیتی باڑی کے کام کاج کی قابل اطمینان لکڑی ہے۔ بخلاف اس کے مکائی اپنے پیداواری علاقوں سے دُور بہت کم مشہور ہے۔

"نارتھ آسام ٹمبر ملز" مکائی کو شہتیروں، برگوں اور تختوں کے "سائز" میں کافی "سپلائی" کرتے ہیں جو عمارتی کاموں اور فرنیچر میں صرف ہوتے ہیں۔ مکائی کی "پلائی ووڈ" بھی اچھی بنتی ہے جس سے چائے کے "پیکنگ بکس" بناتے ہیں۔

ملنے کی جگہ:۔ سال یو، پی۔ سی، پی۔ بنگال۔ آسام اور بہار اڑیسہ سے لٹھوں، سلیپروں، شہتیروں، برگوں اور بلیوں کے "سائز" میں بکثرت دستیاب ہوتا ہے۔

معلومات کے لئے کسی قریبی "کنزرویٹر آف فاریسٹ" کو لکھئے۔ مکائی صرف آسام میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی نسبت "فاریسٹ یوٹی لائیزیشن آفیسر آسام کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:۔ سال کی لکڑی مختلف سائزوں میں کم و بیش قیمت کو فروخت

ہوتی ہے جو ۱۵ر فی ٹن سے لے کر ما ۱۲۵ر ٹن تک ہوسکتی ہے۔ اچھے لٹھے بالا وسط ۴۰ر سے ۶۰ر فی ٹن تک بکتے ہیں۔ ریل کے سلیپروں میں سالانہ ۳ر فی عدد ملتا ہے۔

مکانوں کے لئے آسام میں ۴۰ر فی ٹن ملتے ہیں۔ اور چیران کی ہوئی لکڑی ۶ پیسہ فی مکعب فٹ دستیاب ہوسکتی ہے۔ (۱۹۳۷ء)

اسٹرکیولیا کمپے نولیٹا

تجارتی نام:- پپیتہ۔

دیسی نام:- پپیتہ۔ سابیا (برما)

وزن:- ۲۱ سے ۲۵ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:- پپیتے کی لکڑی کا اصلی رنگ سفیدی کے ساتھ بادامی ہوتا ہے۔ اِس لکڑی کو اگر درخت کے گرنے کے بعد فوراً چِرواکر نہ اُٹھالیا جائے تو اِس کو جلد گگرمُتہ اور نیلگوں بدرنگی لگ جاتی ہے۔ کوئی خاص بُو و ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا۔ بہت ہلکی، سیدھے اور موٹے ریشوں کی لکڑی ہے اور ہلکی قسم کے "پیکنگ کیسوں" نیز "پیچس" بنانے کیلئے موزوں ہے۔

سُکھائی:- پپیتے کی لکڑی کو گلنے اور بدرنگی سے بچانے کے لئے جلد از جلد سُکھانے کی تدبیر کرنی چاہیئے۔ اِس لئے اُس کو کلن میں سُکھانا بہتر ہے۔ کلن میں سُکھانے کی سہولت ممکن نہ ہو تو لکڑی کو گرم وخشک موسم میں حاصل کرکے خوب ہوادار جگہ پیدا چٹہ لگایا جائے۔ بلکہ بہتر ہو جو لکڑی کو چٹہ لگانے سے پہلے دو ایک دن کے لئے دھوپ لگا لی جائے جیسا کہ نرم قسم کی لکڑیوں کو سُکھانے کی ہدایات میں پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ پپیتہ کی لکڑی کو بہت تیزی سے سُکھانے کے باوجود پھٹنے کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا البتہ مرطوب موسم میں بدرنگی (گگرمُتہ) اور کیڑے کا خدشہ ہوتا ہے۔

مضبوطی:- پپیتہ مضبوط لکڑی نہیں ہے اور جہاں سختی و پائداری کی ضرورت ہو اِسے نہ استعمال کرنا چاہیئے۔ پپیتہ طاقت میں سیل کے قریب قریب ہے اور معمولی ضروریات کے "پیکنگ کیس" اِس کے بنائے جا سکتے ہیں۔ موٹی پلائی ووڈ

کے درمیان بھراؤ کے بطور بھی بہت ہلکی اور عمدہ رہتی ہے -

پائداری:- پیپتہ جلد تباہ ہو جانے والی لکڑی ہے لیکن اچھی طرح سکھا لینے کے بعد حفاظتی مصالحوں کے ساتھ یہ اندرونی استعمال میں خاصی چل جاتی ہے - یہ مصالحے کو بخوبی جذب کرتی ہے یہاں تک کہ معمولی برش سے لیپ کرنے میں بھی کافی مصالحہ لے لیتی ہے -

اوزاروں سے مناسبت:- اوزاروں کے لئے پیپتہ آسان ترین لکڑیوں میں سے ہے - اس پر صفائی بھی بخوبی آتی ہے لیکن پالش کے بجائے رنگ اچھا ہوتا ہے -

استعمال:- پیپتہ "پیکنگ بکس" اور دیا سلائی بنانے کے لئے مناسب لکڑی ہے نیز "پلائی ووڈ" میں بھراؤ کی لکڑی کے بطور بھی اچھی رہتی ہے - پیپتہ بالسا کے بجائے بھی اچھی لکڑی ہے اگرچہ اتنی ہلکی اور سُبک نہیں ہوتی - اس وقت تک پیپتہ کی لکڑی زیادہ تر پیچیں بنانے میں استعمال ہوتی ہے اور کچھ پیکنگ بکسوں میں بھی کام آتی ہے -

ملنے کی جگہ:- پیپتہ زیادہ تر انڈمان سے ملتا ہے - برما میں بھی کافی ہوتا ہے لیکن سب دیا سلائی کی صنعت میں وہاں کا وہیں خرچ ہو جاتا ہے - کلکتہ میں عموماً اس کے لٹھے آتے ہیں مگر "چیف فاریسٹ آفسر" پورٹ بلیر، انڈمان کو درخواست کرنے سے یہ چری ہوئی لکڑی کی شکل میں بھی مل سکتا ہے -

قیمتیں:- پیپتہ کی قیمت بندرگاہ پورٹ بلیر تک ۳۰ ۔ فی ٹن ہے - (۱۹۳۹ء)

"اسٹرکیولیا ایلاٹا" دوسری لکڑی پیپتے سے ملتی جلتی ہے جو مدراس و بنگال میں پائی جاتی ہے - یہ پیپتہ سے مضبوطی اور صفائی میں کچھ بہتر ہوتی ہے -

سوئیٹونیا فلوری بنڈا

تجارتی نام :- سوٹ -

دیسی نام :- سوٹ - ماٹک تھاپٹ یا شٹل (برما)

وزن :- ۳۰ سے ۴۱ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سکھانے پر)

لکڑی کی کیفیت :- یہ لکڑی سفیدی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے جس میں کہیں کہیں کچھ سرخی کی جھلک ہوتی ہے - کچی اور پکی لکڑی میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہوتا - کوئی مخصوص بو و ذائقہ بھی لکڑی میں نہیں ہوتا - یہ اوسط درجے کے گھنے سیدھے ریشوں کی لکڑی ہوتی ہے - دیکھنے میں بہت کچھ آم کی لکڑی سے مشابہ درمیانی درجے کی وزنی - کئی ایک کاموں کی اچھی لکڑی ہے -

سکھائی :- سوٹ کے سکھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی - گیلی حالت میں دیر تک رہنے سے اس کو گرمشہ (بدرنگی) اور پھپھوند لگنے لگتی ہے - لہٰذا اس کو جلدی سکھانا چاہیئے - لٹھوں کو گیلا ہی چرائی کر کے ایک اچھے ہوا دار گودام میں لکڑی کا چھیدا چھیدا چٹہ لگا دینا چاہیئے - ایسی لکڑی کلن میں بہتر سوکھتی ہے -

مضبوطی :- سوٹ ساگون سے کچھ ہلکی اور ۳۰ فیصدی کے قریب اس سے نرم ہے - اسی طرح دیگر قوتوں میں بھی یہ ساگون سے ۲۰ - ۲۵ فیصدی کم ہے - یہ اوسط درجے کی مضبوط اور ہلکی لکڑی ہے -

پائداری :- یہ پائدار لکڑی نہیں اور زیادہ عمر نہیں پاسکتی - دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں اس کے سب ٹکڑے ڈیڑھ سال کے اندر دیمک زدہ ہو گئے لیکن حفاظتی مصالحوں سے اس کی پائداری بڑھا سکتے ہیں -

اوزاروں سے مناسبت :- اوزاروں کے لئے یہ نرم اور سہل العمل لکڑی ہے

اِس پر صفائی کافی آتی اور یہ کیل کو بھی خوب پکڑتی ہے۔ بسوٹ کی "پلائی ووڈ" بھی اچھی بنتی ہے بشرطیکہ لٹھوں کو کیڑے اور بدرنگی سے محفوظ حالت میں کارخانے تک پہنچا دیا جائے۔

استعمال :۔ بسوٹ کئی ایک کاموں کے لئے عمدہ لکڑی ہے۔ اِس کے صندوق بھی اچھے بنائے جا سکتے ہیں سوائے اِس کے کہ اِس کا رنگ اِس مطلب کے لئے زیادہ مناسب نہیں۔ چٹاگانگ (بنگال) میں بسوٹ کشتی سازی اور مکانات بنانے میں کافی استعمال ہوتی ہے۔ "میچس" بنانے کی بھی یہ عمدہ لکڑی ہے اور حفاظتی مصالحے کے ساتھ ہر طرح قابلِ اطمینان ہو سکتی ہے۔

ملنے کی جگہ :۔ بسوٹ چٹاگانگ اور برما کے جنگلوں سے ملتی ہے اور ۸ فٹ تک گولائی کے اچھے لانبے لٹھے مِل جاتے ہیں۔ معلومات کے لئے فارسیٹ یوٹلائیزیشن آفیسر" بنگال و برما کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں :۔ بنگال میں ۲۵ء سے ۳۰ء فی ٹن۔ برما میں اس سے کچھ کم۔ (۱۹۳۷ء)

ٹیکٹونا گرانڈِس

تجارتی نام :- ٹیک -

دیسی نام :- ساگون - ساگوان - ٹیکو وغیرہ -

وزن :- ۳۸ سے ۴۳ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت :- کچی لکڑی بھوسلی سفید اور پکی ہلکے سنہری "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے - برما اور جنوبی ہند کا ساگون رنگ میں کسی قدر ہلکا اور ریشے زیادہ سیدھے ہوتے ہیں -

سی پی اور بمبئی کا ساگون گہرے رنگ کا اور اکثر سیاہی مائل دھاریاں لئے ہوتا ہے - ساگون کی لکڑی چرائی کے بعد ہوا لگنے اور سوکھنے کے دوران میں گہرا رنگ اختیار کرتی جاتی ہے - اِس لکڑی میں ایک خاص بو ہوتی ہے مگر کوئی ذائقہ نہیں ہوتا - لکڑی چھونے میں چکنی محسوس ہوتی ہے اگرچہ ریشے موٹے ہوتے ہیں -

سُکھائی :- ٹیک ہوا اور کلن دونوں طرح سے ایک با آسانی اور عمدگی کے ساتھ سوکھنے والی لکڑی ہے - اچھے ہوا دار گودام میں اِس کا باقاعدہ کھلا چٹہ لگا دینا اسکے سُکھانے کی کافی تدبیر ہے -

مضبوطی :- کتاب کے آخر میں نقشہ ضمیمہ میں ساگون کو لکڑی کی خوبیوں کے بلحاظ بدرجہ ۱۰۰ مانتے ہوئے دوسری لکڑیوں کا اُس سے مقابلہ کیا گیا ہے جس سے فوراً پتہ چل سکتا ہے کہ کوئی لکڑی ساگون کے مقابلے میں کیسی ہے - ساگون کو اِس لئے منتخب سمجھا گیا ہے کہ وہ زیادہ وزنی نہ ہوتے ہوئے بھی مضبوطی، پائداری اور شکل و جسامت کو برقرار رکھنے میں سب سے بہتر لکڑی ہے -

پائداری :- ساگون کی پکی لکڑی قدرتی طور پر بہت دیرپا واقع ہوئی ہے -

عرصۂ دراز تک اُس پر دیمک یا اور کسی قسم کے کیڑے کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ تاہم گُگر متّہ (بدرنگی) سے ساگون بھی اثر پذیر ہوئے بغیر نہیں رہتی خاصکر گیلی حالت میں۔ دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں ٹیک کے ٹکڑے چھ سال کے اندر سب گُگر مُتّہ سے خراب ہو گئے۔ بہرحال عمدہ "ٹیک" فی الجملہ بہت پائدار لکڑی ہے۔ کچّی لکڑی ضرور دیمک وغیرہ سے جلد تباہ ہو جاتی ہے لیکن حفاظتی مصالحے سے اُس کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ ساگون اوزاروں کے بہت موافق اور ہر کام میں ایک آرام دہ لکڑی ہے۔ اِسی لئے بڑھئی خانے میں بہت مقبول و ہر دلعزیز ہے۔ اِس پر صفائی خوب آتی اور "پالش" بھی اچھی طرح ہوتا ہے۔ ساگون کی "پلائی وڈ" بھی بہت عمدہ بنتی ہے۔ اور اِس کی باریک چیری ہوئی تختیاں (SLICES) یورپ میں آرائشی ضروریات میں بہت استعمال کی جاتی ہیں جو اَب ہندوستان میں بھی کافی مروّج ہو چکی ہیں۔

استعمال:۔ "ٹیک" بہت سے کاموں میں لایا جاتا ہے۔ فرنیچر کے لئے یہ بہترین لکڑی ہے اور ریل گاڑیاں بنانے کے لئے بھی خاص طور پر عمدہ ہے۔ جہازوں کے بنانے میں بھی لاجواب لکڑی سمجھی جاتی ہے۔ اِس کی ہر دلعزیزی کا خاص باعث اِس کا یہ وصف ہے کہ ساگون استعمال کی حالت میں موسمی تبدیلیوں کے زیرِ اثر اپنی شکل و جسامت کو بہت کم بدلتا ہے۔ اِس لئے اِس کے بنائے ہوئے ڈھانچے بہت پائدار اور اپنے "سائز" کو درست قائم رکھنے میں مشہور ہوتے ہیں۔ برما اور جنوبی ہند کا ساگون سی پی اور بمبئی کے ساگون سے مضبوط ہوتا ہے اگرچہ خوبصورتی میں اُس سے کم۔

ملنے کی جگہ:۔ مدراس۔ بمبئی۔ کورگ۔ سی پی۔ اُڑیسہ۔ بنگال اور برما

نیز کئی ایک وسطی ریاستوں میں "ٹیک" کافی پیدا ہوتا ہے۔ معلومات کے لئے کسی نزدیکی "کنزرویٹر آف فارسیٹ" کو لکھیئے۔

قیمتیں:۔ "ٹیک" کی قیمت بازار کی حالت اور مانگ کے موافق گھٹتی بڑھتی رہتی ہے بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے کہ "ٹیک" ہی کے نرخ سے آپ دوسری لکڑیوں کی قیمتوں کا بھی اندازہ کر سکتے ہیں۔ عام طور پر عمدہ "ٹیک" کی لکڑی ۱۲۰ر سے ۱۵۰ر فی ٹن تک بکتی ہے۔ (۱۹۲۷ء)

ٹرمینلیا ارجونا

تجارتی نام :- ارجن -

دیسی نام :- ویلا ماردتا (مالابار)

وزن :- ۴۷ سے ۵۰ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- کچی لکڑی ہلکے گلابی رنگ کی اور پکی "براؤن" ہوتی ہے جس میں کسی قدر گہرے رنگ کی دھاریاں بھی ہوتی ہیں۔ کوئی خاص بو وذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا - ریشے بے ترتیب، گھومے ہوئے اور موٹے ہوتے ہیں۔ ارجن درمیانی درجے کی وزنی اور کافی خوبصورت لکڑی ہے۔ اچھی طرح انتخاب کی ہوئی ارجن کی لکڑی "فرنیچر" کے لئے بہت عمدہ ہوتی ہے ورنہ عام طور پر یہ ایک عمارتی لکڑی کی حیثیت رکھتی ہے -

سکھائی :- ارجن کسی قدر مشکل سے سوکھتی اور سوکھنے میں اینٹھتی اور پھٹتی ہے۔ لہذا اس کو گیلی حالت میں چرواکر گودام کے اندر کھلے چٹے کی شکل میں لگاکر اوپر سے بھاری شہتیروں سے دبا دینا چاہیئے تاکہ لکڑی کو اینٹھنے کا موقع نہ رہے۔ ارجن کلن میں بہتر سوکھتی ہے -

مضبوطی :- ارجن ساگون کے بمقابلہ ۱۰ - ۱۵ فیصدی زیادہ وزنی اور ۲۵ فیصدی زیادہ سخت ہے۔ اسی طرح صدمہ اور چوٹ سہنے نیز چھینے کے خلاف بھی یہ ساگون سے ۳۵ سے ۴۰ فیصدی بہتر ہے۔ لیکن دیگر صفات میں یہ ساگون سے ۲۵ فیصدی کم ہے -

پائداری :- ارجن کی کچی لکڑی بہت جلد تباہ ہوجانے والی ہے اور بغیر مصالحہ دیئے اسے کام میں نہ لانا چاہیئے - البتہ اس کی پکی لکڑی کافی پائدار ہے۔

اور دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں اِس کے کچھ ٹکڑے ، سال بعد بھی خاصی درست حالت میں پائے گئے ۔ ارجن کی پکّی لکڑی حفاظتی مصالحے کو کم لیتی ہے ۔

اوزاروں سے مناسبت :- اوزاروں کے حق میں یہ لکڑی ذرا سخت ہے لیکن تھوڑی محنت گوارہ کی جائے تو اِس پر کافی صفائی آتی ہے ۔ خرادی اشیاء کے لئے بھی یہ ٹھیک ہے اور "پالش" بھی خوب لیتی ہے ۔ "پلائی ووڈ" کے لئے ابھی اس کو تجربے میں نہیں لایا گیا لیکن خیال ہے کہ "پلائی" کی بہ نسبت اس کی باریک چیری ہوئی تختیاں زیادہ بہتر ثابت ہوں گی ۔

استعمال :- ہنوز ارجن کی لکڑی کو زیادہ تر بیل گاڑیاں بنانے یا کاشتکاری کے کام کی اور چیزوں میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ "فرنیچر" کے لئے ابھی اس کو استعمال میں نہیں لایا گیا ۔ اِس کی اچھی لکڑی ضرور "فرنیچر" کے لئے بکار آمد ہو سکتی ہے ۔ کپڑا بننے کے کارخانوں میں اِس کے "شٹل" بھی اچھے رہیں گے ۔

ملنے کی جگہ :- بہار ، اُڑیسہ اور یو ۔ پی سے ارجن کافی ملتی ہے ۔ جنوبی ہند میں مغربی کنارے پر بھی یہ پیدا ہوتی ہے ۔ اِس کے ۷ فٹ تک گولائی کے لٹھے عام ہیں ۔ معلومات کے لئے مندرجۂ بالا صوبوں سے تحقیق کرنا چاہیئے ۔

قیمتیں :- ۱۵ ، ۱۹ فی ٹن ۔ (۱۹۳۷ء)

ٹرمینلیا بلیریکا

تجارتی نام:۔ بہیڑہ ۔

دیسی نام:۔ بہیڑہ ۔ بھائی (کرگ)

وزن:۔ ۴۷ سے ۴۸ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:۔ یہ ایک بادامی (زردی مائل) رنگ کی لکڑی ہے جس کی کچی اور پکی لکڑی میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ لکڑی میں کوئی بُو و ذائقہ بھی نہیں ہوتا۔ ریشے سیدھے اور موٹے ہوتے ہیں۔ خاصی مضبوط لکڑی ہے لیکن دیرپا نہیں ہوتی اور جلد کیڑے اور گگرمتہ (بدرنگی) کا اثر مان لیتی ہے۔ لہذا اس لکڑی کو حفاظتی مصالحے کے ساتھ استعمال کیا جائے تو ضرور یہ بہتر درجہ رکھ سکتی ہے

سُکھائی:۔ یہ سوکھنے میں آسان ہے لیکن اسے جلدی نہ سُکھایا جائے تو بدرنگی لے آتی اور خراب ہونے لگتی ہے۔ اس لئے اس کو گیلا چرواکر گودام میں چھیدا چھیدا چٹہ لگا کے جلدی سوکھنے دینا چاہئے۔ یہ کلبن میں زیادہ سہولت سے سوکھتی ہے۔

مضبوطی:۔ بہیڑہ پر دہرہ دون میں جو طاقتی تجربے ہوئے اُن سے پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کا جو کچھ اندازہ اس کی طاقت کے متعلق ہے یہ اُس سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔ شاید اس کا کیڑے اور گگرمتہ سے غیر مامون ہونا اس کی نسبت اس قدر بدخیالی کا باعث ہوا ہوگا ورنہ یہ اپنی کئی قوتوں میں ساگون کے برابر ہے۔

پائداری:۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا گیلی حالت میں بہیڑہ کی لکڑی کیڑہ اور گگرمتہ سے اثر پزیر ہونے لگتی ہے لیکن جلدی سے سُکھائی جائے تو خاصی قابل اطمینان ہے۔ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں اس کے ٹکڑے ۴ ۱/۲ سال

قائم رہے۔ یہ حفاظتی مصالحے کو بخوبی جذب کرتی ہے جس کے ذریعے اس کی عمر خاصی بڑھائی جا سکتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ ہیڑہ کی لکڑی چرائی، کٹائی میں سہل ہے لیکن اس پر صفائی دقت سے آتی ہے چونکہ اس کے ریشے باریک نہیں ہوتے۔ اس سے "پلائی وڈ" کی لکڑی اچھی بنتی ہے۔

استعمال:۔ جن علاقوں میں اچھی لکڑیاں سہل الحصول نہیں وہاں ہیڑہ عمدہ عمارتی لکڑی خیال کی جاتی ہے۔ اس کے تختے بہت صاف ہوتے ہیں۔ "پیکنگ کیس" بنانے کے لئے بھی ہیڑہ کی لکڑی ٹھیک رہتی ہے اور حفاظتی مصالحے کے ساتھ یہ اور بھی کئی ایک کاموں کی اچھی لکڑی ہو سکتی ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ ہیڑہ کل دکن۔ وسط ہند اور مشرقی ہندوستان میں تھوڑا تھوڑا پایا جاتا ہے یعنی اس کے مسلسل جنگل نہیں ہوتے۔ ہیڑہ کے لٹھے خوب بڑے اور موٹے ہوتے ہیں۔ صوبۂ مدراس کے مغربی کنارے میں یہ اچھی تجارتی لکڑی کی حیثیت رکھتی ہے اور اُدھر کے سب بندرگاہوں پر ملتی ہے معلومات کیلئے بمبئی۔ مدراس۔ آسام۔ بنگال اور یو۔پی کے افسران "کنزرویٹر آف فارسیٹ" کو لکھ سکتے ہیں۔

قیمتیں:۔ بمبئی میں ۲۵ سے ۵۰ تک فی ٹن۔ آسام اور بنگال میں ۵۰ سے ۷۰ ٹن اور یو۔پی میں بھی قریباً ۲۵ فی ٹن قیمت ہے (۱۹۳۶ء)

ٹرمینلیا بائیلاٹا

تجارتی نام:۔ وھائٹ چُگلم (سلور گرے ووڈ)۔

دیسی نام:۔ چُگلم۔

وزن:۔ ۴۳ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:۔ اِس کی باہر کی بادامی۔ زردی مائل لکڑی کچی ہوتی ہے۔ بہت سے لٹھوں میں اندرونی لکڑی جو اکثر کافی چوڑی اور خوشنما گہرے "براؤن" رنگ کی ہوتی ہے غلط طور پر "پکی لکڑی" سمجھی جاتی ہے۔ اسی کو "انڈین سلور گرے ووڈ" بھی کہتے ہیں۔ اکثر لٹھوں میں یہ بالکل نامعلوم ہوتی ہے۔

چُگلم کے ریشے سیدھے اور موٹے ہوتے ہیں۔ لکڑی بے بُو و ذائقہ۔ یہ ایک بہت کارآمد اوسط درجے کی وزنی لکڑی ہے جس کی نمائشی چیزوں میں کافی مانگ ہوتی ہے اور دیگر ضروریات میں بھی کام آتی ہے۔

سُکھائی:۔ اگر تیز نہ سُکھائیں تو چُگلم بغیر کسی خرابی کے سوکھتی ہے لیکن اِس کو بہت کم درجۂ نمی تک سُکھانے کے بعد اگر زیادہ گرم و خشک علاقوں میں استعمال کیا جائے تو یہ باہر سے اور سِروں پر سے پھٹ جاتی ہے۔ یہی نقص "سلور گرے" کو فرنیچر کے ناقابل بناتا ہے۔ اِس کو گیلا چِروا کر ڈھکے ہوئے چٹے کی شکل میں سُکھانا چاہیئے بلکہ یہ کِلن میں زیادہ سہولت سے سُکھائی جاسکتی ہے چونکہ کِلن میں حسب ضرورت گرمی اور نمی کو گھٹا بڑھا سکتے ہیں۔

مضبوطی:۔ "وھائٹ چُگلم" ساگون کی طرح درست سائز (جسامت) برقرار رکھنے میں ناکام ہے لیکن دیگر خوبیوں میں اُس کے برابر ہے۔ اور کسی قوت میں بھی یہ ساگون کے بالمقابل ۵ سے ۱۰ فیصدی سے زیادہ فرق نہیں رکھتا۔ وزن میں

بھی بالکل اُس کے برابر ہے ۔ اِس لحاظ سے کہہ سکتے ہیں کہ چگلم ایک اچھی مضبوط لکڑی ہے ۔

پائداری :- چگلم پائداری میں کم ہے اور زیادہ عمر نہیں پاتی۔ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں اِس کے چھ ٹکڑے ۴ ½ سال کے اندر دیمک زدہ ہوگئے لیکن یہ حفاظتی مصالحہ کو کامیابی سے لیتی ہے ۔

اوزاروں سے مناسبت :- چرائی ، کٹائی اور کام کرنے کے نقطۂ نظر سے چگلم اوزاروں کے مطیع اور سہل العمل ہے ۔ ہاتھ سے یا مشین پر دونوں طرح اِس پر بخوبی کام ہوتا اور خوب صفائی آتی ہے ۔ "پالش" بھی اچھا ہوتا ہے ۔ "مومی پالش" اِس کے لئے خاص طور پر موزوں ثابت ہوا ہے ۔ چگلم کی "پلائی ووڈ" تو چنداں اچھی نہیں ہوتی لیکن باریک چیری ہوئی تختیاں (SLICES) اچھی رہتی ہیں اور آرائشی ساز و سامان میں یورپ میں بہت مستعمل ہیں ۔

اِستعمال :- "سلور گرے" ہندوستان کی بہت خوبصورت لکڑیوں میں سے ہے اور اگر احتیاط سے سکھائی جائے تو مکانوں کے اندر زیب و زینت کی اشیا کی عمدہ لکڑی ہے لیکن "وھائٹ چگلم" آرائشی مطلب کی لکڑی نہیں ہے بلکہ عمارتی ضروریات میں چھت اور فرش کے لئے تختوں کے بطور۔ نیز صندوق وغیرہ بنانے اور لاریوں کے "باڈی" (ڈھانچے) اور ریلوں کے کام کی لکڑی ہے ۔

ملنے کی جگہ :- چگلم جزائر انڈمان سے ملتی ہے اور اس کے لٹھے کافی بڑے "سائز" کے ہوتے ہیں ۔ معلومات کے لئے "چیف فاریسٹ آفسر" انڈمان کو لکھئے ۔

قیمتیں :- "وھائٹ چگلم" عام طور پر ۶۰ـــہ فی ٹن ہے لیکن ان کے جن لٹھوں میں "سیلور گرے وڈ" زیادہ ہوگی اُن کی قیمت اُسی نسبت سے زیادہ ہو جائے گی۔ (سنہ ۱۹۳۷ء)

ٹرمینلیا میریوکارپا

تجارتی نام :- ہالاک -

دیسی نام :- پانی ساج - ہالاک -

وزن :- ۳۹ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت :- کچی لکڑی ہلکے بادامی رنگ کی - پکی پختہ بادامی جس میں کچھ گہری دھاریاں بھی ہوتی ہیں - زیادہ پرانی لکڑی اور گہرا رنگ اختیار کر لیتی ہے - کوئی بو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا - ریشے سیدھے اور موٹے - یہ ایک درمیانی درجے کی وزنی، کارآمد لکڑی ہے - جس ٹکڑے میں گہرے نشان ہوں وہ فرنیچر میں استعمال ہونے کے لائق ہوتا ہے - اِس لکڑی کی دو قسمیں ہوتی ہیں - ایک "سفید ہالاک" دوسرا "سیاہ ہالاک" لیکن دونوں لکڑیوں کا امتیازی فرق معلوم کرنے کے لئے دہرہ دون میں علیحدہ علیحدہ تجربات ابھی نہیں کئے جا سکے -

سُکھائی :- "ٹرمینلیا" کی دیگر لکڑیوں کی طرح اِس کا سُکھانا دشوار نہیں - اِس کو گیلا چِروا کر اچھے ہوادار گودام میں کھلا چِٹّہ لگا دینا چاہیئے - ہالاک کلن میں بہتر سوکھتی ہے -

مضبوطی :- یہ لکڑی ساگون کے ہموزن اور طاقت مضبوطی میں اُس کے ۷۵ سے ۸۰ فیصدی ہے -

پائداری :- ہالاک چنداں پائدار لکڑی نہیں ہے - دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں سفید ہالاک کے سب ٹکڑے ۳ سال بعد بیکار ہو گئے - لیکن سیاہ ہالاک کے چھ ٹکڑوں میں سے پانچ ۳ سال بعد تک ٹھیک حالت میں

پائے گئے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ ہالاک سفید سے کچھ پائدار ہے۔ ہالاک حفاظتی مصالحے کو بخوبی جذب کرتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ اِس کی چرائی، کٹائی اور اِس پر کام کرنا خاصہ سہل ہے اگرچہ بہت سے "آرہ کش" سوکھی ہالاک کو ہاتھ سے چیرنا کچھ محنت طلب سمجھتے ہیں۔ ہالاک کی لکڑی پر صفائی بھی خوب آتی ہے اور مسامات کو پُر کر لینے پر "پالش" بھی اچھا ہوتا ہے۔ آسام پلائی ووڈ ملز میں ہالاک کی پلائی ووڈ بہت بنائی گئی ہے۔ دہرہ دون میں بھی جو تجربے ہوئے اُن سے ثابت ہوا کہ ہالاک "پلائی" بنانے کی اچھی لکڑی ہے۔ شاید اِس کی چو پھاڑ کی ہوئی لکڑی سے باریک تختیاں (SLICES) آرائشی ضروریات میں بھی بکار آمد ہوں چونکہ گہرے نقوش کافی خوبصورت ہو سکتے ہیں۔

استعمال:۔ ہالاک مقامی طور پر عمارتی کاموں میں بہت خرچ ہوتی ہے اور اِس کے تختے۔ برگے و شہتیریاں کافی مروّج ہیں۔ "آسام پلائی ووڈ ملز" میں چائے کے بکس بنانے کے لئے اِس کی "پلائی ووڈ" بھی کامیاب رہی ہے۔ فرنیچر بھی اِس کا خاصہ ہوتا ہے۔ حفاظتی مصالحے کے ساتھ ریل کے سلیپر بھی اچھے بنتے ہیں۔

ملنے کی جگہ:۔ ہالاک زیادہ تر آسام ہی میں پیدا ہوتی ہے لیکن بنگال میں بھی کافی ہوتی ہے۔ اِس کے لٹھے خوب بڑے۔ ۲۰ فٹ لانبے اور ۸ فٹ تک گول ہوتے ہیں۔ معلومات کے لئے "فارسیٹ یوٹیلائیزیشن آفسر" آسام یا بنگال کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:۔ آسام میں لٹھے ؎۴۰ فی ٹن اور ۱۸ انچی چورس شہتیریاں ؎ فی مکعب فٹ۔ بنگال میں لٹھوں کے دام ؎۳۵ فی ٹن اور چران کی ہوئی لکڑی ؎ فی ٹن بکتی ہے (۱۹۳۰ء)

ٹرمینلیا پینکیولیٹا

تجارتی نام :- کنڈل -

دیسی نام :- کنڈل - ہلے ماروڈ (مالابار) پولو (کرگ)

وزن :- ۴۸ سے ۴۹ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)-

لکڑی کی کیفیت :- کچی لکڑی بھوسلی یا ہلکے بھورے رنگ کی - پکی پختہ بادامی رنگ کی ہوتی ہے - کوئی بو یا ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا - ریشے سیدھے اور درمیانی درجے کے گھنے ہوتے ہیں - یہ ایک عمدہ، وزنی عمارتی لکڑی ہے جو جنوبی ہند میں کافی مشہور و مروج ہے اگرچہ شمالی ہندوستان میں چنداں مقبول نہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ کنڈل ذرا مشکل سے سوکھنے والی لکڑی ہے جس سے مرطوب علاقوں میں تو اس کو سکھانے میں سہولت رہتی ہے لیکن خشک جگہوں میں خرابی لاتی ہے -

سکھائی :- گرم علاقوں میں کنڈل کو اگر کافی احتیاط سے نہ سکھایا جائے تو وہ پھٹتی اور چٹختی ہے لیکن نرم و مرطوب آب و ہوا کی جگہوں میں یہ ٹھیک سوکھتی ہے۔ اس کو گیلا چروا کر گودام کے اندر چٹہ لگانا اور ڈھک کر آہستہ سکھانا چاہیئے۔ گرم و خشک آب و ہوا میں یہ لکڑی کلن میں بہتر طور پر سکھائی جا سکتی ہے -

مضبوطی :- کنڈل ساگون سے کچھ بھاری اور ۱۰ سے ۲۰ فیصدی زیادہ سخت ہے - دہرہ دون میں "طاقتی تجربات" میں مدراس سے آئی ہوئی کنڈل بمبئی والی سے عمدہ ثابت ہوئی - مدراس کنڈل کے نتائج ساگون سے ۵ سے ۱۰ فیصدی بہتر تھے اور کنڈل کے ساگون سے ۱۰ - ۱۵ فیصدی کم - بہر حال اپنے وزن کے موافق یہ ایک اچھی مضبوط لکڑی ہے -

پائداری :- کنڈل اوسط درجے کی پائدار لکڑیوں میں سے ہے - اس کے بغیر

مصالحہ دیئے ہوئے ریل کے سلیپر ۵ سے ۱۰ سال تک چلے ہیں۔ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے" میں یہ پانچ برس تک دیمک وغیرہ سے محفوظ رہی۔ کنڈل حفاظتی مصالحے کو کم جذب کرتی ہے (۴ سے ۵ پونڈ فی مکعب فٹ کے قریب)۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ کنڈل چرائی، کٹائی میں چنداں دقت طلب نہیں۔ البتہ ریشوں کے موٹا ہونے کی وجہ سے اس پر صفائی لانے میں ذرا محنت درکار ہوتی ہے جس کے بعد اس پر "پالش" بھی اچھا ہوتا ہے۔ کنڈل "پلائی ووڈ" بنانے کے نامناسب ہے۔

استعمال:۔ جنوبی ہند میں مغربی گھاٹ کی طرف کنڈل عمدہ عمارتی لکڑی خیال کی جاتی ہے اور لوگ اسے اطمینان کے ساتھ ساگون کے بجائے استعمال کرتے ہیں۔ ریل گاڑیاں اور کشتیاں بنانے میں بھی بہت کام آتی ہے۔ لیکن شمالی ہندوستان میں کنڈل کو ایک پھٹنے والی لکڑی خیال کیا جاتا ہے جو ایک حد تک غلط ہے۔ اگر کنڈل کو کسی مقام کی آب و ہوا کے موافق ایک درجۂ اعتدال تک سکھا کر استعمال کریں تو وہ پھٹنے سے محفوظ رہ سکتی ہے اور بہت عمدہ عمارتی لکڑی ثابت ہو سکتی ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ بمبئی اور مدراس کے جنوب مغربی علاقوں سے کنڈل کی کافی "سپلائی" ہو سکتی ہے۔ اس کے لٹھے اچھے لانبے اور موٹے ہوتے ہیں۔ معلومات کے لئے "چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ" پونا و بمبئی یا "فاریسٹ یوٹی لائیزیشن آفسر" چیپاک (مدراس) کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں:۔ بمبئی کے "فاریسٹ ڈپوز" سے اس کے لٹھے ۳۶ سے ۵۰ روپے فی ٹن۔ اور مدراس کے مغربی "فاریسٹ ڈپوز" سے ۲۰ سے ۳۰ روپے فی ٹن۔ (۱۹۳۷ء)

ٹرمینیلیا ٹومینٹوسا

تجارتی نام :- لاریل -

دیسی نام :- اُسنا - سین - آسن - متی (کرگ) ساجر (سی، پی) کریادو (تامل) پکّا ساج (بنگال)

وزن :- ۴۹ سے ۶۰ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت :- کچّی لکڑی کسی قدر بادامی سفید - پکّی کبھی ہلکے "براؤن" رنگ کی - کبھی سُرخی مائل "براؤن" رنگ کی - کچھ گہرے رنگ کی دھاریوں کے ساتھ - کوئی خاص بُو و ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا - ریشے خاصے سیدھے اور کچھ موٹے ہوتے ہیں - یہ ہندوستان کی ایک مشہور و معروف لکڑی ہے جو مُلک کے اکثر حصّوں میں بہت استعمال ہوتی ہے - لاریل خوب مضبوط، سخت اور کافی عمر پانے والی لکڑی ہے - اپنی مخصوص گہرے رنگ کی دھاریوں کے ساتھ یہ بہت خوبصورت اور زیبائشی معلوم ہوتی ہے - اور اگر یہ دقّت ہی سے سوکھنے والی نہ ہوتی تو یہ ہندوستان کی ایک بہت ہی قابلِ قدر لکڑی ہوتی - اپنی خوبصورتی کے لئے لاریل دُنیا بھر میں مشہور ہے -

سُکھائی :- افسوس کہ لاریل مشکل سے سوکھنے والی لکڑی ہے خاصکر موٹے سائز میں - گرم و خشک موسم میں سُکھانے یا سُکھانے میں جلدی کرنے سے پھٹتی اور اینٹھتی ہے - لہذا بہتر صورت یہ ہے کہ اِس کو معتدل بلکہ مرطوب موسم میں گیلا ہی چِروا کر احتیاط سے گودام کے اندر چٹہ لگا کے ڈھک دینا چاہیئے اور آہستہ سُکھانے کی کوشش کرنی چاہیئے - اِس طور اگر واجبی احتیاط کی جائے اور آب و ہوا نرم ہو تو لاریل بغیر کسی خاص خرابی کے سوکھ سکتی ہے جیسا کہ دہرہ دون میں تجربہ کیا گیا -

کلن میں لاریل بہت سہولت سے سوکھتی ہے اور زیادہ چوڑے تختے بھی ہوں تو کوئی نقص نہیں پیدا ہوتا۔

مضبوطی:۔ لاریل ساگون سے ۲۵ سے ۳۰ فیصدی وزنی اور ۵۰ سے ۶۰ فیصدی زیادہ سخت ہے۔ دیگر قوتوں میں یہ ساگون سے ۵ سے ۱۰ فیصدی کے قریب کم و بیش ہے۔ چوٹ اور صدمہ سہنے میں یہ ساگون سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ غرض لاریل ایک عمدہ مضبوط لکڑی ہے۔

پائداری:۔ لاریل کی پکی لکڑی بہت دیرپا ہے۔ اچھی فضا میں یہ عرصۂ دراز تک دیمک وغیرہ کا کوئی اثر نہیں لیتی لیکن خراب جگہوں میں ضرور جلدی خراب ہونے لگتی ہے۔ دہرہ دون کے "قبرستانی تجربے میں" لاریل کے ٹکڑے ۷ ½ برس قائم رہے اور اس کے ریلوے سلیپر بھی بغیر کسی مصالحے کے ۵ سے ۸ سال تک چلے۔ لاریل دباؤ کے طریق پر کافی مصالحہ جذب کر لیتی ہے۔ یعنی ۱۷۵ پونڈ فی مربع انچ کے دباؤ پر ۸ سے ۹ پونڈ فی مکعب فٹ کے حساب حفاظتی مصالحہ کھا لیتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ لاریل کے صاف اور سیدھے ٹکڑوں پر تو کام کرنا چنداں دشوار نہیں لیکن بعض بہت سخت اور آڑے ریشوں کے ٹکڑوں پر قابو پانا ضرور محنت چاہتا ہے اور صفائی لانے میں بہت کچھ ہاتھ سے رندہ کرنے کی ضرورت ہے لیکن خراد کے لئے یہ ٹھیک ثابت ہوتی ہے۔ اور صفائی کے بعد اس پر "پالش" بھی خوب ہوتا ہے۔ لاریل "پلائی ووڈ" کے لئے مناسب لکڑی نہیں۔ البتہ گہری دھاریوں والے خوش رنگ لٹھے باریک چیری ہوئی تختیوں کی شکل میں آرائشی کاموں کے لئے بہت خوشنما نکلتے ہیں اور اس معاملے میں یہ لکڑی خوبصورت سے خوبصورت والنٹ کا مقابلہ کرتی ہے۔

استعمال:۔ لاریل عمدہ عماراتی لکڑی کے بطور قریب قریب تمام ہندوستان میں

مروج ہے۔ اِس کی شہتیریاں، برگے اور تختے بکثرت استعمال کئے جاتے ہیں۔ زراعت کی چیزوں، اوزاروں کے دستوں اور بجلی کے لئے مضبوط بکسوں میں اسے صرف کرتے ہیں۔ گاڑیوں، کھمبوں اور ریل کے سلیپروں کے لئے بھی قابلِ اطمینان ہے۔ پتلے تختوں کی شکل میں مکانوں کے اندر آرائشی کاموں کے لئے لاریل کی دھاری دار لکڑی تمام یورپ میں پسند کی جاتی ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ یہ ہندوستان کی عام لکڑیوں میں سے ہے اور قریب قریب ملک کے ہر حصے میں پائی جاتی ہے۔ پنجاب۔ آسام اور سندھ کے علاوہ ہر صوبے سے اِس کی کافی "سپلائی" ہو سکتی ہے۔ نیز جگہ جگہ کے اختلاف سے لاریل کی لکڑی کافی مختلف ہو جاتی ہے۔ معلومات کے لئے کسی قریبی "کنزرویٹر آف فاریسٹ" کو لکھئے۔ بعض صوبوں میں گہری دھاریوں والے خوبصورت ٹکڑوں کا کافی "اسٹاک" مہیا ہوتا ہے جسے کام کی نوعیت کے موافق انتخاب کر سکتے ہیں۔

قیمتیں:۔ اِس لکڑی کی قیمت اُس کی آرائشی و زیبائشی خصوصیات کے اعتبار سے ۱۰۰ روپے فی ٹن سے ۲۵۰ روپے فی ٹن تک ہو سکتی ہے۔ عام طور پر ۱۳۰ روپے سے ۱۵۰ روپے فی ٹن تک خاصی عمدہ لاریل مل جاتی ہے۔

ٹیٹرامیلز نیوڈی فلورا

تجارتی نام :- بینگ -

دیسی نام :- بھیکو (آسام) میناکاٹ (بنگال) تھیٹوک (انڈمان)
پوتھام جینی (مالابار) بیرو مارا (کرگ)

وزن :- ۲۲ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت :- یہ پیلے بادامی رنگ کی لکڑی ہے جس کی کچی اور پکی لکڑی میں کوئی فرق نہیں ہوتا - نہ کوئی خاص بو یا ذائقہ لکڑی میں ہوتا ہے - ریشے موٹے اور گھومے ہوئے - بینگ ایک بہت ہلکی اور نرم لکڑی ہے جو "پیکنگ بکس" اور ہلکی پیٹیاں بنانے کے لئے عمدہ ہوتی ہے -

سکھائی :- بینگ سوکھنے میں سہل ہے لیکن اس کو جلدی سے سکھا لینا چاہیئے ورنہ گیلی حالت میں یہ بدرنگی اور دھبے لے آتی ہے - اس لئے بینگ کی لکڑی کو گیلا ہی چرواکر فوراً باہر ہوا میں کھڑا کر دینا چاہیئے تاکہ فاضل نمی کو ہوا میں خارج ہونے کا موقع مل سکے - اس کے بعد اُٹھا کر گودام کے اندر چھیدا ہوا دار چٹہ لگا دینا چاہیئے - بینگ کو کلن میں سکھانا بہتر ہے -

مضبوطی :- یہ کوئی مضبوط لکڑی نہیں ہے نہ مضبوطی چاہنے والے کاموں میں اسے استعمال کیا جاتا ہے - بینگ سیمل کی طرح ہوتی ہے اگرچہ سیمل سے کچھ سخت ضرور ہے - یہ کیلوں کو خوب پکڑتی ہے اس لئے "پیکنگ بکسوں" کے لئے مناسب ہے -

پائداری :- بینگ ناپائدار لکڑی ہے - اس کو جلدی گگرمتہ اور کیڑا لگنا شروع ہو جاتا ہے - تاہم اچھی طرح سکھا لینے پر گھروں کے اندر استعمال کرنے میں

کوئی خطرہ نہیں۔ یہ حفاظتی مصالحے کو بھی بخوبی جذب کرتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت :۔ نرم ہونے کے باعث بینگ اوزاروں کیلئے آسان اور کام کرنے کے حق میں بہت آرام دہ لکڑی ہے۔ یہ "پلائی ووڈ" بنانے کی بھی ایک اچھی لکڑی ہے۔ جس سے چائے کے عمدہ "پیکنگ بکس" بنتے ہیں۔ آسام میں بینگ اِس مطلب کے لئے کافی استعمال ہو چکی ہے۔

استعمال :۔ "پیکنگ بکسوں" کے علاوہ بینگ چھت گیری کے ہلکے تختوں اور کئی ایک دیگر خانگی کاموں کی ایک عمدہ لکڑی ہے۔ اِس سے دیا سلائی بھی اچھی بنتی ہے۔

ملنے کی جگہ :۔ بینگ آسام۔ بنگال۔ مدراس اور انڈمان کی ایک عام لکڑی ہے لیکن ہلکے کاموں کی ایک عمدہ لکڑی ہونے کی وجہ سے اِس کی مانگ زیادہ رہتی ہے۔ جزائر انڈمان سے اِس کی سالانہ برآمد ۶۰۰ ٹن کے قریب اور آسام سے ۲۰۰۰ ٹن سالانہ ہے۔ معلومات کے لئے "فاریسٹ یوٹی لائیزیشن آفسر" آسام و مدراس یا "چیف فاریسٹ آفسر" پورٹ بلیر۔ انڈمان کو لکھنا چاہیئے۔

قیمتیں :۔ آسام میں اِس کے لٹھے ۸۰ر ٹن اور چِران کئے ہوئے ۱۸ انچی چوکور۔ ۲۵ فٹ لانبے لٹھے عہ ر فی مکعب فٹ کے بحساب بکتے ہیں (۱۹۳۶ء)

ٹریویا نیوڈی فلورا

تجارتی نام:۔ گنٹیل ۔

دیسی نام:۔ گنٹیل ۔ پیتالی (بنگال)

وزن:۔ تقریباً ۲۲ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:۔ یہ بھی پیلی ، بادامی رنگ کی لکڑی ہے جس کی کچی اور پکی لکڑی میں فرق نہیں ہوتا۔ اس پر اکثر جگہ بھورے رنگ کے گُلکر مُتہ کے دھبے پڑے ہوتے ہیں۔ کوئی خاص بُو و ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا۔ سیدھے اور درمیانی درجے کے گھنے ریشوں کی لکڑی ہے۔ گنٹیل بھی ایک ہلکی "پیکنگ بکس" بنانے کی کارآمد لکڑی ہے۔

سُکھائی:۔ یہ آسانی سے سوکھنے والی لکڑی ہے لیکن جلدی نہ سُکھائی جائے تو بدرنگی اور گُلکر مُتہ کو قبول کرلیتی ہے۔ لہذا گنٹیل کو چِرائی کے بعد جلدی سے کلن میں سُکھانے کا بندوبست کرنا زیادہ بہتر ہے چونکہ کلن میں یہ لکڑی زیادہ حفاظت سے سُکھائی جاسکتی ہے لیکن کلن میسّر نہ ہو تو پھر یوں کرنا چاہیئے کہ لکڑی کو گرم و خشک موسم میں کٹوایا چروایا جائے اور باہر ایک دوسرے کے سہارے بِلا کر کھڑا کرکے فاضل نمی کو جلدی سے خارج ہونے کا موقع دیا جائے۔ اُس کے بعد خوب ہوادار گودام میں چھیدا چھیدا چٹہ لگا کر سُکھانا چاہیئے اور ہوا کی آمدورفت کا پورا انتظام ضروری ہے ۔

مضبوطی:۔ ایک نرم اور ہلکی لکڑی ہونے کی حیثیت سے گنٹیل مضبوط لکڑی نہیں۔ نہ اُسے مضبوطی کے لئے کام میں لانا چاہیئے۔ بہرحال یہ سِمل سے ضرور بہتر ہے ۔

پائداری:- یہ پائدار بھی نہیں ہوسکتی۔ البتہ حفاظتی مصالحے کے ساتھ ضرور اس کی عمر بڑھائی جا سکتی ہے۔ گنٹیل مصالحے کو بخوبی جذب کرتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:- اس کی چرائی، کٹائی اور اس پر کام کرنا بہت سہل و آرام دہ ہے۔ صفائی بھی خوب آتی ہے۔ "پلائی ووڈ" کے لئے ابھی گنٹیل کو کام میں نہیں لایا گیا جس کے لئے یہ یقیناً ٹھیک ثابت ہوگی۔

استعمال:- یہ "پیکنگ کیس" اور صندوق بنانے کی ایک عمدہ لکڑی ہے۔ گر گھن اور کیڑے کو اس قدر جلد قبول کرنے والی نہ ہوتی تو گنٹیل کا استعمال بہت زیادہ ہوتا۔ تاہم کلن میں سکھانے سے لکڑی کو اس عیب سے بچایا جا سکتا ہے۔ کئی صوبوں میں اس کو "میچس" کی صنعت میں بھی کامیابی سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں کلن کے ذریعے لکڑی سکھانے کا رواج جتنا بڑھتا جائے گا اتنا ہی ایسی لکڑیوں کا استعمال زیادہ ہوجائے گا۔

ملنے کی جگہ:- گنٹیل یو، پی اور بنگال سے اچھے بڑے سائز میں کافی مل سکتی ہے۔ اس کے بعد کچھ کمی سے بمبئی اور آسام سے بھی ملتی ہے معلومات کے لئے "فارسیٹ یوٹی لائیزیشن آفیسر" یو، پی۔ بنگال اور آسام کو لکھا جائے یا "چیف کنزرویٹر آف فارسیٹ" بمبئی کو۔

قیمتیں:- یو، پی سے گنٹیل کے لٹھے ۵۰/ء سے کچھ زائد فی ٹن اور بنگال سے ۱۶۰/ء سے ۱۱۰/ء فی ٹن لکڑی کی حالت کے موافق۔ بمبئی سے ۸۰/ء فی ٹن۔ (۱۹۳۷ء)

وکٹوریا انڈکا

تجارتی نام:۔ ویلا پائینی۔

دیسی نام:۔ دھوپا۔ ویلتھا پائینی (کرگ) اِس کو کبھی کبھی "مالابار وھائٹ پائن" بھی کہتے ہیں۔

وزن:۔ ۳۶ پونڈ فی مکعب فٹ (ہوا میں سوکھنے پر)

لکڑی کی کیفیت:۔ کچی لکڑی ہلکے بادامی رنگ کی۔ پکی کچھ پیلاہٹ کے ساتھ بادامی ہوتی ہے جو سوکھنے پر سُرخی مائل "براؤن" رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ کوئی خاص بو و ذائقہ لکڑی میں نہیں ہوتا۔ ریشے اوسط درجے کے گھنے اور ہموار ہوتے ہیں۔ ویلا پائینی ایک اچھی قسم کی ہلکی لکڑی ہے جو کئی ایک کاموں میں آتی ہے۔

سُکھائی:۔ یہ ٹھیک سوکھتی ہے اگرچہ گیلی حالت میں بدرنگی اور گلِ کرمتہ سے اثر پذیر ہو جاتی ہے۔ مگر ہوشیاری سے سُکھا لینے پر پھر یہ اپنی حالت درست قائم رکھ سکتی ہے۔ قبل الذکر دو لکڑیوں کی طرح اِسے بھی گیلا چِروانے کے بعد چند دن تک باہر ہوا میں کھڑا کرنا چاہیئے تاکہ لکڑی کی بیرونی سطحوں سے فاضل رطوبت خارج ہو جائے۔ اُس کے بعد گودام کے اندر خوب کشادہ چٹّہ لگانا چاہیئے تاکہ ہوا کی بخوبی آمد و رفت رہے۔ ویلا پائینی کلن میں بہتر سوکھتی ہے۔

مضبوطی:۔ اپنے وزن کی حیثیت سے ویلا پائینی خاصی مضبوط لکڑی ہے۔ یہ ساگون سے ۱۵ فیصدی کے قریب ہلکی اور لچکنے کی قوت میں اُس کے برابر ہے۔ دیگر طاقتوں میں یہ ساگون سے کمتر۔ خصوصاً سختی میں اُس سے ۴۰ فیصدی کم ہے۔

پائیداری:۔ ویلا پائینی زیادہ پائیدار لکڑی نہیں ہے۔ اس لئے باہر استعمال کرنے میں گل کرمتہ اور دیمک سے بچاؤ کے لئے اِس کو حفاظتی مصالحہ لگا لینا چاہیئے۔

دہرہ دون کے "قبرستانی مشاہدے" میں بغیر حفاظتی مصالحے کے یہ صرف ۲ سال چلی۔ اس کی پکی لکڑی اچھی طرح مصالحہ نہیں لیتی اور دباؤ کے طریقے پر بھی اندر تک مصالحہ نہیں پہنچتا۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ کام کرنے کے لحاظ سے ویلا پائینی ایک اچھی لکڑی ہے۔ چرائی آسان اور صفائی بھی بخوبی آتی ہے مگر ریشوں کے گھماؤ کے بلحاظ تھوڑا ہاتھ سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس پر "پالش" اچھا ہوتا ہے۔ "پلائی ووڈ" کے کام کی بھی ویلا پائینی ایک عمدہ لکڑی ہے۔ جنوبی ہند کے ایک "پلائی ووڈ مرچنٹ" کے بیان کے موافق اس کی "پلائی ووڈ" اٹلی کی مشہور لکڑی گبون کی "پلائی ووڈ" سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔

استعمال:۔ ویلا پائینی استعمال کے اعتبار سے جنوبی ہند و مغربی کنارہ میں کافی جانی پہچانی لکڑی ہے جہاں یہ چائے کے بکسوں، پیٹیوں اور مکانوں کے اندرونی لکڑی کے کاموں نیز تختوں وغیرہ کے لئے خوب مشہور ہے۔ اسے جہاز میں لاد کر بمبئی و کراچی کو بھیجتے ہیں جہاں یہ "مالابار وھائٹ پائن" کے نام سے ولایتی "پائن" اور "ڈیل ووڈ" کے بجائے کافی خریدی جاتی ہے۔ یہ "میچس" کے کام کی بھی اچھی لکڑی ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ ویلا پائینی جنوب مشرقی مدراس۔ کرگ اور ٹراونکور میں افراط سے پیدا ہوتی ہے اور اچھے موٹے "سائز" کے لانبے لٹھوں کی شکل میں ملتی ہے۔ معلومات کے لئے "فارسٹ یوٹی لائیزیشن آفسر" مدراس یا "چیف فارسٹ آفسر" کرگ کو لکھئے۔

قیمتیں:۔ مدراس و کرگ میں ۲۶ سے ۳۱ روپے فی ٹن۔ (۱۹۳۰ء)

زائلیا زائلوکارپا

تجارتی نام:۔ ایروَل ۔

دیسی نام:۔ ایروَل ۔ سُرَیا (سی، پی و بہار)

وزن:۔ ۵۲ سے ۵۹ پونڈ فی مکعب فٹ (ہَوا میں سوکھنے کے بعد)

لکڑی کی کیفیت:۔ کچی لکڑی سُرخی مائل سفید اور کم موٹی ہوتی ہے۔ پکی "براؤن" رنگ جو ہَوا لگنے پر اور گہرا ہو جاتا ہے۔ لکڑی میں کوئی خاص بو و ذائقہ نہیں ہوتا۔ ریشے باریک بناوٹ کے اور کہیں کہیں خمدار ہوتے ہیں۔ ایروَل کا شمار اچھی وزنی اور سخت لکڑیوں میں ہے۔

سُکھائی:۔ یہ ایک مشکل سے سوکھنے والی لکڑی ہے اور سوکھنے میں سطحوں پر سے سختی اور اینٹھتی ہے۔ لہٰذا اس کو احتیاط و آہستگی سے سُکھانا چاہیئے۔ جس کے لئے یہ طریقہ مناسب ہے کہ ایروَل کے درخت کو برسات کے آخر میں گِروا کر فوراً لٹھوں کو چِروا لیا جائے اور لکڑی کو گودام کے اندر ڈھکے چٹے کی شکل میں سُکھانے کی تدبیر کی جائے یعنی دھوپ اور گرم و خشک ہواؤں سے چٹے کو بچایا جائے۔ ایروَل کو گرمیوں کے زمانے میں نہ چِروانا چاہیئے بلکہ لٹھوں کو پانی کے اندر یا کہیں ڈھک کر مناسب موسم کے انتظار میں روکا جائے۔ یہ لکڑی کلن میں بھی خفیف درجہ حرارت پر بہ سہولت سُکھائی جا سکتی ہے۔

مضبوطی:۔ ایروَل بہت سخت و مضبوط لکڑی ہے۔ یہ ساگون سے قریباً دوگنی سخت اور پھٹنے میں اُس سے ڈیوڑھی طاقت چاہتی ہے۔ دیگر قوتوں میں یہ ساگون سے کچھ ہی بڑھی ہوئی ہے جبکہ وزن میں اُس سے ۲۵ فیصدی زیادہ ہے۔

پائداری:۔ ایروَل خوب دیرپا لکڑی ہے۔ اِس کے بغیر مصالحہ دیئے ہوئے

ریلوے سلیپر ۸ سے ۱۰ برس تک چلتے ہیں۔ دہرہ دون کے " قبرستانی مشاہدہ " میں اس کے ۲ ٹکڑے ۴ سال بعد بھی بہت اچھی حالت میں پائے گئے۔ اس کی کچی لکڑی بخوبی مصالحہ لیتی ہے مگر پکی بہت سخت ہے اور صرف اسے ۲ پونڈ فی مکعب فٹ کے بحساب مصالحہ جذب کرتی ہے۔

اوزاروں سے مناسبت:۔ سخت ہونے کی وجہ سے ایرول چرائی کٹائی میں مشکل ہے لیکن تھوڑی محنت گوارہ کی جائے تو اس پر بخوبی صفائی آتی ہے۔ اس کے پرانے درخت بیچ سے کچھ خراب نکلتے ہیں اور سکھائی کے دوران میں لکڑی اکثر وہیں سے خراب جاتی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ چرائی کے وقت لٹھوں کو اس خراب حصے سے بچا کر نکالا جائے۔ ایرول کے بعض لٹھے بہت خوبصورت ریشوں کے نکلتے ہیں اور زیبائشی کاموں کے موزوں ہوتے ہیں۔

استعمال:۔ جنوبی ہند میں ایرول خوب مشہور لکڑی ہے۔ یہ اکثر ریلوے سلیپروں، بھاری عمارتی کاموں، پشتوں، ریل گاڑیوں کے فرش اور ایسے ہی سخت کاموں میں لگائی جاتی ہے۔ ہوشیاری سے سکھا لینے پر ایرول ایک عمدہ مضبوط و پائدار لکڑی ثابت ہوتی ہے۔ بمبئی میں اس کو حفاظتی مصالحے کے ساتھ سڑک پر اینٹوں کے بجائے لگایا گیا اور یہ اس کام میں قابلِ اطمینان ثابت ہوئی ہے۔

ملنے کی جگہ:۔ یہ لکڑی مدراس۔ بمبئی اور کورگ کے علاقے میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے کم سی۔ پی اور اڑیسہ کے جنگلوں میں پائی جاتی ہے جو جنوبی ہند کے ایرول سے گھٹیا سمجھی جاتی ہے۔

معلومات کے لئے " چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ " مدراس۔ بمبئی۔

سی، پی یا "کنزرویٹر آف فاریسٹ" آڑیسہ و"چیف فاریسٹ آفسر" کرگ کو لکھیئے -

قیمتیں :- مدراس میں عـہ۲۵ ـہ ر سے للعہ۳۴ ـہ ر فی ٹن - بمبئی میں عـہ۳۲ ـہ ر سے ضـہ ر سی، پی میں ضـہ ر سے صـعـہ۵ ـہ ر اور اڑیسہ میں نـہ۳۰ ـہ ر سے للعہ۴۰ ـہ ر فی ٹن قیمت ہے - (۱۹۳۶ء)

چھٹا باب

مختلف کاموں کی لکڑیوں کا بیان

ہندوستان کے سرسبز جنگلات میں چار ہزار سے زائد قسم کے درخت پائے جاتے ہیں۔ اِس معنے سے مختلف کاموں کے لئے مناسب و موزوں لکڑیوں کے انتخاب کی بہت گنجائش ہے۔ لیکن پہلے زمانے میں کام کی نوعیت وضرورت کا خیال کئے بغیر کسی لکڑی کو بھی استعمال کرلیا جاتا تھا جو کہ اُس علاقے میں پیدا ہونے والی اور سہل الحصول ہو چونکہ لوگوں کو عام طور پر اُن لکڑیوں کا کوئی علم اور اُن سے کوئی واسطہ وتعلق نہ ہوتا تھا جو ملک کے دوسرے حصّوں میں ہوتی ہوں اور خواہ وہ اُن کی اپنی لکڑیوں سے بہتر ہی کیوں نہ ہوں۔

کسی کام کے لئے ٹھیک لکڑی تلاش کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اوّل تو ہمیں اِس بات کا علم ہو کہ اُس کام میں استعمال کرنے کے لئے لکڑی میں کیا خوبی ہونی چاہیئے۔ بعد ازاں اِس چیز کو جاننے کی ضرورت ہے کہ وہ خوبیاں کن لکڑیوں میں پائی جاتی ہیں اور کس حد تک اِن چیزوں کا اندازہ آسانی سے نہیں کیا جاسکتا۔ لکڑی کی خوبیاں معلوم کرنے کے لئے ہمیں اُس کی طاقت، سوکھنے کی کیفیت، پائداری، اوزاروں سے مناسبت وغیرہ باتوں کا صحیح اندازہ کرنا ضروری ہوگا۔ یہ چیزیں مستقل "سائنٹیفک تجسس"۔ تجربات۔ عملی طور پر لکڑی کا استعمال اور بہت کچھ جانچ پڑتال چاہتی ہیں۔ اِسی غرض سے "فاریسٹ ریسرچ" کی "یوٹیلائیزیشن برانچ" قائم کی گئی ہے جس میں گزشتہ پچیس سال سے اِن تحقیقات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے

بہت سے کام کئے جا رہے ہیں۔ روز بروز اِن معلومات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ تاہم لکڑیوں کی اِس قدر کثیر تعداد کے ساتھ جو ہندوستان میں پیدا ہوتی ہیں جلد درست نتائج اخذ کر لینا ایک دشوار بات ہے۔ ایسے تجربات کے لئے سالہا سال کی لگاتار کوشش کی ضرورت ہے۔ بہرحال جو کچھ معلومات ابتک بہم پہنچائی جا سکی ہیں اُن کی رو سے اب کتاب کے باقی حصے میں مختلف کاموں کے لئے مناسب لکڑیوں کا احوال درج کیا جاتا ہے جو لکڑی کی صنعت وحرفت کے لئے ازبس مفید ثابت ہوگا۔

(۱) ہوائی جہازوں کے لئے لکڑیاں

ہوائی جہاز میں کام آنے والی لکڑیوں کے لئے بہت سخت شرائط ہیں۔ تاہنوز صرف ایک ہی لکڑی۔ سٹکا اِسپروس اِس کام کے لئے مناسب سمجھی گئی ہے جو ہندوستان میں نہیں ہوتی "فارسیٹ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ" میں برسوں سے کوشش کی جا رہی ہے کہ ہوائی جہاز کے لئے کوئی ہندوستانی لکڑی تلاش کی جائے۔ بہت تحقیقات کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں پیدا ہونے والے بعض "اِسپروس" اور "فر" اِس کام کے لئے ٹھیک رہیں گے۔ لیکن اب یہ سوال کہ اِس قسم کے "اِسپروس" اور "فر" ہندوستان میں کہاں کہاں پائے جاتے ہیں اور اُس میں بھی لکڑی کے انتخاب کی کیا صورتیں ہونی چاہئیں۔ لکڑی کے ریشوں کا انداز۔ سالانہ بڑھوتری کے نشان اور لکڑی کی پختگی وعمر وغیرہ چیزیں ابھی زیرِبحث ہیں۔ اِن مراحل کے طے ہونے کے بعد یہ اُمید کی جا سکتی ہے کہ بالآخر ہوائی جہاز بنانے والے افسران اِس امر پر متفق ہو جائیں گے کہ ان دونوں لکڑیوں کو مخصوص شرائط کے ساتھ ہوائی جہاز کی صنعت کے لئے بکار آمد سمجھیں۔ دوسری زیرِغور لکڑیاں

یہ ہیں :- بونسم - چمپا کا اور پوپا لتھیا ہوائی جہاز کے پنکھوں کیلئے انڈمان پداک ایک عمدہ لکڑی تسلیم کی جا چکی ہے - باکلی - دھامن اور لاریل ہوائی جہاز کے پچھلے حصے کے " فریم " کے لئے عمدہ لکڑیاں ہیں -

(۲) کاشتکاری کے اوزاروں کی لکڑیاں

کاشتکاری کے اوزاروں کے ذیل میں بہت سی چیزیں آتی ہیں لیکن خاص طور پر ہل - دندانہ دار سراون اور سیڑا وغیرہ سے مطلب ہوتا ہے - ان چیزوں کیلئے بہت سخت و مضبوط لکڑی کی ضرورت ہوتی ہے - ببول - ایکسل ووڈ - راج برکھ - سا بٹن ووڈ - جامن - شیشم - دھامن - تیندو - ساندن - میسوا - کسم - سال - ایرول اور بر وغیرہ سخت لکڑیاں کاشتکاری کی ہر قسم کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں -

(۳) کلہاڑیوں اور دیگر اوزاروں کے دستوں کی لکڑیاں

اس مطلب کے لئے وہ لکڑیاں درکار ہوتی ہیں جو سخت ہونے کے علاوہ چوٹ اور صدمہ برداشت کرنے میں بھی قابل اطمینان ہوں - ایش اور ہکری اس کام کی دو بہترین لکڑیاں ہیں - ان لکڑیوں کے بنائے ہوئے اوزاروں کے دستے ایک کثیر تعداد میں ہر سال ولایت سے ہندوستان میں منگائے جاتے ہیں جو کافی قیمتی پڑتے ہیں - دہرہ دون میں اوزاروں کے دستوں کے لئے جو طاقتی تجربے دیسی لکڑیوں پر کئے گئے ان سے ثابت ہوا کہ مندرجہ ذیل لکڑیاں ولایتی ایش اور ہکری کا مقابلہ کرتی ہیں :-

یان - ایکسل ووڈ - دھامن - چوئی اور کسم - ان میں سے یان اور

بکسل ووڈ بیش بلیش ہیں ۔ ہندوستان کے ریل کے محکموں نے ان کو وزاروں کے دستوں کے لئے عمدہ لکڑیوں کی فہرست میں داخل کر لیا ہے رسندری بھی اِس کام کی ایک اچھی لکڑی ہے مگر وزنی زیادہ ہے ۔ اور باقاعدہ سکھائی گئی ہو تو سطحوں پر سے باریک باریک پھٹنے لگتی ہے ۔ اِن کے بعد اور دیسی لکڑیاں جو دستوں کے لئے کچھ مناسب ہوسکتی ہیں یہ ہیں :- ببول - کچ - لینڈی - ساندن - پنگ - بلیٹ ووڈ - سال - کردھائی وغیرہ -

کردھائی ایک نہایت مضبوط لکڑی ہے مگر یہ بڑے "سائز" میں نہیں ہوتی - بڑھئی کے کام کے چھوٹے اوزاروں کے واسطے یہ لکڑیاں زیادہ مناسب ہیں بکس ووڈ - برچ - شیشم - روز ووڈ - گماری اور ساندن وغیرہ -

دستوں پر چکناہٹ اور صفائی کے خیال سے اُن کو بنا چکنے کے بعد السی کے تیل یا موم میں ڈبو لینا چاہیئے ۔ اِس سے لکڑی کو کچھ اضافی پختگی ہو جاتی ہے ۔ اور موسمی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت بھی بڑھ جاتی ہے -

(۴) لکڑیوں کو موڑ کر بنانے والی چیزیں

کھیل کی چیزوں مثلاً "ہاکی اسٹک" یا "ٹینس ریکٹ" کے سوا ہندوستان میں لکڑی کو موڑ کر بنائی جانے والی اشیاء کا بہت کم رواج ہے - ملبری اور سیلکس آسٹریلیس دو لکڑیاں شمالی ہند میں موڑنے کے کام میں لائی جاتی ہیں ۔ کبھی شیشم کو بھی اِس کام میں استعمال کیا جاتا ہے -

اِن کے علاوہ اور لکڑیاں بھی بھاپ کے ذریعے موڑی جا سکتی ہیں مثلاً روز ووڈ - گماری - لینڈی - مینگو - ببجے سال - ٹن - جھینگن اور سرس وغیرہ -

(۵) کشتیاں اور جہاز بنانے کی لکڑیاں

دریاؤں کے راستے اور سمندری کناروں پر تجارتی سلسلہ زیادہ تر لکڑی کی بنائی ہوئی دیہاتی ساخت کی کشتیوں سے قائم ہے۔ کشتی اور جہاز سازی کے واسطے لکڑی کو بہت پائدار، مضبوط و لچکدار اور ہر طرح بے عیب ہونا چاہیئے ورنہ پانی کے زور شور اور لہروں کی ٹکر سے وہ بہت جلد تباہ ہو جائیں۔ بدیں وجہ ساگون کو اس کام کی بہترین لکڑی سمجھا گیا ہے چونکہ ساگون خشکی اور تری سے بہت کم گھٹنے اور بڑھنے والی لکڑی ہے۔ برما کا بہترین ساگون ہنوز جہاز سازی اور دیگر بحری ضروریات کے لئے برطانیہ کو بھیجدیا جاتا ہے۔

ولایتی اوک بھی جہاز سازی کے کام کی اچھی لکڑی ہے لیکن اس میں ایک طرح کا تیزاب (ٹینک ایسڈ) پایا جاتا ہے جو لوہے کو کھانے والا ہے۔ ساگون بھی ایک حد تک لوہے کو کھاتی ہے جس کی وجہ سے اب لوہے کے حصے جست کی قلعی والے بنائے جانے لگے ہیں جن پر تیزاب بہت کم اثر کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل لکڑیاں ہندوستان میں کشتی سازی کی عمدہ لکڑیوں میں سے ہیں:۔

(۱) کشتیوں کے "فریم" یا ڈھانچے کے لئے

اکیسیا اربیکا ... جو کہ شمال مغربی ہند میں کشتی کے قریب ہر حصے کے لئے موزوں سمجھی جاتی ہے۔

اکیسیا کیٹیچو ... ... کشتی کی تلی اور بیٹھنے کے حصوں کے لئے۔

آرٹو کارپس ہرسوٹا ... جو کہ جنوبی ہند میں کشتی سازی کی پسندیدہ لکڑی ہے۔

لیگو خلم ا نو خلم ... ... جو جنوبی ہند میں کشتی سازی کی مروجہ لکڑی ہے۔

ڈلبرجیا لیٹی فولیا ... ... کشتی کے نوکیلے حصّے بنانے کے لئے ایک مضبوط لکڑی ہے -

ڈلبرجیا سسو ... ... یہ بھی کشتی کے ڈھانچے اور نوکیلے حصّوں کے لئے عمدہ لکڑی ہے -

ڈیٹیرو کارپس ٹرنیٹس چٹاگانگ اور برما میں کشتی سازی کی لکڑی -

ہیری ٹیریا مائینر ... ... مشرقی ہند میں کشتی سازی کی عام لکڑی -

ہوپیا کی لکڑیاں ... ... "ہوپیا پاروی فلورا" ٹراونکور کی کشتی سازی کی ہردلعزیز لکڑی ہے -

لیجرسٹرومیا لینسیولاٹا ... جنوبی ہند کی کشتی سازی کی خاص لکڑی ہے -

مینجیفیرا انڈیکا ... ... کشتی کی دیواروں والے تختوں کے لئے عمدہ ہے -

پٹرو کارپس ڈلبرجیائیڈیز ... کشتی کے لئے مضبوط لکڑی ہے -

شوریا کی لکڑیاں ... ... یہ بھی کشتی سازی میں مضبوط ثابت ہوئی ہیں - کشتی کے نوکیلے حصّوں اور اندرونی پیٹیوں کیلئے عمدہ لکڑی ہے -

زائلیا کی لکڑیاں ... ... کشتی کے نچلے حصّوں کے لئے عمدہ لکڑیاں ہیں -

(ب) کشتی کے مستول یا ستون کی لکڑیاں :-

نوٹ :- اس کے لئے سیدھی، مضبوط، لچکدار اور ہلکی لکڑی کی ضرورت ہوتی ہے -

کیلو فلم ٹومنٹوسم ... ... جنوبی ہند میں کشتی کے مستول کے لئے مستعمل ہے -

کیلوفلم انوفلم ... ... یہ بھی مستول کے لئے اچھی لکڑی ہے -

سیڈرس دیودارا ... ... اس مطالب کے لئے حسب ضرورت شمالی ہند میں مستعمل ہے -

کیزوارینا ایکوئیزیٹی فولیا ... بمبئی کے نواح میں کشتیوں کے مستول میں مستعمل ہے۔
لیجرسٹرومیا لینفسیولاٹا ... جنوبی ہند میں مغربی گھاٹ پر اس کام میں آتی ہے۔

(ج) پتوار اور چپوؤں کے لئے لکڑیاں :-

نوٹ :- اس کام کے لئے بھی سیدھی، مضبوط، سبک اور لچکدار لکڑی کی ضرورت ہے۔ مندرجۂ ذیل لکڑیاں اس کام کے لئے ٹھیک ہیں:-

کیزوارینا ایکوئیزیٹی فولیا ... اپنی پیداوار کے علاقوں میں اس کام آتی ہے۔
سیڈرس دیودارا ... چپوؤں کے لئے اچھی ہلکی لکڑی ہے۔
ڈپٹیروکارپس کی لکڑیاں یہ بھی چپوؤں کے لئے اچھی لکڑیاں ہیں۔
فریکزینس فلوری بنڈا ... مغربی ممالک کی چپوؤں کی لکڑی ہے۔
گریویا کی لکڑیاں ... فوجی محکموں میں چپوؤں کے لئے مضبوط و عمدہ لکڑیاں خیال کی جاتی ہیں۔
لجرسٹرومیا پاروی فلورا ... چپوؤں کی اچھی لکڑی ہے۔
پائینس کی لکڑیاں ... ہلکے چپوؤں کے لئے ٹھیک ہیں جن سے زیادہ بھاری کام نہ لیا جائے۔

(چ) لٹھوں کے بیڑے وغیرہ :-

اس کام کے لئے سب سے بہتر لکڑی بالسا (اوکروما) ہے جو امریکہ کی ایک بہت ہلکی لکڑی ہے۔ اس کا وزن صرف ۸ - ۱۰ پونڈ فی مکعب فٹ ہوتا ہے لیکن یہ کم ملتی ہے اور اس کے بجائے انڈمان کی ایک لکڑی بکوٹا (اینڈومیلنسی سپرمیلیسی) اس کا خاصہ بدل ہو سکتی ہے اگرچہ یہ بالسا کے برابر

ہلکی نہیں ہوتی۔ پھر بھی یہ بہت ہلکی لکڑیوں میں سے ضرور ہے اور خاص بات یہ کہ بالسا کی طرح یہ ایک دم پانی کو جذب نہیں کرتی۔

(د) ڈونگے یا لکڑی میں کھدی ہوئی چھوٹی کشتیاں:-

مندرجہ ذیل لکڑیاں ہندوستان کے مختلف حصوں میں اس کام میں لائی جاتی ہیں:-
بامبکس مالابار یکم۔ اس کے ڈونگے جبھی ٹھیک رہ سکتے ہیں کہ استعمال نہ ہونے کی حالت میں انھیں پانی میں ڈوبا رکھا جائے۔ ڈوا بینگا سونے لے ٹیانڈرز میلائینا آربوریا۔ منجیفیرا انڈکا اور ٹیٹرا میلز نیوڈی فلورا بھی اس کام کی اچھی لکڑیاں ہیں۔ ٹریویا نیوڈی فلورا۔ کھاری پانی میں اس کے ڈونگے پائدار رہتے ہیں۔

(۶) کپڑا بُننے کے بابنوں کی لکڑیاں

بہت سی دیسی لکڑیاں اس کام کے لئے آزمائش میں لائی جا چکی ہیں تاکہ برچ اور بیچ کی ولایتی بابنوں کے بجائے ہندوستانی لکڑیوں کی بابن استعمال کی جا سکیں مگر صرف ایک لکڑی ہلدو (ایڈائینا کارڈی فولیا) ان تجربوں میں کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ یہ اگرچہ بیچ کے برابر عمدہ نہیں ہے۔ لیکن اچھی طرح سکھا لینے پر بابنوں کے لئے بہت سی دیگر لکڑیوں سے بہتر ہے چونکہ ہلدو کے علاوہ اور بھی کئی ایک لکڑیاں بابنوں کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں۔ کیم (مٹرا گائینا پاروی فولیا) کلشھان (ہائی مینوڈ کیمٹن ایکسا سم) کانجو (ہولوپٹیلیا انٹیگری فولیا) اور کیورا (سونے ریشیا اسپے ٹالا) وغیرہ۔ امرتسر میں ہاتھ کی بنی ہوئی ریلوں وغیرہ کے لئے پیرودڈ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ اور لکڑیاں جو بابنوں کیلئے

مناسب سمجھی گئی ہیں یہ ہیں :-

دودھی (رائیٹا ٹنکٹوریا و رائیٹا ٹومنٹوسا) ہوم (سیکوبیٹالم ٹومنٹوسم) کورا (ہولا رھینا اینٹی ڈائسنٹریکا) جھینگن (لینیا گرانڈس) ملبری (موریس البا دموریس انڈکا) کدم (اینتھوسفلس کدمبا) گماری (ملائینا آربوریا) چکراسی (چکراسیہ ٹیبولیرس) سائن دوڈ (کلوروکزائلن سوئیٹینیا) بناتی (لوفوپٹالم ویٹیانم) انڈین پاپلر (پاپولس یوفریٹکا) سلائی (باسویلیا سیراٹا) امورا کی لکڑیاں۔ زینتھو کزیلم کی لکڑیاں۔ میلوٹس فلیپی ننیسس۔ مورینڈا ٹنکٹوریا۔ گارڈینیا لیوسیڈا۔ اور یونکیمیا بگلا برا وغیرہ۔

بابنوں کے بنانے میں یہ چیز مدِ نظر رکھنی چاہیئے کہ جو لکڑیاں قیمتی قسم کی ہیں اُن کے پتلے ڈنڈوں میں سے بابنیں نکال لی جائیں اور بڑے تنے بڑے سائز کی ضروریات میں کام آجائیں یعنی موٹی لکڑیوں میں سے بابنیں نہ بنانی چاہئیں۔ جبکہ وہ پتلی لکڑی میں سے بنائی جاسکیں۔ یہ لکڑی کا درست استعمال ہوگا اور یہی قاعدہ ولایت میں برتا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ تلاش کرنے سے بابنوں کے لائق عمدہ لکڑی بعض اُن چھوٹے قسم کے گمنام وغیر مشہور درختوں سے بھی مِل جاتی ہے جنھیں لکڑی کی حیثیت سے کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہوئی اور جو معمولی پودوں کی شکل میں اُگتے ہیں۔

(۷) جوتوں کے فرموں اور ایڑیوں کی لکڑیاں۔

جوتوں کے لئے لکڑی کے فرموں کی ہندوستان میں کافی ضرورت ہوتی ہے اور اکثر جوتوں میں (خاصکر زنانہ شوز میں) ایڑیاں بھی لکڑی کی لگائی جانے لگی ہیں۔

جوتوں کے فرموں کے لئے بہت مضبوط لکڑی جو زیادہ سخت و کرخت بھی نہ ہو درکار ہوتی ہے تاکہ وہ کیلوں کے بار بار ٹھونکنے اور نکالنے کو برداشت کر سکے اس معنیٰ سے بہت کم لکڑیاں ایسی ہیں جن میں یہ صفت موجود ہو۔ بہر حال شیشم کو اس کام کے لئے شمالی ہند میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جھینگن (لینیا گرانڈس) جامن کی لکڑیاں (یوجینیا گارڈینری) بیر (زیزیفس جُجوبا) پولیا لتھیا ۔ کیم (مٹرا گائینا پاروفولیا) گگاری (میلائینا آربوریا) ایہر ٹیشیا لیوس۔ جرول (لیجرسٹرومیا فلاس ریجینا) اور ایسر کی لکڑیاں جوتوں کے فرموں کیلئے کافی عمدہ ہیں ۔

ایڑیوں کے لئے آم (مینجیفیرا انڈکا) بہت مناسب سمجھی گئی ہے۔ اسکے علاوہ کیم (مٹرا گائینا پاروفولیا) کانجو (ہولوپٹیلیا انٹگریفولیا) نیم چنبیلی (ملنگٹونیا ہورٹینسس) انڈین پاپلر (پاپولس یوفرے ٹکا) سلائی (باسویلیا سیراٹا) جھینگن (لینیا گرانڈس) جامن اور "راٹیٹیا" کی لکڑیاں نیز کیڈیا کیلی سینیا" بھی مناسب لکڑیاں ہیں ۔

ہلدو (ایڈائینا کارڈی فولیا) کو بھی ایڑیوں میں استعمال کیا جاتا ہے مگر اس میں خشکی اور خستگی زیادہ ہے جس سے اس کی ایڑیاں کیل کو برداشت نہیں کرتیں اور زیادہ لمبائی میں ٹوٹ بھی جاتی ہیں ۔

(۸) بُرش کی لکڑیاں

بُرش بہت قسم کے بنائے جاتے ہیں۔ سَر کے بالوں کے لئے بُرش کپڑے صاف کرنے کے بُرش ۔ دانتوں اور حجامت کے لئے بُرش ۔ فرش پر جھاڑو لگانے کے بطور بُرش ۔ "وارنش" اور رنگ کرنے کے بُرش اور دھاتوں کے

صاف کرنے کے برش - ہر ایک برش میں کسی نہ کسی طرح لکڑی کا استعمال ضرور ہوتا ہے - زیب و زینت یعنی آرائش کے برشوں میں ابیونی (ڈائیسپرس ایبے نم) ساٹن ووڈ (کلوروکسائیلن سوئیٹینیا)، روز ووڈ (ڈلبرجیا لیٹی فولیا) سیسو (ڈلبرجیا سسو) اٹھان ٹپاک (ٹیرو کارپس ڈلبرجیا ئیڈیز) چکراسی (چکراسیہ ٹیبولیرس) وغیرہ۔ اس سے معمولی لکڑیاں درکار ہوں تو ہلدو (اڈائینا کارڈی فولیا) تون (سیڈریلا ٹونا) مینگو (مینجیفیرا انڈکا) اور کٹھان (ہالی مینو ڈکٹین اکیلسم) ٹھیک ہیں - دیگر برشوں کے لئے نیم چنبیلی (ہلنگٹونیا ہور ٹینسس) بہتر لکڑی ہے چونکہ اسے سکھانا اور اس کو کام میں لانا دونوں آسان ہیں۔ اس پر صفائی بھی بخوبی آتی ہے۔ اس کے بعد کٹھان (ہالی مینو ڈکٹین اکیلسم) کیم (مٹرا گائینا پاروی فولیا) اور آم مناسب لکڑیاں ہیں - حجامت کے برشوں کے لئے کیم ہی عمدہ رہتی ہے -

(۹) گاڑیوں کے لئے لکڑیاں

گاڑی کے مختلف حصّوں پر علیحدہ علیحدہ زور اور دباؤ پڑتا ہے - اس لئے گاڑی میں کئی طرح کی لکڑی لگائی جاتی ہے - دیہاتی ضروریات کی بیل گاڑیوں میں جو لکڑیاں کسی علاقے میں عام طور پر ملتی ہیں وہی لگائی جاتی ہیں خواہ وہ ٹھیک ہوں یا نہ ہوں - بیل گاڑی کے مخصوص حصے اس کا ڈھانچ - دھرا - پہیے - اور نہا (یعنی "ہب" جو پہیے کا بیچ کا حصہ ہے) ہوتے ہیں - ڈھانچ کے لئے یہ لکڑیاں مناسب ہیں :-

یوجینیا ڈلبرجیائیڈیز - ڈلبرجیا سسو - ٹیرو کارپس - ڈائیسا کزیلم مالابیرکم - یوجینیا جمبولانا - لجرسٹرومیا اور ٹرمینیلیا بیلاٹا وغیرہ جو اوسط درجے کی مضبوط لکڑیاں ہیں اور زیادہ بھاری بھی نہیں -

نبے۔ یعنی پہیے کے بیچ کے حصے پر چونکہ بہت بوجھ پڑتا ہے اس لئے اِس کو کافی سخت و مضبوط لکڑی سے بنانا چاہیئے۔ یوجینیا ڈلبرجیا ٹیڈ بڑا کیسا اے بیکا اکیسیا کٹیچو۔ ہارڈوکیا بنیٹا۔ شوریا روبسٹا۔ ٹیٹوا فیر۔ شِلی شرا ٹری جوگا۔ کلُوروکزائیلن سوئیٹینیا۔ ہوپیا پاروی فلورا اور ہیری ٹیریا مائینر وغیرہ اس کام کی عمدہ لکڑیاں ہیں۔

پہیے کے گھیرے اور نبے کو ملانے والی لکڑیاں جنھیں "اسپوکس" بھی کہتے ہیں۔ سیدھے ریشوں کی لکڑی سے بنائی جانی چاہئیں۔ اِس مطلب کے لئے عمدہ لکڑیاں یہ ہیں:-

ڈلبرجیا سِسو۔ ڈلبرجیا لیٹی فولیا۔ گریویا ٹلی فولیا اور ٹیروکارپس مارسوپیم وغیرہ۔ اِس کے علاوہ اکیسیا اسے بیکا۔ ہیری ٹیرا مائینر۔ اینوگا ئیسس لیٹی فولیا۔ شوریا روبسٹا۔ ہار ڈوِکیا بنیٹا۔ اور ڈائیسپرس بھی مناسب ہیں۔

پہیوں کے گھیرے بھی بہت سخت کام کرتے ہیں اور نرمی، گرمی، کیچ کھیا۔ دھوپ اور پانی وغیرہ سے اِن کو برابر واسطہ پڑتا ہے۔ اِن حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پہیوں کے گھیرے خوب سخت، مضبوط و پائدار اور لچکدار لکڑی سے بنائے جانے چاہئیں۔ اتّفاق سے اگر قدرتی خمدار لکڑی مل جائے تو وہ مصنوعی خمدار سے بہتر ہوتی ہے۔ اِس کام کے لئے سال اور ببول کو بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر بہتر لکڑیاں ڈلبرجیا سِسو۔ ڈلبرجیا لیٹی فولیا۔ پٹرد کارپس ارسوپیم اور گریویا ٹلی فولیا ہیں۔

گاڑی کا دُھرا بھی مضبوط اور لچکدار لکڑی کا ہونا چاہیئے۔ گریویا اور اینوگائیسس کی لکڑیاں اچھی ہوتی ہیں۔ سال کا بھی دُھرا لگا لیتے ہیں مگر سال دُھرے کے لئے بہت عمدہ لکڑی نہیں کہی جا سکتی۔ مندرجہ ذیل لکڑیاں

اُس سے بہتر ہیں :-
آرٹوکارپس ہرسوٹا (اینی) - بریڈیلیا ریٹوسا - ہوپیا اور لجرسٹرومیا -
رمینیا و البزیا کی لکڑیاں -

(۱۰) عمارتی لکڑیاں

عمارتی لکڑیوں سے مُراد اُن لکڑیوں سے ہے جو مکانات کی تعمیر میں کڑی - تختوں اور سُرذلوں - شہتیریوں کے کام آتی ہیں نیز جو پُلوں اور دیگر عمارتی کاموں میں صرف ہوتی ہیں -

ظاہر ہے کہ ہندوستان جیسے بڑے مُلک میں جہاں کہ جنگلات کی کمی نہیں - اِس مد میں کافی لکڑی خرچ ہوتی ہوگی - بلکہ یوں کہئے کہ مُلک کی زیادہ لکڑی اِسی مد میں خرچ ہوجاتی ہے -

عمارتی کاموں کے لئے لکڑی کو مضبوط ہونے کے علاوہ دیرپا ہونے کی بڑی ضرورت ہے ورنہ حفاظتی مصالحے کے بغیر کام میں نہ لانا چاہیئے۔ مضبوطی و پائداری کے ساتھ ساتھ اگر لکڑی وزن میں بھی ذرا ہلکی ہو تو اور بھی اچھا ہے - فرش اور تختوں کے لئے لکڑی کو کم اینٹھنے اور کم سُکڑنے و بڑھنے والی ہونا چاہیئے - نیز کسی قدر زیبائشی اور خوبصورت ہونے کی بھی ضرورت ہے - ایسی بکار آمد لکڑیاں ہندوستان میں بہت ہیں - خاص طور پر ساگون - سال اور دیودار بہت مشہور ہیں - تینوں خوب مضبوط اور بہت حد تک دیمک کا مقابلہ کرنے والی لکڑیاں ہیں جو کہ اِس مُلک میں لکڑی کی بہت دشمن چیز ہے -

اِس کے بعد مندرجہ ذیل عمدہ عمارتی لکڑیاں ہیں :-

ایبیز پنڈرو (ہمالین سلور فر) جو وزن میں ۲۳ پونڈ فی مکعب فٹ - ایک

نرم و سفید رنگ لکڑی ہے ۔ اِس پر کام کرنا اور صفائی لانا آسان ہے لیکن لکڑی میں گانٹھیں بہت ہوتی ہیں ۔ یہ ڈیل کی طرح ہلکے کام کی ایک اچھی لکڑی ہے اور اندرونی کاموں کے لئے قابلِ اطمینان ہے ۔ تاہم چونکہ یہ پائدار لکڑی نہیں ہے اِس لئے کیڑا اور گرگرمُتہ سے حفاظت کے بطور اِسے مصالحہ لگا لینا چاہیئے ۔

اکیسیا ارے بیکا (ببول) وزن ۵۲ پونڈ فی مکعب فٹ ۔ یہ ایک بہت سخت و دیرپا لکڑی ہے ۔ اِس کے کھمبے اور فرش میں لگانے کے ٹکڑے عمدہ ہوتے ہیں ۔

اڈائینا کارڈی فولیا (ہلدو) وزن ۴۰ پونڈ فی مکعب فٹ ۔ یہ گھنے اور باریک ریشوں کی لکڑی ہے جو اندرونی ضروریات کے لئے عمدہ ہے جیسے غسل خانوں کے اندر لکڑی کی اشیا، اور آتشدان وغیرہ کے اطراف کی لکڑیوں کے لئے ۔ باورچی خانہ اور دُودھ، دہی سے متعلق لکڑی کی چیزوں کے لئے یہ ایک عمدہ، خوش رنگ لکڑی ہے جسے حسبِ ضرورت دھوکر بآسانی صاف کرسکتے ہیں ۔

البزیا لیبیک (کوکو) وزن ۴۴ پونڈ فی مکعب فٹ ۔ یہ عمارتی کاموں کیلئے ایک کافی مضبوط و دیرپا لکڑی ہے ۔ اِس کے اکثر ٹکڑے بہت زیبائشی اور خوبصورت ہوتے ہیں اور اپنے خوشنما گہرے نقوش کے باعتبار بھاری فرنیچر کے لئے بہت موزوں لکڑی ہے ۔

البزیا اوڈورے ٹسیما (بلیک سرس) کوکو ہی کی طرح دوسری لکڑی ہے لیکن اُس سے کسی قدر وزنی اور سخت ۔

البزیا پروسیرا (وھائٹ سرس) یہ بھی اسی طرح کی لکڑی ہے مگر کسی قدر ہلکی اور کوکو سے زیادہ مضبوط و قابلِ توجہ لکڑی ہے ۔

آرٹو کارپس کی لکڑیاں:- چپلاش ۔ اینی ۔ جیک اور لکوچ ۔ وزن ۳۴ سے ۴۰ پونڈ فی مکعب فٹ ۔ یہ بھی اچھی عمارتی لکڑیاں ہیں ۔ اِن میں سے چپلاش

اندرونی زیبائشی کاموں کے لئے موزوں ہے۔

اینی ہندوستان میں ساگون کا بدل تسلیم کی جاچکی ہے۔ یہ کافی پائدار ہونے کے علاوہ ایک آسانی سے سوکھنے والی لکڑی ہے۔ پھٹتی اور تڑختی بھی نہیں اور جملہ طاقتوں میں ساگون کے قریب قریب ہے۔ جبکہ وزن میں ساگون سے کچھ ہلکی ہے۔

جیک بھی ایک پائدار لکڑی ہے اور جہاں قابلِ حصول ہے پورے اطمینان کے ساتھ کُل بیرونی و اندرونی مصرف میں لائی جاتی ہے۔

لکوچ چاروں میں بھاری عمارتی لکڑی ہے اور بہت مضبوط و پائدار ہونے کے باعث مکانات میں کھمبوں اور شہتیریوں کے لئے ایک عمدہ لکڑی ہے۔ دیمک اور دیگر تباہ کُن کیڑوں کا بیحد مقابلہ کرتی ہے۔

بشوفیا جوانیکا (بشپ ووڈ)۔ وزن ۴۵ سے ۴۸ پونڈ فی مکعب فٹ۔ یہ ایک کارآمد عمارتی لکڑی ہے جو اگرچہ زیادہ مضبوط نہیں ہوتی مگر دیرپا ہونے کے باعث ترائی کی جگہوں میں اور پانی سے متصل۔ مرطوب علاقوں میں عمارتی کام کی ایک کامیاب لکڑی ہے۔

کیلوفلم (پُون) کی لکڑیاں بڑے "سائز" پر عمارتی ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔ یہ ۴۱ سے ۴۸ پونڈ فی مکعب فٹ وزنی ہوتی ہیں اور ان کے بڑے لٹھے عام ہیں۔ اِس معنٰے سے انجینیروں اور دیگر بڑے کام کے ضرورتمندوں کے لئے یہ لکڑیاں قابلِ توجہ ہیں۔ باوجود بڑے سائز کے یہ کافی مضبوط اور دَمدار ہیں۔ بہرحال باہر استعمال کرنے کے لئے اِنھیں حفاظتی مصالحہ ضرور دے لینا چاہیئے۔

سیڈریلا ٹُونا (تُن)۔ وزن ۳۰ پونڈ فی مکعب فٹ۔ یہ بھی ہندوستان کی ایک عام بازاری لکڑی ہے سستی۔ ہلکی۔ سہل الحصول اور عمارتی

ضروریات میں کئی طرح مفید ہے اور بسہولت کام میں لائی جاتی ہے -

سیڈرس دیودارا (دیودار) - وزن ۳۵ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ بھی ہندوستان کی چند بہت ہی مفید و کار آمد لکڑیوں میں سے ہے جو سوکھنے - چرائی کٹائی اور کام کرنے کے حق میں بہت سہل العمل ہے - صفائی بھی خوب لاتی ہے اور دیمک کے مقابلے میں کافی دیرپا لکڑی ہے - اِس میں بیروزہ کی تیز خوشبو ہوتی ہے اور سوکھنے کے بعد بھی اِس کی گانٹھوں میں سے گوند نکلتا ہے جس کے باعث یہ لکڑی عمدہ پالش کئے جانے کے لائق نہیں - ہاں عمارتی کاموں کے لئے عمدہ ہے -

چکراسیہ ٹیبولیرس (چکراسی) - وزن ۴۲ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ عمارتی کاموں میں اندرونی زیبائشی چیزوں کے لئے ایک بہت عمدہ خوبصورت لکڑی ہے جس میں گہرے رنگ کے نقوش (گُل) ہوتے ہیں -

ڈلبرجیا لیٹی فولیا (روزووڈ) - وزن ۵۵ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ ہندوستان کی اعلیٰ ترین فرنیچر کی لکڑیوں میں سے ہے جو عام عمارتی کاموں کے لئے تو ایک بہت قیمتی لکڑی ہوگی - البتہ مکانات کے اندرونی باریک کاموں کے لئے خاص چیز ہے -

ڈلبرجیا سیسو (سیسو) - وزن ۵۰ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ شمالی ہند کی ایک مشہور و معروف لکڑی ہے جسے بکثرت فرنیچر بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے - یہ خوب مضبوط - لوچ دار اور کافی دیرپا لکڑی ہے جو اعلیٰ عمارتی کاموں کے لئے بہت موزوں اور خوبصورت ہوتی ہے -

ڈپٹیروکارپس (گرجن و ہالانگ وغیرہ) - وزن ۴۵ سے ۵۲ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ لکڑیاں خاص طور پر عمارتی ضروریات کو پورا کرتی ہیں - قیمت میں مناسب اور

کافی مضبوط و پائدار ہیں۔ حفاظتی مصالحے کے ساتھ اور زیادہ قابلِ اطمینان۔

ڈوابنگا سونے رسے ٹیائیڈیز (لمپاتی) - وزن ۲۸ پونڈ فی مکعب فٹ۔ یہ عام عمارتی ضروریات کی لکڑی ہے لیکن کم ملنے والی ہے جس سے عوام میں زیادہ شہرت نہیں حاصل کرسکی۔ دورانِ استعمال یہ مڑتی، اینٹھتی نہیں اور اپنی حالت کو ٹھیک برقرار رکھتی ہے۔

ہارڈوکیا کی لکڑیاں (بنی اور انجن) - بنی کا وزن ۴۳ پونڈ - انجن کا ۶۴ سے ۶۷ پونڈ فی مکعب فٹ - دونوں اچھی عمارتی لکڑیاں ہیں اور شہتیروں و کھمبوں کے لیے بطور عمدہ ثابت ہوتی ہیں۔ انجن بہت بھاری اور سخت لکڑی ہے اور اُسی قدر دیرپا بھی۔

ہیری ٹیرا پائینز (سُندری) - وزن ۶۵ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ ایک وزنی اور بیحد مضبوط و دیرپا لکڑی ہے جو بھاری عمارتی کاموں میں کھمبوں کے لئے بہترین ثابت ہوئی ہے۔

ہوپیا کی لکڑیاں (ہوپیا یا انڈمان تھینگن) - وزن ۳۹ سے ۴۰ پونڈ فی مکعب فٹ - عام عمارتی کاموں کے لئے اچھی لکڑیاں ہیں۔

لجرسٹرمیا کی لکڑیاں (جرول - بین ٹیک و انڈمان پنما وغیرہ) - وزن ۴۰ سے ۵۰ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ سیدھے ریشوں کی مضبوط و لوچ دار عمارتی لکڑیاں ہیں۔

مینجیفیرا انڈیکا (مینگو) یعنی آم کی لکڑی - وزن ۴۲ پونڈ فی مکعب فٹ۔ یہ ایک ارزاں قیمت عمارتی لکڑی ہے مگر بغیر حفاظتی مصالحے کے دیرپا نہیں۔

میسُوا فیریا (میسُوا) - وزن ۵۴ سے ۵۰ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ ایک بہت سخت و مضبوط اور دیرپا لکڑی ہے جو ہر قسم کے بھاری عمارتی کام کے لئے

ٹھیک ثابت ہوئی ہے -

یوجینیا ڈلبرجیائیڈیز (ساندن) - وزن ۵۵ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ بھی ایک بہت مضبوط و لچکدار لکڑی ہے جو عمارتی کاموں کے لئے عمدہ ہے -

پیسیا مورنڈا (اسپروس) - وزن ۲۹ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ ہلکی عمارتی ضروریات میں ڈیل کے بجائے ایک عمدہ لکڑی ہے -

پائینس لانگی فولیا (چیر) - وزن ۳۵ پونڈ فی مکعب فٹ - دیودار کے بعد اُس قسم کی دوسری مشہور لکڑی ہے اور شمالی ہند میں بکثرت استعمال ہوتی ہے - یہ بھی ڈیل کے بجائے ایک سستی اور عمدہ لکڑی ہے جو ہلکے اندرونی کاموں کے لئے موزوں ہے مگر جو حفاظتی مصالحے کے بغیر کافی دیرپا نہیں -

پائینس ایکسلسا (بلو پائن) - وزن ۳۲ پونڈ فی مکعب فٹ - چیر سے کسی قدر بہتر لکڑی ہے جو ڈیل کا عمدہ بدل کہی جاسکتی ہے اور ہلکے عمارتی کاموں کے لئے موزوں ہے -

پٹیروکارپس کی لکڑیاں (انڈمان و برما پڈاک وبجے سال وغیرہ) - وزن ۴۵ سے ۵۴ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ ہندوستان کی بہت اعلیٰ و قیمتی لکڑیاں ہیں - نہایت دیرپا مضبوط و خوبصورت جو زیادہ نمائشی و قیمتی عمارتی کاموں کے مطلب کی ہیں -

شوریا کی لکڑیاں (سال - تھٹیا - مکائی) - وزن ۴۷ پونڈ (مکائی) ۶۵ پونڈ (تھٹیا) ۵۰ سے ۵۶ پونڈ (سال) - یہ ہندوستان کی عام مشہور لکڑیوں میں سے ہیں - بہت دیرپا - عرصۂ دراز تک دیمک کا کوئی اثر نہیں لیتیں - عام عمارتی لکڑیاں ہیں - تھٹیا - نسبتاً زیادہ بھاری اور دیرپا ہے - مکائی - ہلکے اندرونی کام کیلئے موزوں ہے چونکہ اوروں سے ہلکی ہے -

ٹیکٹونا گرانڈس (ٹیک) - وزن ۳۸ سے ۴۳ پونڈ فی مکعب فٹ - یہ ہندوستان کی خاص ترین لکڑی ہے - برما اور مالا بار کا ٹیک زیادہ سیدھے اور یکساں ریشوں کا ہوتا ہے جبکہ وسطِ ہند کا ٹیک اپنی دھاریوں کی خوشنمائی اور زیادہ زیبائشی انداز کے لئے مشہور ہے - لیکن یہ برما یا مالا بار کے ساگون کے برابر مضبوط نہیں ہوتا - بہرحال ٹیک فی الجملہ طور پر ایک قیمتی عماراتی لکڑی ہے۔

ٹرمینلیا کی لکڑیاں - (لاریل - کنڈل - سفید چگلم - بادام و ہالاک)- وزن ۳۹ پونڈ فی مکعب فٹ - (بادام و ہالاک) اور ۵۳ پونڈ فی مکعب فٹ لاریل - یہ عمدہ عماراتی لکڑیاں ہیں اور جن اضلاع میں بسہولت قابلِ حصول ہیں بہت پسند کی جاتی ہیں -

زائلیا کی لکڑیاں (پنکیڈو اور ایرول) - وزن پنکیڈو ۵۷ پونڈ فی مکعب فٹ - ایرول ۵۲ پونڈ فی مکعب فٹ - پنکیڈو برما کی لکڑی ہے اور ایرول جنوبی ہند کی - دونوں خوب مضبوط اور عمدہ لکڑیاں ہیں - ایرول پنکیڈو سے کسی قدر کم دیرپا ہے - لیکن عماراتی ضروریات کے لئے دونوں بکار آمد ہیں - اگرچہ سخت ہونے کی وجہ سے چرائی، کٹائی میں ذرا دقت طلب ہیں - گیلی حالت میں آسانی سے قابو میں آ جاتی ہیں -

پُلوں کے لئے مخصوص لکڑیاں

پُلوں میں لگائی جانے والی لکڑی کو عام عماراتی کاموں کی لکڑیوں سے زیادہ مضبوط و دیرپا ہونے کی ضرورت ہے جو گاڑیوں کی آمد و رفت اور موسمی تبدیلیوں کو برداشت کر سکے - اگر پُل اوپر سے بھی لکڑی ہی کا بنا ہو تو اُس جگہ خاص طور پر سخت لکڑی کی ضرورت ہے تاکہ وہ جلد نہ گھِس جائے - کچھ لکڑیوں کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے جو پُلوں کی تعمیر کے مناسب ہیں :-

لکڑی کا نام	وزن ساگون = ۱۰۰	شہتیری طاقت ساگون = ۱۰۰	شہتیری سختی ساگون = ۱۰۰
اکیسیا ارے بیکا	۱۲۰	۱۱۵	۹۰
سیڈرس دیودارا	۸۰	۷۵	۷۵
ڈلبرجیا کی لکڑیاں	۱۲۰	۹۰	۸۵
ڈپیٹیرو کارپس کی لکڑیاں	۱۰۵	۱۰۵	۱۱۰
ہوپیا اوڈورے ٹا	۱۰۵	۱۰۵	۹۵
میسُوا فیریا	۱۳۵	۱۴۰	۱۴۵
ٹیرو کارپس کی لکڑیاں	۱۱۵	۱۲۰	۱۰۵
شوریا کی لکڑیاں	۱۳۰	۱۲۵	۱۳۰
ٹرمینیلیا ٹومنٹوسا	۱۳۰	۱۰۰	۱۰۰
زائیلیا ڈولے بری فارمس	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰

نوٹ :- اوپر کے نقشے میں جس نام کے تحت میں اُس قسم کی کئی لکڑیاں آتی ہیں اُن سب کا اوسطِ اعداد درج کیا گیا ہے ۔ اس لئے اُن میں سے کسی ایک کو مندرجہ اعداد کے بدرجۂ اوسط سمجھنا چاہیئے نہ کہ بالکل صحیح ۔

پُل کے اوپری حصّے کے لئے زیادہ سخت لکڑیاں حسبِ ذیل ہیں :-

لکڑی کا نام	سختی ۔ ساگون بدرجۂ ۱۰۰
اکیسیا ارے بیکا	۱۸۰
البزیا کی لکڑیاں	۱۱۵
ہوپیا کی لکڑیاں	۱۶۰

سختی - ساگون بدرجۂ ۱۰۰	لکڑی کا نام
۱۸۵	میسُوا فیریا
۲۰۰	پٹروکارپس میکروکارپس
۱۸۰	شوریا کی لکڑیاں
۱۳۰	ٹرمینیلیا ٹومنٹوسا
۱۸۰	زائیلیا کی لکڑیاں

زیادہ اہم عمارتی کاموں میں بھی جو لکڑیاں ٹیبلوں کے ذیل میں بیان ہوئیں استعمال ہونی چاہئیں - اور جو قبل ازیں عمارتی لکڑیوں کے تحت میں آئیں اُن میں بھی بعض لکڑیاں بہت مضبوط و پائدار ہیں - جہاں زیادہ دیرپائی کا خیال ہو تو لکڑی کو حفاظتی مصالحہ لگا لینا چاہیئے - نیز بہتر ہے کہ ایسے کاموں میں جہاں تک ہو سکے لکڑی کو گول ہی استعمال کیا جائے چونکہ گول بلیاں چورس لکڑی کے بمقابلہ زیادہ مضبوط ہوتی ہیں - دوسرے یہ کہ گولائی میں باہر کی جانب کچی لکڑی ہونے سے حفاظتی مصالحہ بخوبی جذب ہو جاتا ہے - پکّی لکڑی کم مصالحہ لیتی ہے -

(۱۱) پیپوں اور ڈھولوں کے لئے لکڑیاں

لکڑی کے پیپے دو طرح کے بنائے جاتے ہیں - (۱) وہ جو رقیق یعنی پتلی چیزوں کے لئے ہوں اور جن کے ڈھکنوں وغیرہ کا بہت صحیح ہونا ضروری ہے۔ (۲) وہ جو خشک چیزوں مثل "سیمنٹ" وغیرہ بھرنے کے لئے ہوں - جن کے جوڑ اور "فٹنگ" کے اُس حد تک صحیح ہونے کی کوئی ضرورت نہیں جیسا کہ قبل الذکر کے - قسم اوّل کے لئے اوک - دھامن اور ساندن موزوں لکڑیاں ہیں جن کے پیپے بہت رقیق سیال مثل شراب وغیرہ بھی لے جا سکتے ہیں - موٹے سیال یعنی

تیل و وارنش لے جانے کے لئے سیل۔ گماری اور بینگ کے پیپے بھی کافی ہو سکتے ہیں۔

قسم دوم کے لئے مینگو۔ اسپروس۔ سلائی۔ کٹھان سیمل اور بینگ عمدہ لکڑیاں ہیں۔

سیمنٹ کے بکسوں کے لئے سلائی عمدہ ہے۔ ٹاٹا نگر (بہار) میں کیل اور تار بھیجنے کے گول بکس بھی سلائی ہی کی لکڑی کے ہوتے ہیں۔ سی پی اور مدراس کی طرف سیمنٹ کے بڑے بکس "بلیک برس" اور کیم کے بھی بنائے جاتے ہیں۔ جیلو میں رال کے ڈھول اسپروس کی لکڑی کے بنائے جاتے ہیں جو اس کام کے لئے بہت ٹھیک ہیں۔ فر بھی اس کے لئے ٹھیک رہتی ہے۔ کلکتہ گنج میں آم کو بھی برتتے ہیں۔

ڈائی ساکزیلم مالاباریکم (وعائٹ سیدار) آرٹو کارپس ہرسوٹا (ایتی) اور لجرسٹرومیا لینسیولاٹا تیل کے پیپوں کے لئے بہت عمدہ لکڑیاں ہیں چنانچہ اول الذکر ساحلِ ہند کے مغربی گھاٹ کے علاقے میں اس مطلب کے لئے بکثرت مستعمل ہے۔

برما میں ساگون کے پیپے اُن رقیق چیزوں کے لئے جنھیں کسی لکڑی کی بو کوئی مضائقہ نہ رکھتی ہو کثرت سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ دیودار اور سال کی لکڑی سے رقیق چیزوں کے حوض بنائے جاتے ہیں۔ اور خمیر اُٹھانے کے حوض کیل اور ٹیک سے بناتے ہیں۔

کپڑا بُننے کے کارخانوں میں رنگنے کے لئے ٹیک کے بڑے حوض بنائے جاتے ہیں جو ولایتی لکڑیوں کے حوضوں سے بہتر ثابت ہوتے ہیں۔ شیرے کیلئے بڑے پیپے ہندوستان میں آم کی لکڑی کے بنائے جاتے اور بہت کامیابی کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

(۱۲) بجلی کے کھمبوں کے لئے لکڑیاں

کھمبوں میں جو خوبیاں ہونی چاہئیں وہ یہ ہیں کہ وہ سیدھے ہوں اور جس کام کے لئے استعمال کئے جائیں اُس کے واسطے کافی مضبوط ہوں۔ اِسکے علاوہ یہ کہ دھوپ اور بارش جیسی فضائی تبدیلیوں کے زیر اثر زیادہ پھٹنے والے نہ ہوں۔ بجلی کے لئے کھمبوں کو گول ہی حالت میں استعمال کرنا بہتر ہوتا ہے چونکہ گولائی میں چاروں طرف کچّی لکڑی ہونے سے اُن کو حفاظتی مصالحہ بخوبی دیا جاسکتا ہے۔ مزید یہ کہ نہ صرف کچّی لکڑی ہی کو مصالحہ لگانے کا خیال ہونا چاہیئے بلکہ ممکن ہوسکے تو کھمبے ایسی لکڑی کے بنائے جائیں جس کی پُختہ لکڑی بھی کافی مصالحہ جذب کرنے والی ہو تاکہ بعدازاں کھمبوں کے پھٹنے والی درزوں سے دیمک وغیرہ لکڑی کو اندر سے تباہ نہ کرنے لگے جس سے کھمبا کھوکھلا ہوکر زمین پر گر جائے۔ مندرجۂ ذیل لکڑیاں ہندوستان میں بجلی کے کھمبوں کے بطور عمدہ ثابت ہوئی ہیں:-

پائینس لانگی فولیا (چیر)۔ کھمبوں کے لئے بہترین سیدھی اور عمدہ لکڑی سمجھی گئی ہے لیکن حفاظتی مصالحے کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ جنگلوں سے اِس کی برآمد دشوار ہونے کی وجہ سے اِس کام میں یہ زیادہ رواج نہیں پاسکی۔

شوریا روبسٹا (سال)۔ اِس کے کھمبے بھی کافی سیدھے بل جاتے ہیں اور خوب مضبوط ہوتے ہیں لیکن حفاظتی مصالحہ بغیر اِنھیں بھی نہ لگانا چاہیئے چونکہ سال کی کچّی لکڑی جلد خراب ہوجاتی ہے۔ البتہ سال کی پکّی لکڑی دیرپا ہے۔ اِس لحاظ سے اگر کچّی لکڑی کو چھانٹ کر کھمبے بنائے جائیں تو پھر مصالحہ دینے کی بھی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔

پوئے سی لو نیوران انڈکم - یہ سیدھی لکڑی جنوبی ہند میں کھمبوں کے لئے مستعمل ہے - لیکن پھٹنے والی لکڑی ہے اور خوب مصالحہ دے کر استعمال کی جانی چاہیئے -

ہوپیا پاروی فلورا - بھی کھمبوں کی ایک اچھی مضبوط لکڑی ہے -

پائینس اِنسگنس - اِس کے کھمبے خوب سیدھے اور عمدہ ہوتے ہیں لیکن یہ مدراس کے صرف "کوڈے کنال پلانٹیشن" سے مل سکتی ہے -

ٹیکٹونا گرانڈس (ٹیک) - اِس کے کھمبے بھی عمدہ ہوتے ہیں لیکن کچی لکڑی کو خوب مصالحہ لگا لینا چاہیئے -

ہیریٹیرا پائیزا (سُندری) - اِس کے کھمبے بنگال میں سہل الحصول ہیں لیکن یہ لکڑیاں زیادہ لمبائی میں نہیں ملتیں -

کیزوارینا ایکوئیزیٹی فولیا - اِس کے سیدھے، لانبے کھمبے بمبئی کے مغربی گھاٹ پر ملتے ہیں اور مدراس و اڑیسہ کے سمندری کنارے کے ساتھ ساتھ بھی اِس لکڑی کی پیداوار ہے - یہ لکڑی کافی مضبوط ہوتی ہے لیکن پھٹنے والی ہے - اِسے بھی خوب مصالحہ دے کر استعمال کرنا چاہیئے -

بروگیرا جمنورھیزا - منطقہ حارہ یا گرم ممالک کے جنگلات کا درخت ہے جو بنگال کے سُندربن اور انڈمان میں عام ہے - اِس کے کھمبے خوب مضبوط اور لانبے ہوتے ہیں -

کچھ اور لکڑیاں بھی ہیں جو کھمبوں کے کام آسکتی ہیں - جیسے ٹرمینلیا ٹومنٹوسا (لاریل) - کیلو فلم (پون) - لجرسٹرومیا لینسیولاٹا (بن ٹیک) - پولیالتھیا سمیارم - کلائی سینتھس کولی نس - لجرسٹرومیا پاروی فلورا (لینڈی) - انوگائیسس لیٹی فولیا (اکسیل ووڈ) - میشوا فیریا (میسوا) - سیڈرس دیودارا (دیودار) پائینس ایکسلسا (کیل)

اور پلمیرا پام - آخرالذکر اگر اچھے لانبے "سائز" میں مل سکے تو اس کے کھمبے سال کے برابر مضبوط ہوتے ہیں اور زیادہ خوبی یہ ہے کہ سال کی بہ نسبت آسانی سے حفاظتی مصالحے کو جذب کرتے ہیں - دیودار کافی عرصے سے کاشمیر میں بجلی اور تار کے کھمبوں میں استعمال ہو رہا ہے -

(۱۳) کھدائی اور چھپائی کے کام کی لکڑیاں

بہت عرصے تک اس کام میں صرف ولایتی برچ اور بکس ووڈ کا استعمال رہا مگر چند سال سے اُن کے بجائے ہندوستانی لکڑیوں کو کام میں لایا جا رہا ہے - تجربے سے ثابت ہوا کہ بینگا (مٹراگائینا ڈائی ورسی فولیا) کیم (مٹراگائینا پاروی فولیا) اور چولی (سگیریا اِلپٹیکا) کھدائی، چھپائی کے کام کی اچھی لکڑیاں ہیں صندل اور بھی بہتر ہے - اس کے علاوہ گارڈینیا کی لکڑیاں (رینڈیا ڈومیٹورم) اور ادلیا فیر وجینیا بھی عمدہ لکڑیاں ہیں - رائیٹیا ٹنکٹوریا - ہولیر ھینا اینٹی ڈائسنٹریکا کینتھیم ڈڈی مم اور ببول (اکیسیا ارے بیکا) بھی خاصی اچھی ہیں - ببول لکڑی کے چھاپوں میں کافی استعمال ہو رہی ہے -

شمالی ہند میں شیشم اور جنوبی ہند میں روزووڈ بھی اس کام کی عمدہ لکڑیاں ہیں - اکثر شِن اور ساگون کے بھی چھاپے بنائے جاتے ہیں - ٹمارنڈس انڈکا بھی اس کام میں لائی جا سکتی ہے -

(۱۴) فرش میں لگانے کی لکڑیاں

لکڑی کا فرش دو طرح کا ہوتا ہے - ایک وہ جو دیکھنے میں آرائشی و زیبائشی بھی ہو - دوسرے وہ جو سادہ طریقے سے معمولی لکڑی کے ٹکڑوں کی شکل میں لگایا گیا ہو

جیساکہ کارخانوں اور فیکٹریوں وغیرہ میں ہوتا ہے ۔

اوّل الذکر کے لئے لکڑی خوبصورت ، سخت اور اپنی صحیح جسامت (سائز) قائم رکھنے والی ہونی چاہیئے ۔ جیسے ٹیک وانڈمان پداک وغیرہ ۔ برما پڈاک اس مطلب کے لئے شاید دُنیا کی بہترین لکڑی ہے چونکہ یہ بہت سخت و اعلیٰ لکڑی ہے ۔ اِس کا فرش دہرہ دون میں پندرہ سال سے زائد عرصے سے ہنوز بالکل درست حالت میں ہے ۔ اِس کے علاوہ فرش میں لگانے کے لئے مندرجۂ ذیل لکڑیاں بھی بکار آمد ہیں :-

ایروِل (زائیلیا زائیلوکارپا) ۔ ببول (اکیسیا ارے بیکا) ۔ گرجن (ڈپٹیروکارپس) کالا سِرس (البزیا اوڈورے ٹیسما) ۔ چکراسی (چکراسیہ ٹیبولیرس) شیشم (ڈلبرجیا سسو) انجن (ہارڈوکیا بنیٹا) ۔ جروِل (لجرسٹرومیا فلاس ریجینی) ۔ اور لاریل (ٹرمینیلیا ٹومنٹوسا) جبکہ اُسے اچھی طرح سُکھا لیا گیا ہو ۔

مؤخرالذکر یعنی فیکٹریوں اور گوداموں کے معمولی فرش کے بطور کوئی لکڑی بھی جو ذرا سخت ہو ٹھیک ثابت ہوتی ہے لیکن دیمک سے حفاظت کے لئے مصالحہ لگا لینا چاہیئے ۔ چیر اور پائن وغیرہ نرم لکڑیوں کو بھی مصالحہ دے کر فرش میں لگا سکتے ہیں ۔

(۱۵) فرنیچر کے کام کی لکڑیاں

اعلیٰ درجے کے فرنیچر کے کاموں کے لئے ہندوستان میں بہت سی خوبصورت و زیبائشی لکڑیاں ہیں ۔ انتخاب کے وقت حسبِ ذیل خوبیاں مدِنظر رکھنی چاہئیں :-

(۱) لکڑی پھٹنے اور چٹخنے والی قسم کی نہ ہو ۔

(۲) وہ موسمی تبدیلیوں کے ساتھ زیادہ گھٹنے اور بڑھنے والی نہ ہو ۔

(۳) اوزاروں کے نقطۂ نظر سے کام کرنے میں آسان وسہل العمل ہو۔
(۴) اُس کے ریشے خوب نمایاں، صاف اور گہرے رنگ کے ہوں۔
مندرجۂ ذیل لکڑیاں اوپر بیان کی ہوئی صفات رکھتی ہیں۔
البزیا کی لکڑیاں (کوکو۔سرس وغیرہ)۔ یہ سُنہرے "براؤن" رنگ کی خوبصورت و پائدار لکڑیاں ہیں۔
سیڈریلا ٹُونا (تُن)۔ یہ سُرخی مائل پختہ رنگ کی ایک خاصی ہلکی اور عام فرنیچر کے لئے مناسب لکڑی ہے۔
چُکراسیہ ٹیبولیرس (چکراسی)۔ یہ ایک ہلکے بادامی رنگ کی خوبصورت گہرے نقوش کی لکڑی ہے اور عمدہ فرنیچر بناتی ہے۔
کلوروکزائیلن سوئیٹینیا (ساٹن ووڈ)
ڈلبرجیا لیٹی فولیا (روز ووڈ)۔ ہندوستان کی بہترین فرنیچر کی لکڑیوں میں سے ہے۔
ڈلبرجیا سیسو (سیسو)۔ یہ روز ووڈ کے بعد فرنیچر کی دوسری اعلیٰ لکڑی ہے جو "پلائی ووڈ" اور لکڑی میں بیل بوٹے کاٹنے کے لئے بھی موزوں ہے۔
جُگلنس ریجیا (والنٹ)۔ فرنیچر کے لئے ایک اعلیٰ درجے کی مشہور لکڑی ہے۔ بیل بوٹے کاٹنے کے لئے بھی نہایت عمدہ ہے۔
فیبی کی لکڑیاں (بونسم)۔ ہلکے فرنیچر کے لئے عمدہ ہے۔
پٹروکارپس ڈلبرجیائیڈیز (انڈمان پڈاک)۔ یہ سُرخ رنگ کی فرنیچر کی ایک بہت اعلیٰ لکڑی ہے۔
پٹروکارپس مارسوپیم (بیجاسال)۔ جنوبی ہند میں فرنیچر کی مشہور لکڑی ہے۔
سوئیٹینیا میکروفلا (مہاگنی)۔ فرنیچر کی ایک نہایت اعلیٰ لکڑی ہے

لیکن کمیاب ہے ۔

ٹیکٹونا گرانڈس (ٹیک) ۔ وسطِ ہند اور بمبئی کے علاقے کا ٹیک فرنیچر کے لئے عمدہ گہرے نقوش رکھتا ہے اور تیاری پر بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے لیکن برما اور جنوبی ہند کا ٹیک اِس قدر زیبائشی نہیں ہوتا ۔

ٹرمینیلیا بائیلاٹا (سلور گرے) ۔ فرنیچر کے لئے ایک خوبرنگ لکڑی ہے مگر گرم و خشک علاقوں میں باریک پھٹنے لگتی ہے ۔

ٹرمینیلیا ٹومنٹوسا (لاریل) ۔ بہت ہی خوبصورت گہری دھاریوں کی لکڑی ہے مگر کام میں لانے سے پہلے اِس کو اچھی طرح سُکھا لینے کی ضرورت ہے ۔

اِس کے بعد سستے قسم کے فرنیچر کے لئے ہندوستان میں بہت سی معمولی لکڑیاں استعمال کی جاتی ہیں جیسے چیر ۔ پائن ۔ کیل ۔ دیودار ۔ اسپروس ۔ فر ۔ سائپرس ۔ ہلدو ۔ جیک ۔ چپلاش ۔ اینی ۔ ملبری ۔ ویلاینی ۔ پون ۔ گرجن ۔ جرول ۔ مینگو ۔ نیم ۔ دھوپ ۔ وھائٹ چگلم ۔ گماری ۔ وھائٹ سیدار ۔ ہارڈوکیاپینٹا اور ہارس چیسٹنٹ ۔

کیمپ فرنیچر کے لئے جہاں مضبوطی کے ساتھ ساتھ لکڑی کے ہلکا ہونے کی بھی ضرورت ہے ۔ مندرجۂ ذیل لکڑیاں مناسب ہوتی ہیں :—

زینتھا کزیلم رھیٹسا ۔ کیمپ کی سفری چارپائیوں اور کرسیوں کیلئے بہتر ہے ۔

ڈالی ساکزیلم مالاباریکم ۔ اٹلانشیا مونوفلا ۔ مورس (ملبری) وغیرہ بھی کیمپ کی چارپائیوں اور کرسیوں کے لئے عمدہ لکڑیاں ہیں ۔

بیٹولاالنائیڈیز (برچ) ۔ لجرسٹرومیا ہائی پولیوکا ۔ البزیا پروسیرا بھی کرسیوں ، چارپائیوں کی لکڑیاں ہیں ۔

کیوپریسس ٹورولوسا (سائپرس) ۔ میزوں وغیرہ کے لئے ۔

قینبی (بونسم) - بھی میزوں کے لئے عمدہ ہے -
کیمپ کے لئے ولایتی فرنیچر عموماً ایش یا برچ کا بنایا جاتا ہے - ایش کے ہموزن شاید ہی کوئی ہندوستانی لکڑی ہو جو مضبوطی و پائداری میں اُس کے برابر ہو - ملبری ایک حد تک ایش کا بدل ہو سکتی ہے - مگر چوٹ سہنے میں یہ بھی ایش سے کم ہے -

(۱۶) بندرگاہوں کی ضرورت کی لکڑیاں

اِس کام کے لئے لکڑی میں سمندری کیڑے "ٹیریڈو" اور سمندر کے کھاری پانی کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیئے - لیکن دراصل ابھی تک نہ کوئی ہندوستانی لکڑی ایسی معلوم ہوئی ہے نہ ہی کوئی غیر مُلکی لکڑی ایسی ہے جو پورے طور پر سمندری اُفتاد اُٹھا سکے - ٹیک - پنکیڈو اور انڈمان پنما ایک حد تک اِس مطلب کے لئے اچھی لکڑیاں ہیں لیکن اکثر بندرگاہوں میں "ٹیریڈو" کیڑے اِس قدر تباہ کُن ہوتے ہیں کہ یہ لکڑیاں بھی زیادہ عرصہ اُن کا مقابلہ نہیں کر پاتیں - "گرین ہارٹ" کو ایک زمانے میں "ٹیریڈو" کا مقابل سمجھتے تھے لیکن یہ خیال غلط نکلا - اِسی طرح آسٹریلیا کی لکڑیاں جرّہ اور کری بھی اب ناکامیاب خیال کی جاتی ہیں - انڈمان میں آرٹو کارپس گوسیزیانا ضرور "ٹیریڈو" کے مقابلے میں کامیاب لکڑی ہے لیکن دیگر سمندری حصّوں میں یہ نہ معلوم کیسی رہے -

بہرحال ایسی لکڑیوں کو اگر "کریوزوٹ" لگا کر سمندری کاموں میں استعمال کیا جائے تو وہ کافی دیر پائی کو پہنچ سکتی ہیں خصوصاً جبکہ "کریوزوٹ" دباؤ کے ساتھ دیا گیا ہو - دباؤ کے طریقے پر ایسکیو پلائی ہوئی لکڑیاں بھی بہت سے ہندوستانی بندرگاہوں میں نہایت کامیاب ثابت ہوئی ہیں چونکہ "ایسکیو" بہ نسبت

"کریوزوٹ" کے زیادہ "ٹیریڈو" کا مارنے والا ہے۔ اِس وقت تک جو کچھ تجربے کئے گئے ہیں اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ "ایسکیو" دی ہوئی لکڑی نے برسوں "ٹیریڈو" کا مقابلہ کیا ہے۔ ہندوستان کے ڈو بحری انجینیروں کی رپورٹ ہے کہ "ایسکیو" "ٹیریڈو" کو روکنے میں اور سب مصالحوں سے بہتر ہے۔

(۱۷) دیاسلائی کے لئے لکڑیاں

ہندوستان کی دیاسلائی بنانے والی فیکٹریاں مُلک کی ضرورت کے موافق کافی دیاسلائی بنا سکتی ہیں لیکن جو لکڑیاں میچس کی صنعت میں درکار ہوتی ہیں وہ ہندوستان میں ہر جگہ دستیاب نہیں ہوتیں۔ اِس لئے اکثر کارخانے (خاصکر ساحلِ سمندر کے قریب) بڑھیا قِسم کی دیاسلائی کے لئے ولایتی "ایسپن" کی لکڑی بھی منگاتے ہیں اور دیسی لکڑیوں کو معمولی دیاسلائی اور اوپر کے بکسوں کے لئے کام میں لاتے ہیں۔ اچھی دیاسلائی بنانے کے لئے لکڑی کو سفید، نرم اور کافی ارزاں ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ بات دیسی لکڑیوں میں نہیں ملتی۔ یہاں کی سستی قسم کی سفید لکڑیاں زیادہ تر بھدّے اور آڑے ترچھے ریشوں کی ہوتی ہیں جن سے دیاسلائی کی عمدہ تیلیاں نہیں بنائی جا سکتیں۔ ہاں دیاسلائی کے بکسوں اور معمولی قسم کی تیلیوں کے لئے ہندوستان میں کافی لکڑیاں ہیں۔

بامبکس مالابار یکم (سیمل)۔ اینتھوسِفلس کڈمبا (کدم)۔ کنیریم (دھوپ) اینڈو اسپرمم میلننیبی (بکوٹا)۔ ہائی مینو ڈکٹیین ایکسلسم (کٹھان)۔ اطرکولیا کمپے نولاٹا (پپیتا)۔ سونیٹونیا فلوری بنڈا (بسوٹ)۔ ٹریویا نیوڈی فلورا (گنیل)۔ ویٹیریا انڈکا (ویلا پائینی)۔ ٹیٹرامیلز نیوڈی فلورا (مینا)۔ ایلوڈ یا زاکس برگھیانا (مالا بار ایسپن) پاپولس نگرا (پوپلار)۔ ہیلکس (ولو)۔ سائٹرزاکسی لن لانگی پیٹیو لیٹم (لمبا پالی)۔

سمپلوکس کی لکڑیاں - ایلنتھس کی لکڑیاں - اسپونڈیس مینگی فیرا-ایکزیکیریا اگالوچا (کنوں) اور ایلسٹونیا اسکولیرس وغیرہ -

مزید تفصیلات کے لئے "لسٹ آف انڈین ووڈز- ٹیسٹیڈ فار میچ مینوفیکچر (فارسیٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دہرہ دون) ملاحظہ ہو -

(۱۸) انجینیرنگ اوزاروں اور پیمانوں کی لکڑیاں

جومیٹری اور انجینیرنگ کے کام کے اچھے "سٹ اسکوائر" اور پیمانے وغیرہ بکس ووڈ - والنٹ - یا پارس چیستنٹ کی لکڑی کے بنائے جاتے ہیں لیکن اسکول کے لڑکوں کے مطلب کے سستے اوزار ہلدو - تن - دودھی - گارڈینیا - کانجو - پرونس یا کسی اور مناسب لکڑی کے بنا دیئے جاتے ہیں - پنجاب میں فر اور اسپروس کو بھی اس کام میں لاتے ہیں - اسی طرح مدراس کے علاقے میں کُلیلم اور ہلدو مُروّج ہیں -

نقشہ کشی کے "ڈرائنگ بورڈز" اور دیگر ہموار سطح کی میزیں وغیرہ کیل اور سائپرس کی اچھی بنتی ہیں - گماری - گٹھان و نیم چنبیلی بھی اس کام کی اچھی لکڑیاں ہیں - نیز کیلوفلم ٹومینٹوسم - رائی ٹیا ٹنکٹوریا - ینگو اور کیم بھی اس کام میں لائی جاسکتی ہیں - بکس ووڈ چونکہ زیادہ قیمتی ہے اس لئے اُس کے بجائے اٹالانشیا مونوفلا - گارڈینیا لیٹی فولیا - رینڈیا ڈومیٹورم اور پروشیا کی لکڑیاں استعمال کی جاسکتی ہیں -

"سٹ اسکوائر" اور "رولر" کے لئے سخت قسم کی لکڑیاں جیسے روزووڈ - شیشم اور آبنوس عمدہ ہیں -

---

(۱۹) کانوں میں کام آنے والی لکڑیاں

کانوں کے اندر چوکھٹے اور کھمبے بہت مضبوط و دیرپا لکڑی کے بنائے جانے چاہئیں۔ اِس میں بے پروائی نہ چاہیئے۔ شوریا روبسٹا (سال)۔ ہیری ٹیرا مائنر (سندی) ٹرمینلیا ٹومینٹوسا (لارل)۔ ڈائسپرس میلانا کسیلن (تیندو)۔ ہوپیا پاروی فلورا (ایربوگم) اینوگا ئیسس لیٹی فولیا (ایکسل ووڈ)۔ اکیسیا اسے بیکا (ببول)۔ گریویلیا ٹلیا (دھامن) ٹرمینلیا ارجونا (ارجن)۔ زائلیا زائلو کارپا (ایرول) اور ملائینا آربوریا (گماری) اس کام کی اچھی لکڑیاں ہیں۔ اور بھی کئی لکڑیاں اِس کے لئے مناسب ہو سکتی ہیں۔ لیکن جب گول کھمبوں کی شکل میں کچی لکڑی بمعہ چھال استعمال میں لانا ہو تو حفاظتی مصالحہ لگا لینا چاہیئے۔

(۲۰) موٹر لاریوں کے لئے لکڑیاں

چند سال سے ہندوستان میں موٹر لاریوں کے ڈھانچے بنانے کے لئے مناسب لکڑیوں کی بہت ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ خصوصاً فوجی لاریوں کے لئے۔ مندرجۂ ذیل لکڑیاں جنگلی محکموں میں اِس کام کے لئے منظور ہو چکی ہیں:-

فرش اور دیواروں کے تختوں کے لئے

دیودار۔ سائپرس۔ کیل۔ چیر۔ ٹیک۔ پون۔ چپلاش۔ اینی۔ گماری۔ سفید سیدار۔ سفید بامبوسے اور انڈمان پیما۔

ڈھانچے کے لئے

بسسو۔ روز ووڈ۔ برما پڈاک۔ انڈمان پڈاک۔ بیجا سال۔ ٹیک۔ بین ٹیک۔ سال۔ تھینگن۔ اینی اور دھامن۔

چھت کے فریم کے لئے

ملبری ۔ دھامن ۔ سسو ۔ روز ووڈ ۔ ٹیک ۔ ین ٹیک ۔ بیجا سال ۔ برما پڈاک ۔ انڈمان پڈاک و انڈمان پنا ۔

اور بھی کئی ایک لکڑیاں لاریوں کی چھت کے "فریم" کے لئے بکار آمد ہوسکتی ہیں لیکن ضروری ہے کہ اِس کام میں خوب سوکھی لکڑی لگائی جائے تا کہ کیلوں اور پیچوں کے سوراخ بعد میں ڈھیلے نہ پڑجائیں یا "چھی" نہ جائیں ۔ بہتر ہو جو گرم گرم "کریوزوٹ" کے دو گاڑھے لیپ لکڑی پر پھیر دیئے جائیں ۔

(۲۱) مختلف باجوں کے لئے لکڑیاں

یورپ میں باجوں کے لئے پائن کی قسم کی سیدھے اور ہموار ریشوں کی لکڑیاں اِستعمال کی جاتی ہیں ۔ ہندوستان میں "ٹام ٹام" "ستار" اور "وایولن" باجوں کے لئے مختلف قسم کی لکڑیاں استعمال ہوتی ہیں ۔ ٹیک ۔ تن ۔ سسو ۔ ملبری ۔ ہلدو عام طور پر مستعمل ہیں ۔ گراموفون ، باجوں اور "ریڈیو" مشینوں کے بکس کراپا بویسنس کے اچھے بنتے ہیں ۔ ارغنوں (آرگن) باجوں کے بکس اوک اور ساگون کے اچھے بنتے ہیں ۔ پردے اور "ساؤنڈ بورڈز" اِسپروس و کیل کے ٹھیک ہوتے ہیں ۔ "وایولن" کے ڈھانچ اِسپروس ۔ کیل ۔ اور چیر و پائن کے عمدہ ہوتے ہیں ۔ باقی حصوں میں میپل ۔ ساگون ۔ آبنوس و شندری لگائی جاتی ہیں ۔

ستار کا لانبا ڈھانچ ٹیک کا بناتے اور کھونٹیاں دیودار یا شیشم کی لگاتے ہیں ۔ "بینجو" بھی ساگون سے بناتے ہیں ۔ نیز ڈھولک اور بڑے ڈھول انڈین ایش ۔ ملبری ۔ سسو ۔ بیجا سال اور سرس کے بناتے ہیں ۔

---

(۲۲) صندوقوں کے لئے لکڑیاں

اِس کام کے لئے لکڑی قدرے ہلکی، آسانی سے قابو آنے والی اور نسبتاً کم قیمت ہونی چاہیئے۔ اُس میں کیل کو پکڑنے کی کافی صلاحیت درکار ہے اور جہاں تک ممکن ہو اُس کا رنگ سفید ہونا بہتر ہے۔ معمولی صندوقوں کے لئے بہت سی لکڑیاں ہیں لیکن خاص کاموں کے لئے جو صندوق یا بکس بنائے جائیں اُن کے لئے مناسب لکڑی تلاش کرنا ضروری ہے۔ چائے کے "پیکنگ بکس" نیز مکھن اور دیگر کھانے کی اشیاء کے بکس بے بُو و بے ذائقہ لکڑی کے بنائے جانے چاہئیں۔ اِس معنے سے ساگون اور دیودار اِس کام کے لئے نامناسب لکڑیاں ہیں۔ چائے کو اب زیادہ تر "پلائی ووڈ" کے بکسوں میں پیک کرتے ہیں جو مضبوط، ہلکے اور سستے ہوتے ہیں۔

معمولی ضروریات کے "پیکنگ کیس" ولایت سے آمدہ ڈیل ووڈ کے بڑے بکسوں میں سے بنائے جاتے ہیں۔ مندرجۂ ذیل دیسی لکڑیاں بھی اِس ضرورت کو پورا کرتی ہیں:۔

سیمل۔ مینگو۔ تُن۔ چپلاش۔ سلائی۔ کانجو۔ چمپ۔ دھوپ۔ گٹیل۔ کٹھان کدم۔ لمپاتی۔ بسوٹ۔ گوکل۔ بینا۔ پولیا لتھیا۔ لوفوپٹا لم ویٹالم۔ ویلا پائینی۔ ایلسٹونیا۔ اِسکالیرس۔ وھائٹ سیڈار۔ کیڈیا کیلی سینا۔ ایبو کارپس کی لکڑیاں۔ ٹرمینیلیا چبولا۔ اسپونڈیس مینگنی فیرا۔ اسٹرکولیا کی لکڑیاں اسپروس۔ فر۔ چیر اور کیل وغیرہ۔

انڈمان کے جنگلوں میں بکس بنانے کی بہت سی لکڑیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے دھوپ۔ لمپاتی۔ وھائٹ چگلم۔ دیدو۔ پپیتہ۔ پیرشیا وغیرہ۔ لیکن یہی

لکڑیاں دیاسلائی بنانے میں بھی بہت صرف ہو جاتی ہیں - جنوبی ہند میں سگار بکس سیڈریلا ٹُنا - میلیا آزسے ڈارک اور میلیا کمپوزیٹا سے بنائے جاتے ہیں - "کانی" کے بکس ٹرمینلیا چیبولا کے پسند کئے جاتے ہیں - شمالی ہند میں پھلوں کی ٹوکریاں اور انگوروں کے بکسوں کے لئے پاپلر کی لکڑی کو بہت پسند کیا جاتا ہے -

"برما آئل کمپنی" میں مٹی کے تیل کے کنٹروں کو "پیک" کرنے کے لئے سوئیٹنونیا فلوری بنڈا کے بکس بہت قابلِ اطمینان ثابت ہوئے ہیں مضبوط بکسوں کے لئے لجرسٹرومیا پاروی فلورا (لینڈی) اور ٹرمینلیا بیلیریکا بھی اچھی لکڑیاں ہیں -

(۲۳) قلم اور پنسلوں کے لئے لکڑیاں

پنسل :- بہت مرتبہ کوشش کی جا چکی ہے کہ پنسلوں کے لئے کوئی واقعی عمدہ ہندوستانی لکڑی معلوم ہو انڈین جونی پرنڈ اِس کام کی اچھی لکڑیاں ہیں - اور بھی کئی ایک لکڑیاں پنسل بنانے میں استعمال کی جا رہی ہیں مگر کوئی بھی اِس کام کے لئے ولایتی لکڑیوں کے برابر کامیاب نہیں - اصلی امریکن یا افریکن سیدار پنسل کے لئے بہترین لکڑیاں ہیں -

بہر حال - ہندوستان میں جو مختلف لکڑیاں اِس کام میں مستعمل ہیں وہ یہ ہیں - سائیپرس - بلوبانن (رکیل) گٹھان - سیل - ٹن - کیڈیا کیلی سینا سیکس ٹیٹرا اسپرما میلیا کمپوزیٹا - کراپا او بوواٹا - بشوفیا جوانیکا - ماسکیا آربوریا - ایوکارپس ٹو برکولیٹس اور ہولی گارنا آرنوشیانا - آخری تین لکڑیاں مدراس میں پنسل بنانے کے کام آتی ہیں اور بہت عمدہ سمجھی جاتی ہیں - کلکتہ کی ایک بڑی پنسل بنانے والی فیکٹری کراپا او بوواٹا کو استعمال کر رہی ہے اور سوا کسی قدر سخت ہونے کے اِس لکڑی کو پنسل بنانے کیلئے بہت موزوں خیال کرتی ہے -

قلم یا " ہولڈر " ۔ قلموں کی ڈنڈی کے بطور جو لکڑی استعمال کی جاتی ہے اُس میں کسی خاص خوبی کی ضرورت نہیں بسوا اِس کے کہ وہ ذرا سیدھے اور صاف ریشوں کی لکڑی ہو تاکہ اُس پر صفائی کافی آسکے اِس معنے سے جو لکڑیاں اوپر پنسلوں کے لئے بیان ہوئیں وہ قلم کی ڈنڈیوں کے بطور بھی عمدہ ثابت ہوں گی۔ اِن کے علاوہ ہلدو ۔ گارڈینیا ۔ کُنّاری ۔ کیم ۔ ہولیرھینا ۔ اور رائی ٹیا ۔ سب اِس کام کے لئے مناسب لکڑیاں ہیں ۔ سستے قسم کے قلموں کے لئے شمالی ہند میں فر اور اسپروس کو بھی استعمال کرتے ہیں ۔

پنسلوں کے لئے لکڑی کو کیمیادی طریق پر ملائم بنانے کے لئے کئی ایک مصالحے مروج ہیں جو چنداں کامیاب نہیں ۔

(۲۴) "پکر آرمز" یعنی چھڑوں کی لکڑیاں

ہندوستان کے کپڑا بُننے کے کارخانوں میں " پکر آرمز " زیادہ تر ولایتی لکڑی ہکری کے استعمال کئے جاتے ہیں لیکن کوئی وجہ نہیں جو عمدہ ہندوستانی لکڑیوں کو اُس کے بجائے نہ استعمال کیا جاسکے بین ٹیک ۔ لبری ۔ ساندن ۔ دھامن ۔ سندری اور ایکسل ووڈ سب اِس کام کی عمدہ لکڑیاں ہیں ۔ اِن کے بعد ہول ۔ ہوم ۔ لاریل ۔ بر ۔ پوہینیا ریٹوسا ۔ ہوپیا پاروی فلورا ۔ بیسوا فیریا اور تیندو کی سفید لکڑی بھی " پکر آرمز " کے لئے عمدہ ہیں ۔ سندری اور ایکسل ووڈ جو اوپر بیان ہوئیں اِس کام کے لئے کسی قدر بھاری ہیں لیکن نامناسب نہیں ۔

(۲۵) تصویروں کے چوکھٹوں کی لکڑیاں

تصویروں کے " فریم " اور چوکھٹوں کے لئے لکڑی خوب سوکھی اور سیدھی ہونی چاہئے

اور یہ کہ وہ بعد ازاں اینٹھ جانے والی نہ ہو۔ اس کے سوا اور کسی خصوصیت کی ضرورت نہیں۔ "فریم" دو طرح کے استعمال ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جن پر باریک مومی پالش یا "وارنش" کر کے لکڑی کے اصلی رگ و ریشہ اور اس کے قدرتی حسن ساخت کو ظاہر کیا جائے۔ دوسرے وہ جن کو مصنوعی گاڑھے رنگوں (پینٹ) کی تہ سے ڈھک کر لکڑی کو مصنوعی طور پر خوبصورت و خوشرنگ بنایا جائے۔ یہ سنہرے، سبز اور کئی ایک رنگوں کے تیار کئے جاتے ہیں۔

اوّل الذکر قسم کے "فریم" عمدہ زیبائشی لکڑیوں ساگون۔ شیشم۔ روز ووڈ۔ آبنوس اور بیجا سال وغیرہ لکڑیوں کے بنائے جاتے ہیں۔ ہلدو کی لکڑی بھی خوب صفائی کے بعد کالا رنگ دینے سے آبنوس جیسی ہو جاتی ہے۔

دوسری طرز کے چوکھٹے صنوبری قسم کی ہلکی لکڑیوں مثل فر اور اسپروس کے بنانے چاہئیں۔ اس سے سخت لکڑیوں میں گُٹھان۔ گنیل۔ سلائی۔ سیمل اور مینا مناسب ہیں۔

اسکول کے طلبا کی "سلیٹ" کے فریم بہت سی لکڑیوں کے بنائے جاتے ہیں۔ ٹریویا نیوڈی فلورا (گنیل)۔ ٹیٹرامیلز نیوڈی فلورا (مینا)۔ پولیالتھیا فریگرینس۔ ڈائی ساکزیلم مالاباریکم۔ ٹریمینلیا چبولا۔ کیڈیا کیلی سائینا۔ الیسٹونیا اسکالیرس۔ ایلنتھس کی لکڑیاں۔ مینجیفیرا انڈکا (مینگو) اور زینتھا کزیلم و اسپروس و فر وغیرہ۔

ایک تیسری قسم کے "فریم" اور ہوتے ہیں جنھیں لکڑی پر گاڑھے مصالحے کی تہ لگا کر ٹھپّہ میں نکالتے ہیں۔ اس طرح فریم کی لانبی لکڑیوں پر خوبصورت بیل بوٹے بن جاتے ہیں۔ اس کام کے لئے خوب سوکھی لکڑی لینی چاہیئے تاکہ بعد ازاں سوکھ کر سکڑنے میں وہ مصالحے کی تہہ کو نہ چھوڑ دے۔

سیمل۔ گُٹھان کیڈیا کیلی سائینا۔ ایلنتھس۔ اسٹرکیولیا ہیٹیرا اور ایرتھرینا

یا کوئی بھی ہلکی اور نرم لکڑی اِس طرح کے فریموں میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ اسپروس اور فر بھی اِس کام کے لئے ٹھیک ہیں۔ ہندوستان میں اِس قسم کے فریموں کی صنعت کو خوب فروغ ہو رہا ہے اور رفتہ رفتہ اِن کی بہت مانگ ہوگئی ہے۔

(۲۶) "پلائی ووڈ" بنانے کی لکڑیاں

اِس کام کے لئے مختلف ہندوستانی لکڑیوں پر آزمائش و تجربے کئے جاچکے ہیں۔ سیل۔ روز ووڈ۔ شیشم۔ آم۔ ہالاک۔ ہالانگ۔ تُن۔ پائینی۔ دھائٹ سیدار۔ ٹیک اور زنیتھاکزیلم وغیرہ "پلائی" کی بہت عمدہ لکڑیاں ہیں۔

اِن کے علاوہ مندرجہ ذیل لکڑیاں بھی اِس کام کے لئے مناسب ثابت ہوئی ہیں۔

(۱) ایسر کیمپ بلائی۔
(۲) ایڈائینا کارڈی فولیا۔
(۳) البنس نیپالینس۔
(۴) اموراکینے رانا۔
(۵) آرٹوکارپس ہرسوٹا۔
(۶) بیٹولا النوائیڈیز۔
(۷) بکلینڈیا پاپولنیا
(۸) کنیریم اِسٹرکٹم۔
(۹) کنیریم ایوفلم۔
(۱۰) چکراسیہ ٹیبولیرس۔
(۱۱) کلٹینیا ایکسلسا۔
(۱۲) ڈیپٹیرو کارپس ایلاٹس۔
(۱۳) ڈوابینگا سونے ریٹیائیڈیز۔
(۱۴) میلائینا آربوریا۔
(۱۵) لوفوپٹالم وِٹیانم۔
(۱۶) میچی لس میکرانتھا۔
(۱۷) پوسے کیوئیم ایلیپٹی کم۔
(۱۸) فیبی ہنسیانا۔
(۱۹) ٹیرو اسپرمم ایسیریفولیم۔
(۲۰) شوریا آسامیکا۔
(۲۱) سوئیٹینیا مہاگنی۔
(۲۲) سوئیٹونیا فلوری بنڈا۔
(۲۳) ٹیکٹونا گرانڈس۔
(۲۴) ٹرمینلیا بلیریکا۔

(۲۵) ٹیٹرا میلز نیوڈی فلورا۔ (۲۶) ٹریویا نیوڈی فلورا۔

چار بڑے ہندوستانی کارخانے "پلائی ووڈ" بنا رہے ہیں جن میں سے دو آسام میں ہیں اور چائے کے لئے "پلائی ووڈ بکس" تیار کرتے ہیں تیسرا کارخانہ کلائی میں کالی کٹ کے قریب ہے۔ اور چوتھا یو۔پی میں سیتا پور کے مقام پر ہے۔

ہمارے ملک میں ابتک "پلائی ووڈ" کی صنعت میں جو خاص دقت حائل رہی ہے وہ یہ ہے کہ "پلائی" بنانے کے لئے مناسب لکڑیوں کی باقاعدہ اور مسلسل "سپلائی" کارخانے کو نہیں ہوتی۔ اِس لئے لکڑی کی اِس صنعت میں دلچسپی رکھنے والوں کو چاہیئے کہ کسی مقام پر "پلائی ووڈ" کا کارخانہ قائم کرنے سے پہلے وہ اِس چیز پر اچھی طرح غور کرلیں کہ اُس جگہ لکڑی کی کافی "سپلائی" ممکن ہو سکے گی یا نہیں۔ "پلائی ووڈ" کے ایک اوسط درجے کے کارخانے کو ۴۰۰۰ ٹن سالانہ لکڑی درکار ہوتی ہے۔

"لیمن بورڈ" جو ایک طرز کی موٹی "پلائی ووڈ" ہوتی ہے اِس طرح بنائی جاتی ہے کہ باہر کی جانب تو خوبصورت اور عمدہ لکڑی کے باریک پرت (Slice) موجود ہوتے ہیں اور درمیان میں بھراؤ کے بطور ردّی لکڑی کے باریک ٹکڑے بھر دیئے جاتے ہیں۔ اِس طرح تیار شدہ لکڑی ایک قیمتی موٹا تختہ دکھائی دیتی ہے۔ اور بہت مضبوط نیز آرائشی کاموں کے خاص مصرف کی ہوتی ہے۔ بھراؤ کے لئے معمولی ہلکی قسم کی لکڑیاں مثل چیر۔ پائن۔ اسپروس۔ فر۔ سیمل۔ گوکل۔ مینا۔ اور کیڈیا کیلی سائینا وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں۔ باہر کی پرت ساگون۔ روز ووڈ۔ انڈمان پڈاک۔ بیسو۔ چکراسی۔ اور تن وغیرہ عمدہ وخوشنما لکڑیوں کے ہونے چاہئیں۔ یہ پرت "پلائی" کی طرح گولائی میں چکر سے تراشے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ تختوں کی طرح سیدھے نکالے جاتے ہیں جنہیں انگریزی اصطلاح میں (Slice)

بولتے ہیں۔ ہندوستان میں دو جگہ (کلکتہ اور سیتا پور) میں ایسے باریک پرت کاٹے جاتے ہیں۔ سیتا پور میں "لیمن بورڈز" بنانے کا بھی پورا انتظام ہے۔ کچھ اور ہندوستانی کارخانے بھی ایسے ہیں جہاں یہ تختے دستی شکنجوں اور فرموں سے دبا کر تیار کئے جاتے ہیں۔ حال میں لکڑی کی اس صنعت کو کافی عروج ہوا ہے۔

(۲۷) ریل گاڑیوں کے لئے لکڑیاں

ریل گاڑیاں بنانے میں لکڑی مضبوط و پائدار ہونے کے علاوہ خوب سوکھی بھی ہونی چاہیئے۔ نیز یہ کہ وہ کافی افراط سے ملنے والی ہو تاکہ کم سے کم ۵۰۰۰ ٹن سالانہ کے بحساب دستیاب ہو سکے۔ اس معنے سے ساگون ریل کی ضرورت کی ایک عمدہ لکڑی ہے لیکن اس کی قیمت زیادہ رہنے سے ریل کے محکموں نے اس کے بجائے اور لکڑیوں کو بھی استعمال کرنا شروع کر دیا ہے پھر بھی ریل گاڑی کے خاص حصے ساگون ہی کے بنائے جاتے ہیں۔ دیگر لکڑیاں یہ ہیں:۔

شوریا روبسٹا (سال) مال گاڑیوں کی مرمت اور فرش کے تختوں میں کام آتی ہے لیکن سال اینٹھنے والی لکڑی ہے اور زیادہ پسند نہیں کی جاتی۔

ٹیروکارپس ڈلبرجیائیڈیز۔ "سیلون" گاڑیوں کے اندرونی تختوں اور کھڑکیوں وغیرہ میں لگائی جاتی ہے۔

ایڈائینا کارڈی فولیا۔ بیٹھنے کی جگہوں اور اندرونی تختوں میں ٹھیک رہتی ہے۔

سیڈرس دیودارا۔ کھڑکیوں کے تختوں اور اندرونی پوشش میں لگتی ہے۔

ڈلبرجیا لیٹی فولیا۔ اندرونی فرنیچر و فرش وغیرہ کے لئے اور مرمت کے کام میں۔

ایکسیا ارے بکا ۔ فرش کے تختوں، بنچ کے پائے اور فریم کے لئے مناسب ہے۔
اِن کے علاوہ مندرجہ ذیل لکڑیاں بھی ریل کی کئی ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں:۔
سیڈریلا ٹُنا ۔ ڈپٹیروکارپس کی لکڑیاں ۔ لجرسٹرومیا کی لکڑیاں۔ پائینس لانگی فولیا
پائینس ایکسلسا ۔ پٹروکارپس مارسوپیم ۔ ٹرمینیلیا ٹومنٹوسا اور زائیلیا کی لکڑیاں ۔
اِس کے بعد حسب ذیل لکڑیاں بھی ریل کے کام کی ہوسکتی ہیں :۔
پائے وغیرہ کے لئے :۔ پٹروکارپس ڈلبرجیائیڈیز ۔ پٹروکارپس میکروکارپس۔
پٹروکارپس مارسوپیم ۔ البزیا لیبیک ۔ لجرسٹرومیا ہائی پولیوکا ۔ لجرسٹرومیا فلاس رجینی
ڈپٹیروکارپس پلوسنس ۔ گریویا ٹلیا فولیا ۔ اینوگائیسس اکومیناٹا اور شوریا آسامیکا۔
فرش کے تختوں کے لئے :۔ ڈپٹیروکارپس ٹیوبرکیولیٹس ۔ ڈپٹیروکارپس ٹرنس۔
ہوپیا اوڈوریٹا ۔ ہوپیا پاروی فلورا اور ٹرمینیلیا ٹومنٹوسا ۔
چھت کے تختوں کے لئے :۔ لجرسٹرومیا ہائی پولیوکا ۔ ٹرمینیلیا بیلیریکا۔
فیبی ہینسیانا ۔ لجرسٹرومیا لینسیولاٹا ۔ ہوپیا اوڈوریٹا ۔ ہوپیا پاروی فلورا۔
میلائینا آربوریا ۔ اڈائینا کارڈی فولیا ۔ اور کیلوفلم کی لکڑیاں ۔
دیگر تختوں کے بطور :۔ لجرسٹرومیا ہائی پولیوکا ۔ پائینس ایکسلسا۔ پائینس لانگی فولیا۔
فیبی ہینسیانا ۔ سیڈرس دیودارا ۔ ڈپٹیروکارپس ٹیوبرکیولیٹس ۔ ہوپیا اوڈوریٹا۔
ہوپیا پاروی فلورا ۔ لجرسٹرومیا فلاس ریجینی ۔ ٹرمینیلیا ٹومنٹوسا ۔ شوریا آسامیکا۔
لجرسٹرومیا لینسیولاٹا ۔ ٹرمینیلیا بائیلاٹا اور کیلوفلم کی لکڑیاں ۔
پوشش کے تختوں اور زیبائشی کاموں کے لئے :۔ میلائینا آربوریا۔
اڈائینا کارڈی فولیا ۔ البزیا لیبیک ۔ ٹرمینیلیا ٹومنٹوسا ۔ پٹروکارپس ڈلبرجیائیڈیز۔
پٹروکارپس میکروکارپس ۔ ڈلبرجیا کی لکڑیاں ٹرمینیلیا بائیلاٹا (سلور گرے) ہینٹیلیسا برمانیکا
اور خلکراسیہ ٹیبولیرس ۔

دروازوں اور کھڑکیوں کے لئے :- لجرسٹرومیا ہائی پولیوکا ۔ ایکسیا لیے بجا۔ میلائینا آربوریا ۔ لجرسٹرومیا فلاس ریجینی ۔ ٹیروکارپس ڈلبرجیائیڈیز ۔ ڈلبرجیا لیٹی فولیا ۔ ڈلبرجیا سیسو اور چکراسیہ ٹیبولیرس ۔

(۲۸) "ریلوے کیز" اور "بریک بلاکس" کی لکڑیاں

اِس کام میں بہت سخت لکڑی درکار ہوتی ہے ۔ ببول ۔ کچ ۔ انجن ۔ گلیسٹ ووڈ ۔ ایرول ۔ میسوا ۔ ٹینٹڈو ۔ بیل ۔ سُندری اور ہوپیا اس کے لئے اچھی لکڑیاں ہیں ۔

(۲۹) ریلوے سیلپروں کے لئے لکڑیاں

ہندوستان کی ریلوے لائنوں پر ہر سال تقریبًا ۴۰ لاکھ سیلپر بدلے جاتے ہیں ۔ جن میں سے سال ۔ دیودار ۔ ٹیک ۔ پنکیڈو ۔ میسوا ۔ ایرول اور ہیا سال کے سیلپر بغیر حفاظتی مصالحے کے لگائے جاتے ہیں ۔

چیر ۔ پائن ۔ بلوپائن ۔ کیل ۔ اسپروس ۔ فر ۔ ہالاک ۔ ہالانگ ۔ پنگ ۔ جامن ۔ جونٹیلی ۔ لاربل اور کنڈل وغیرہ کے سیلپر مصالحہ دے کر استعمال کئے جاتے ہیں ۔ سیلپروں کو حفاظتی مصالحہ لگانے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے ۔ خاصکر جنوبی ہند میں اسکے کافی کارخانے کھل گئے ہیں جس سے اُمید کی جاتی ہے کہ اور بھی بہت سی غیر مشہور لکڑیاں مصالحہ دیئے جانے کے بعد سیلپروں میں استعمال کی جا سکیں گی ۔ ریلوے سیلپر کی عمر علاقوں اور آب و ہوا کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے ۔ سال اور پنکیڈو کے سیلپر عموماً ۱۶ سے ۱۸ سال چلتے ہیں ۔ دیودار کے سیلپروں کی عمر ۱۲ سے ۱۴ سال اور دیگر سخت لکڑیوں کی ۱۰ ۔ ۱۲ برس ہوتی ہے ۔

معائنہ دیئے جانے کے بعد سلیپروں کی عمر ہندوستان میں ۱۲ سے ۱۸ سال مانی جاتی ہے۔

(۳۰) رائفلوں اور بندوقوں کے کندوں کی لکڑیاں

اِس کام کے لئے تمام دُنیا میں "والنٹ" (اخروٹ) بہترین لکڑی سمجھی جاتی ہے چونکہ یہ تیز رفتار مشینوں پر پوری صفائی لاتی اور ویسے بھی ایک بار اچھی طرح سُکھا لینے پر اپنی صحیح شکل و درست جسامت قائم رکھنے میں مشہور اور موسمی تبدیلیوں کا بہت کم اثر لینے والی لکڑی ہے۔ عرصۂ دراز تک ہندوستان میں اِس مقصد کے لئے صرف ولایتی "والنٹ" کو پسند کیا جاتا تھا مگر گزشتہ جنگ عظیم (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) کے دَوران میں اِس بات کی سخت ضرورت محسوس ہوئی کہ ولایتی والنٹ کے بجائے دیسی والنٹ کو استعمال کیا جائے۔ اُس وقت سے کشمیر والنٹ ولایتی کا بدل تسلیم کیا جا چکا ہے اور کشمیر والنٹ بھی جب کافی نہ مل سکے تو دوسرے علاقوں کا والنٹ بھی منظور کر لیا جاتا ہے۔ والنٹ کے بجائے دیگر مناسب ہندوستانی لکڑیوں کو بھی رائفلوں کے کُندوں کے لئے آزمائش میں لایا جا چکا ہے مگر میپل (ایسر پکٹم) اور برڈ چیری (پرونس پیڈس) کے سوا اور کوئی لکڑی والنٹ کا مقابلہ نہیں کرتی۔

اینی۔ بیجا سال۔ ہلدو۔ کانجو۔ ساگون۔ کوکو۔ ہارس چیسٹنٹ اور پتسر وغیرہ بھی کُندوں کے لئے آزمائی جا چکی ہیں اور لکڑیاں زیر تجربہ ہیں۔

(۳۱) سڑک میں لگانے کے لکڑی کے گٹو

اِس قسم کی سڑکوں یا فرش کا خاص فائدہ یہ ہے کہ شور و دھما کا بہت کم

ہو جاتا ہے۔ دوکانوں اور ہسپتالوں وغیرہ کے قریب جہاں شور وغل بہت ناگوار و تکلیف دِہ ہوتا ہے اگر راستوں میں لکڑی کے گٹکوں کا فرش لگا دیا جائے تو بہت مفید مطلب ہے۔ ایسے کُندے اگر چھوٹے بڑے بھی ہوں تو کچھ حرج نہیں۔ اُن کو صرف اوپر سے ہموار رکھنے کی ضرورت ہے نیز یہ کہ سوا چند بہت ہی پائدار قسم کی لکڑیوں کے اُن کو ہمیشہ حفاظتی مصالحہ لگا لینا چاہیئے۔ پنکیڈو اِس کام کی بہت عمدہ ہندوستانی لکڑی ہے۔ اِس کے ٹکڑے بمبئی اور رنگون کی سڑکوں پر بیس بیس برس چلے ہیں۔ ساگون کے ٹکڑے بھی اِس کام کے لئے اچھے ہوتے ہیں۔ انجن بھی مناسب رہتی ہے۔ زائیلیا زائلو کارپا کو بھی مصالحہ لگا کر بمبئی کی سڑکوں پر بہ کامیابی استعمال کیا جا چکا ہے۔ اِس سب کے باوجود انجینیر لوگ ہندوستان میں لکڑی کے ٹکڑوں سے سڑک بنانے کو چنداں پسند نہیں کرتے۔ اِس مُلک کی گرم و مرطوب آب وہوا میں لکڑی کے پانی سے گلنے سڑنے اور دیمک سے برباد ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

(۳۲) "شٹل" یا بُننے کی نلکیوں کی لکڑیاں

اِس مُلک کے سوت۔ سَن اور اُون تیار کرنے والے کارخانے نیز کپڑا بُننے کی ملیں سب لکڑی کی نلکیاں یا "شٹل" اِستعمال کرتے ہیں جس سے یہ چیز خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہ نلیاں یا شٹل زیادہ تر یورپ و جاپان سے منگالے جاتے ہیں یا لکڑی وہاں سے منگا کر یہاں تیار کر لئے جاتے ہیں۔

"کارنیل وُوڈ" جو امریکن لکڑی ہے اور اِس کام کے لئے خاص طور پر عمدہ مانی جاتی ہے۔ یہ انگریزی "فرموں" کے ذریعے ہندوستان کو "سپلائی" ہوتی ہے مگر "شٹل" کی جس قدر مانگ ہے اُس کے ۸۰ - ۹۰ فیصدی کو پورا کر سکتی ہے۔ باقی

"سپلائی" جاپان سے آتی ہے جو کسی قدر ارزاں ہوتی ہے۔ یہ سب "شٹل" چھ، سات ہزار گروس سالانہ درکار ہوتے ہیں۔ جن کی قیمت کا اوسط آٹھ، نو لاکھ روپئے سالانہ ہوتا ہے۔ "شٹل" بنانے والی تین معمولی فیکٹریاں بمبئی میں ہیں جو زیادہ تر ولایتی لکڑی ہی استعمال کرتی ہیں مگر ولایتی لکڑی کے دقت سے ملنے کی وجہ سے وہ مناسب دیسی لکڑی استعمال کرنے کی فکر میں ہیں۔

کئی ایک اور شہروں میں معمولی اور سادہ قسم کے "شٹل" دستی بھی بنائے جاتے ہیں اور ضرورت کو دیکھتے ہوئے خیال ہوتا ہے کہ "شٹل" کا معاملہ خاص طور پر توجہ چاہتا ہے جس کے لئے "فاریسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ" میں تحقیقات جاری ہے۔ سردست مندرجہ ذیل لکڑیاں "شٹل" کے لئے مناسب سمجھی گئی ہیں:۔

ڈائسپرس میلانا کسیلن (ایبونی)۔ سفید لکڑی۔
بکسس سیمپر ورنس (بکس ووڈ)۔
گارڈینیا لیٹی فولیا (گارڈینیا)۔
سیکو پٹالم ٹومینٹوسم۔
آؤجینیا ڈلبرجیائیڈیز (ساندن)۔
ایکیسیا اربے بکا (ببول)
تھیسپیسیا پاپولینا (بھنڈی)
لجرسٹرومیا لینسیولاٹا (بین ٹیک)
مٹراگائنا پاروی فولیا (کیم)
ڈلبرجیا لیٹی فولیا (روز ووڈ)
ڈلبرجیا سسو (سیسو) ہوپیا گلابرا (ہوپیا) و پیروشیا وغیرہ۔

ف اب ۲۰۔۔۔ ۸۰ لاکھ روپئے سالانہ کے قریب خرچ ہوتے ہیں۔

(۳۴) کھیل کی چیزوں کی لکڑیاں

مختلف طرز کے کھیلوں کے لئے مختلف لکڑیوں کی کھیل کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ "بلیرڈ" کھیلنے کی چھڑوں کے لئے یورپ میں ایش اور میپل پسند کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں اس کے بجائے ٹینڈو۔ دھامن۔ پولیا لتھیا اور سیکو پٹالم ٹونٹوسیم استعمال کی جاتی ہیں جو خاصی عمدہ رہتی ہیں۔ ان کے دستے ایبونی۔ ہارڈوکیا پنیٹا اور ڈائیساکزیلم گلینڈولوسم کے بنائے جاتے ہیں۔

"کرکٹ" کھیلنے کے بلے ولو (سیلکس ایلبا) کے بناتے ہیں جو ناکافی طور پر کاشمیر سے دستیاب ہوتا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بہت سی لکڑیوں کو استعمال کیا جا چکا ہے مگر تا ہنوز ولو کا کامیاب بدل صرف چین میں پیدا ہونے والی سیپیم سیبی فیرم کی لکڑی ثابت ہوئی ہے اگرچہ یہ بھی کامل طور پر ولو کی خوبیوں کو نہیں پہنچتی۔ سستے "کرکٹ بیٹ" دیسی لکڑی انڈین پاپلر کے بھی بنائے جاتے ہیں۔

مچھلی پکڑنے کی چھڑیں یورپ میں پچھلے دنوں تک ہندوستان سے بھیجے ہوئے "میل بمبو" (ڈینڈروکالیمس اسٹرکٹس) سے بنائی جاتی تھیں۔ یہ بانس عرفِ عام میں کلکتہ کینس کے نام سے بھی مشہور ہے۔ لیکن ہندوستانیوں کی عام سستی اور دلچسپی نہ لینے سے یہ تجارت اُن کے ہاتھ سے نکل گئی۔ چونکہ "سپلائی" ناکافی رہتی تھی اور مال منتخب و عمدہ نہ بھیجا جاتا تھا۔ اس طرح کلکتہ کینس کی جگہ چین کے "ٹونکن کین" (ریلن کونا) نے لے لی جو ایک مضبوط اور خوب ولدار بانس ہوتا ہے۔ لیکن چین کے سیاسی حالات کی خرابیوں نے اس چیز کی بھی باقاعدہ "سپلائی" یورپ کو دشوار کر دی۔ اور پھر یورپ والے اپنی اس ضرورت کے لئے ہندوستان کی طرف متوجہ ہیں۔ ہندوستان اگر اپنی اس تجارت کو

برقرار رکھنا چاہتا ہے تو سلیقے سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ مال میں اچھے بُرے کی تقسیم کر کے نرخوں کی تنظیم کرنا چاہیئے جیسا کہ چین میں ہوتا ہے۔ نیز چین و جاپان کی طرح بانس کو بہتر طریق پر اُگانے اور اُس کی کاشت میں ترقی کی صورتیں پیدا کرنی چاہئیں تاکہ بہتر اور عمدہ بانس دستیاب ہوسکے۔

خود ہندوستان میں بھی سستی قسم کی مچھلی پکڑنے کی چھڑیں بانس ہی کی بنائی جاتی ہیں جس کے لئے "رِنگل" (ارنڈینیریا فلکاٹا) خاص طور پر مشہور ہے۔

ٹھوس چھڑیں "کریوٹا" (ساگو پام) اور ہیٹیرو فریگما ایڈینوفلم کی استعمال ہوتی ہیں۔ یہ چیز زیر تحقیق ہے کہ کوئی دیسی لکڑی بھی ایسی ہوسکتی ہے جو چھڑوں کے لئے گرین ہارٹ (نیکٹنڈرا) کی طرح مناسب ہو جو کہ امریکہ کی اِس کام کی ایک مشہور لکڑی ہے۔ اِس وقت تک جو تجربے دہرہ دون میں اِس کی نسبت کئے گئے ہیں اُن سے بلیک چگلم (ٹرمینیلیا مینائی) اور چوئی (سگیریا ایلپٹیکا) اچھی لکڑیاں پائی گئی ہیں۔ چوئی اگرچہ بہت مضبوط و قابل اطمینان ہے پھر بھی گرین ہارٹ کی سی لچک اور لوچ اُس میں نہیں۔ چھڑوں کے نچلے اور درمیانی حصوں کے لئے پروشیا جیکوئی مونٹیانا بھی عمدہ لکڑی ہے۔

"گلف" کھیلنے کی لکڑیاں عموماً جنوبی امریکہ کی ہکری (ہکوریا) کی بنائی جاتی ہیں۔ ایش کی اِس سے گھٹیا سمجھی جاتی ہیں۔ بہت سی ہندوستانی لکڑیوں کو بھی اِس کام کے لئے آزمایا گیا ہے جن میں سے بعض ہکری کے مانند عمدہ ہیں۔ بلیک چگلم (ٹرمینیلیا مینائی)۔ چوئی (سگیریا ایلپٹیکا)۔ گریویا۔ اینوگائیسس کی لکڑیاں اور انڈمان پیما (لجرسٹرومیا ہائی پولیوکا) وغیرہ اِس کام کی خاص لکڑیاں ہیں۔ اگلے باریک حصوں کے لئے پنکیڈو (زائلیا ڈولیبریفارمس)۔ میسوا (میسوا فیریا)۔ ببول (اکیسیا اریبکا)۔ کپسر (کراپا[illegible]سپنسس)۔ ٹیمیرنڈس انڈکا۔

ڈلبرجیا لیٹی فولیا۔ کلورو کزائلن سوئیٹینیا کامیاب لکڑیاں ہیں۔ بول یورپ میں اور ٹیپسر آسٹریلیا میں کافی مقبولیت حاصل کرچکی ہیں۔

بندوق کے کندوں کے لئے مروجہ لکڑی والنٹ (جگلانس ریجیا) ہے اور سچ یہ ہے کہ اس کام کے لئے یہی لکڑی بہترین ہے۔ تاہم دیسی اور معمولی قسم کی بندوقوں میں ارزاں قسم کی لکڑی کے کندے ڈالے جاتے ہیں جس کے لئے کئی ایک لکڑیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ ڈلبرجیا (شیشم)۔ میلا لینا آربوریا (گماری)۔ لجرسٹرومیا فلاس ریجینی (جرول)۔ ٹلبری۔ ٹیکٹونا گرانڈس (ٹیک)۔ آرٹوکارپس ہرسوٹا (اینی)۔ البزیا لیبیک (کوکو) اور ٹیروکارپس مارسوپیم (بجاسال) خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

"ہاکی اسٹک" یورپ میں ایش کی لکڑی کے بنائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں اس کی جگہ مورس البا (ملبری) نے لے لی ہے۔ یہ لکڑی بھی "ہاکی اسٹک" کے بہت مناسب ہے۔ اس کے بعد دوسرے درجے پر کاشمیر کی ایک لکڑی سیلکس آسٹریلیس بھی عمدہ ہے۔

برف پر پھسلنے کے کھیل کے لئے مناسب ہندوستانی لکڑیوں کی تلاش کئی برس سے جاری ہے۔ اس کھیل میں زیادہ تر ولایتی ایش اور ہکری استعمال ہوتی ہیں لیکن کافی تجربے کے بعد ثابت ہوا ہے کہ شیشم اور اکیسل ووڈ اس کے لئے ایش سے بھی بہتر ہیں۔

"کرکٹ" کے کھیل میں گول کی تین لکڑیوں (وکٹ) اور اُن کی درمیانی چھوٹی لکڑیوں کے لئے ملبری ہی مستعمل ہے۔ لیکن دیگر لکڑیاں مثل دھامن (سیلٹس آسٹریلیس) اور پولیالتھیا فریگرانس بھی عمدہ ہیں۔

"ٹینس" اور "بیڈمنٹن" کے بلّوں کے لئے ایش بہترین لکڑی سمجھی جاتی ہے۔

البتہ اِن کے دستوں (ہینڈل) میں میپل۔ سیکامور۔ بیچ اور مہاگنی کی لکڑی لگاتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں ایش کے بجائے ملبری اور دستوں میں بڑوچیری استعمال کرتے ہیں۔ سیلٹِس آسٹریلس۔ شیشم۔ پولیا لتھیا فریگرینس۔ اساگی اور تُن بھی دستوں میں لگائی جاتی ہیں۔

حال ہی میں لکڑی اور بانس کی کھپچیوں کو ملاکر بلّوں کے "فریم" بنائے گئے ہیں۔ یہ طریقہ مضبوطی کے خیال سے خالص لکڑی استعمال کرنے کے مقابلے میں بہتر ثابت ہوا ہے۔

(۳۴) خیموں کی ٹیکنیں اور کھونٹیاں

خیمے کی ٹیکنیں عموماً بانس ہی کی بنائی جاتی ہیں لیکن بعض بڑے خیموں میں لکڑی کی ٹیکنیں بھی استعمال کی جاتی ہیں جس کے لئے ایک اچھی مضبوط لکڑی کی ضرورت ہے جیسے سال۔ ساگون اور دھامن وغیرہ۔

خیموں کی کھونٹیوں کے لئے بھی خوب سخت و کرخت لکڑی درکار ہوتی ہے۔ جیسے ببول۔ سُندری۔ سال۔ ساندن۔ ٹمارنڈ۔ بر اور کسم۔

(۳۵) "سگار پائپ" کے لئے لکڑیاں

ایریکا آربوریا کی جڑ سے "تمباکو پائپ" اچھے بنائے جاتے ہیں مگر یہ جھاڑیاں ہندوستان میں نہیں پیدا ہوتیں۔ کئی ایک دیسی لکڑیوں کو اِن کے بجائے آزمایا گیا لیکن وہ بات نہ پیدا ہوئی۔ تاہم برما پڈاک اور ساگون کی گنٹھیلی لکڑی اِس کے لئے بہت کچھ کامیاب ہیں۔ برما میں سستے "تمباکو پائپ" بانس کی جڑوں اور گانٹھوں سے بخوبی بنائے جاتے ہیں۔

(۳۶) خرادی کاموں کنگھیوں اور کھلونوں کی لکڑیاں

اعلیٰ قسم کے خرادی اور کھُدائی کے کام کے لئے بہت باریک ریشوں کی لکڑی درکار ہوتی ہے۔ شمالی ہند اور کاشمیر میں اس مقصد کے لئے والنٹ پسند کی جاتی ہے۔ اسی طرح میسور میں کھُدائی کے کام کے لئے صندل کی لکڑی بہت مروّج ہے۔ شیشم اور آبنوس بھی کھُدائی کے کام میں کل شمالی ہند میں کافی استعمال ہوتے ہیں۔ بکس ووڈ بھی اس کام کی اچھی لکڑی ہے مگر یہ ہندوستان میں بہت گراں پڑتی ہے۔ اِن کے بعد مندرجہ ذیل لکڑیاں معمولی قسم کی کھُدائی اور خرادی ضروریات میں نیز کنگھیوں۔ کھلونوں وغیرہ کے لئے مناسب ہیں۔

ہلدو - اینی - جیک - سینومم - آبنوس - پائمنی - کیم - اولو - پرودشیا - ریڈسینڈرز - گاری - کٹھان رائی ٹیا - بوئیمیریا اور گارڈینیا کی لکڑیاں -

گائیروکارپس جیکوئینی - بوہینیا میلابیریکا اور ایریتھرائینا کی لکڑیاں میسور میں کھلونے بنانے میں استعمال کی جاتی ہیں - مؤخرالذکر دو لکڑیاں دکھاوٹی پھلوں بیلوں، پھول پتیوں اور جانوروں کے مجسّمے بنانے میں عمدہ ثابت ہوتی ہیں -

ہندوستان میں کنگھیاں (جیسی سکھ لوگ استعمال کرتے ہیں) بکس ووڈ۔ ہلدو۔ ایبونی اور صندل کی لکڑی سے بناتے ہیں۔ اُس سے معمولی درجے کی بیل - کیرلیا - کریٹوا ریلجیوسا - گارڈینیا - گاری - رائی ٹیا - ہولیرھینا اینٹی ڈائسنٹریکا - مٹراگائنا - پریمنا لیٹی فولیا اور گائیروکارپس جیکوئینی سے بنائی جاتی ہیں -

(۳۷) چھتریوں کی ڈنڈیاں اور چھڑیاں

ہندوستان کی آب وہوا میں چھاتہ بہت ضروری چیز ہے۔ جن کے لئے

لکڑی کی ڈنڈیاں اور "ہینڈل" کافی درکار ہوتے ہیں۔ کلکتہ اور کالی کٹ مطلق شہر چھاتوں کی دستکاری کا خاص مرکز ہیں۔ چھاتوں میں عام طور پر پتلے بانس کی ڈنڈیاں لگائی جاتی ہیں جو پکڑنے کی جگہ سے آگ پر موڑی جاتی ہیں اور اس طرح علیحدہ "ہینڈل" لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

زیادہ پائداری اور "ہینڈل" کی ٹھیک شکل اور صحیح حالت قائم رکھنے کے لئے یہ ایک بہت عمدہ تدبیر کی جاتی ہے کہ پہلے بانس کے بیچ میں ایک لوہے کی سلاخ قدرتی سوراخ کے راستے داخل کر لیتے ہیں۔ پھر "ہینڈل" کو موڑتے ہیں۔ اس کارروائی کے لئے "ڈینڈرو کیلے مَس اِسٹرکٹس" کی ڈنڈیاں اچھی رہتی ہیں۔ "زیوڈو اِسٹیکیم پولی مارفم" جو آسام کی پیداوار ہے۔ اور "آکزینیٹےنن تھیرامونوسٹگا" جو بمبئی میں ہوتا ہے۔ نیز "آرنڈی نیریا جانسرنیسس" و "آرنڈی نیریافال کونیری" جو یوپی کی پیداوار ہیں بھی چھاتے کے لئے اس قسم کی ڈنڈیاں فراہم کرنے میں کامیاب و عمدہ بانس ہیں۔ کلکتہ میں اس مطلب کے لئے جو بانس بالعموم استعمال کیا جاتا ہے اُسے عوام "بزالی" کہتے ہیں۔ یہ چٹاگانگ سے آتا اور غالباً "زیوڈو اِسٹیکیم پولی مارفم" ہے۔

اسی طرح بعض درختوں کی لانبی اور سیدھی شاخوں سے حاصل شدہ لکڑیوں سے بھی چھاتوں کی ڈنڈیاں بناتے ہیں اور ان کو بھی آنچ یا بھاپ کی مدد سے "ہینڈل" کے بطور ایک سرے پر سے موڑ لیا جاتا ہے یا ڈنڈی پر اضافی بنایا ہوا "ہینڈل" چڑھاتے ہیں جو اکثر لکڑی ہی کا اور کبھی مصالحے کا بہت خوبصورت ٹھپّوں میں نکالا ہوا ہوتا ہے۔ اس قسم کی ڈنڈیاں ایکش۔ کوٹو نیسٹر۔ اولیا فیرو جنا۔ ڈائسپیرس۔ پیرونس پڈم۔ اینڈیا ڈیومی نورم۔ کوئرکس ڈیلےٹاٹا۔ اِسٹے فیلیا ایموڈی اور بلبری کی ٹہنیوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ لکڑیاں

" ہینڈل " بنانے کے لئے آسانی سے مڑنے والی اور چھاتوں کے علاوہ چوب دستی یعنی چھڑیوں کے لئے بھی عمدہ ہوتی ہیں ۔

دیگر لکڑیاں جن کی چھڑیاں بنائی جا سکتی ہیں یہ ہیں :-
کرے ٹیگس کرے نیولیٹا ۔ زنیتھا کزیلم ایلاٹم ۔ فیرونیا کی لکڑیاں ۔ کیریا پٹیرس ویلی شیاٹا ۔ زرنیفس جُجوبا ۔ ٹیرواسپرمم ایسیریفولیم ۔ ڈلبرجیا سسو ۔ اور سیلبٹس آسٹریلس وغیرہ ۔

زیادہ خوشنما قسم کی لکڑیاں آبنوس ۔ سینٹلم ایلبم اور اولیا فیرگانیا کی بنائی جاتی ہیں ۔ نیز پام ۔ بوریسس فلےبیلی فر اور کوکس نیوسی فیرا کے باہر کے حصے کی سخت لکڑی سے بھی اچھی چھڑیاں بنائی جاتی ہیں ۔ بید کی چھڑیوں کے لئے سب سے عمدہ قسم کیلےمس ومی نیلس یعنی " رتن بید " ہے ۔ کیلےمس لیٹی فولیس اور کیلومس ایکینتھو اسپیتھس بھی چھڑیوں کی اچھی بید ہوتی ہیں ۔

نقشہ ضمیمہ

(یعنی ساگون کے مقابلے میں دوسری لکڑیوں کی طاقت کا نقشہ جس میں ساگون کو بدرجہ ۱۰۰ مانا گیا ہے -)

لکڑی کا نام	وزن	شہتیری طاقت	خم یا جھکاؤ برداشت کرنا	کھمبے کی طاقت	صدمہ برداشت کرنے کی طاقت	"سائز" صحیح رکھنے کی قابلیت	پھٹنے کے خلاف مضبوطی	سختی
برما و الابار ٹیک (ساگون)	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
ایبیز پنڈرو (فر)	۷۵	۷۰	۸۵	۸۰	۷۵	۶۵	۸۰	۶۵
اکیسیا ارے بیکا (ببول)	۱۲۰	۱۲۰	۹۵	۱۰۵	۱۷۰	۷۰	۱۸۰	۱۸۵
اڈاینا کارڈیفولیا (ہلدو)	۱۰۰	۸۰	۸۰	۸۰	۹۰	۸۰	۱۱۰	۱۱۰
البزیا لیبیک (کوکو)	۹۵	۸۵	۱۰۰	۹۰	۸۵	۸۰	۱۲۵	۱۰۰
البزیا اوڈورے ٹیما (کالا سرس) ...	۱۰۵	۱۱۵	۱۲۰	۱۲۵	۱۴۰	۹۰	۱۸۰	۱۰۵
البزیا پروسیرا (سفید سرس) ...	۹۵	۸۵	۸۰	۸۵	۱۴۰	۷۵	۱۳۰	۱۰۵
النٹیا ایکسلسا (جو ٹیلی)	۱۱۵	۱۰۰	۱۰۵	۱۱۰	۹۵	۶۰	۱۴۰	۱۸۰
اینی سوپٹیرا گلابرا (کانگھو) ...	۸۵	۷۰	۷۵	۷۰	۸۵	۶۵	۹۰	۷۰

اینوگائیسس اکیومیناٹا (یان)	۱۳۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۱۵	۱۵۰	۶۰	۱۵۵	۱۷۵
اینتھوسیفلس کدمبا (کدم)	۷۰	۶۵	۷۵	۶۵	۸۰	۷۵	۸۵	۶۰
آرٹوکارپس چپلاشا (چپلاش) ...	۷۵	۸۰	۷۵	۸۰	۷۵	۸۵	۱۰۰	۹۰
آرٹوکارپس ہرسوٹا (اینی).... ...	۹۰	۹۰	۹۰	۹۵	۹۰	۹۵	۹۰	۹۵
آرٹوکارپس انٹگریفولیا (جیک) ...	۸۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۸۵	۱۲۰	۱۱۰
بشوفیا جوانیکا (بشپ ووڈ)	۱۱۰	۷۰	۸۰	۷۰	۶۵	۳۵	۱۰۰	۹۵
بامبیکس انسگنی (سیمل)	۵۵	۴۵	۵۰	۵۰	۵۰	۹۰	۴۵	۳۵
بامبیکس مالاباریکم (سیمل)	۵۵	۴۵	۴۵	۴۵	۵۵	۹۰	۵۵	۳۵
باسویلیا سراٹا (سلائی)	۸۰	۵۵	۶۰	۵۵	۶۵	۹۰	۸۵	۶۰
کیلوفلم (پون) کی لکڑیاں	۹۵	۸۵	۹۰	۸۵	۹۰	۶۵	۱۰۵	۹۵
کنیریم یوفلم (وھائٹ دھوپ ...	۶۰	۵۰	۷۰	۵۵	۵۵	۷۰	۷۰	۴۰
کنیریم اسٹرکٹم (وھائٹ دھوپ ...	۹۵	۸۵	۱۰۰	۸۵	۹۵	۶۵	۱۰۰	۸۵
کراٹاویلوسنیس (رپسر)	۱۱۵	۹۵	۹۵	۱۰۰	۹۵	۸۰	۱۰۰	۱۳۰

لکڑی کا نام	وزن	شہتیری طاقت	خم یا جھکاؤ برداشت کرنا	کھمبے کی طاقت	صدمہ برداشت کرنے کی طاقت	"سائز" صحیح رکھنے کی قابلیت	پھٹنے کے خلاف مضبوطی	سختی
برما و مالابار ٹیک (ساگون) ...	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
کیسٹے ناپسس ہسٹرکس (انڈین چیسٹنٹ)	۹۰	۷۵	۹۰	۷۵	۸۵	۵۵	۹۰	۷۵
سیڈریلا سیراٹا (تُن)	۸۰	۷۵	۸۵	۸۵	۸۵	۷۵	۱۱۵	۸۰
سیڈریلا ٹُنا (تُن)	۷۰	۵۵	۶۵	۶۰	۶۰	۶۵	۱۰۰	۶۵
سیڈرس دیودارا (دیودار)	۸۰	۸۰	۸۰	۸۵	۶۰	۸۵	۹۰	۷۰
چکراسیہ ٹیبولیرس (چکراسی)	۹۵	۷۵	۸۰	۷۰	۹۰	۷۵	۱۲۰	۱۱۰
سینوموم کی لکڑیاں (سینیمن)	۹۵	۸۰	۱۰۰	۸۵	۸۵	۷۰	۸۵	۷۰
کیوپریسس ٹورولوسا (سائپرس) ...	۷۵	۷۰	۸۰	۷۵	۶۰	۸۵	۶۵	۶۰
سائینومیٹرا پولیانڈرا (پنگ)	۱۳۰	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵	۱۵۵	۵۵	۱۴۰	۱۷۵
ڈلبرجیا لیٹی فولیا (انڈین روز ووڈ) ...	۱۲۰	۹۵	۹۰	۸۵	۱۳۵	۸۰	۱۳۵	۱۶۵
ڈلبرجیا سسو (سسو)	۱۱۵	۹۰	۸۰	۸۰	۱۴۰	۸۰	۱۳۵	۱۳۰

ڈالی کا پسس کی لکڑیاں (پالی-تالی)	۱۰۰	۹۰	۱۰۵	۹۵	۱۰۵	۶۰	۱۱۰	۱۰۵
ڈی لینیا انڈکا (چلتا)	۹۵	۸۰	۸۰	۸۰	۸۵	۵۵	۹۵	۸۰
ڈی لینیا پینٹے گاٹینا (ڈلینیا) ...	۹۰	۸۰	۷۵	۷۰	۷۵	۶۵	۱۱۰	۹۰
ڈائسپرس میلانا کسیلن (ابیونی) ...	۱۲۰	۷۵	۷۵	۷۵	۱۱۵	۶۰	۱۱۰	۱۱۵
ڈپٹیرو کارپس کی لکڑیاں (گرجن) ...	۱۱۰	۹۵	۱۱۵	۱۰۰	۱۰۰	۵۰	۱۰۵	۹۰
ڈوابینگا سونے رٹیائیڈیز (لمپاتی) ...	۷۰	۶۰	۷۰	۶۵	۶۵	۷۵	۷۵	۵۰
ڈائیساکزیلم مالابارکیم (وھائٹ سیدار)	۱۱۰	۸۵	۹۵	۹۰	۱۲۰	۶۰	۱۱۵	۹۵
یوجینیا گارڈنری (جامن)	۱۴۰	۹۵	۱۱۰	۱۰۰	۱۰۵	۵۰	۱۱۵	۵۰
یوجینیا جمبولانا (جامن)	۱۱۵	۹۰	۱۰۰	۹۵	۱۰۰	۶۰	۱۳۰	۱۲۰
میلائینا آربوریا (گمّاری)	۷۵	۵۵	۶۰	۵۵	۶۵	۸۵	۹۰	۷۰
گریویا ٹلیا فولیا (دھامن)	۱۱۵	۱۱۰	۱۲۵	۱۲۵	۱۴۵	۶۰	۱۴۰	۱۵۵
ہارڈوکیا بنیٹا (انجن)	۱۲۵	۷۵	۶۰	۷۰	۱۲۵	۹۰	۱۴۵	۱۸۰
ہارڈوکیا پینٹا (پائینی)	۹۰	۸۰	۹۰	۸۵	۹۰	۶۵	۱۰۰	۸۵

لکڑی کا نام	وزن	شہتیری طاقت	خم یا جھکاؤ برداشت کرنا	کھمبے کی طاقت	صدمہ برداشت کرنے کی طاقت	"سائز" صحیح رکھنے کی قابلیت	پھٹنے کے خلاف مضبوطی	سختی
برما و مالابار ٹیک (ساگون)... ...	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
ہیری ٹیرا مائینر (سُندری)	۱۵۰	۱۱۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۳۰	۴۵	۱۵۰	۱۷۵
ہولوپٹیلیا انٹیگریفولیا (کانجو)... ...	۸۵	۶۵	۶۵	۶۵	۱۰۰	۸۰	۹۵	۸۰
ہوپیا اوڈوریٹا (تھینگن)	۱۱۰	۱۰۰	۱۰۰	۹۵	۱۰۰	۷۵	۱۱۰	۱۳۰
ہوپیا پاروی فلورا (ہوپیا)	۱۳۵	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۳۰	۶۵	۱۵۵	۲۰۰
ہائی مینوڈکٹین ایکسلسم (کٹھان) ...	۷۰	۵۰	۵۵	۵۰	۵۵	۷۵	۷۵	۵۰
جگلانس فیلیکس (والنٹ)	۸۰	۷۵	۸۰	۷۰	۹۵	۷۰	۹۵	۶۵
لیجرسٹرومیا فلاس ریجینی (جرول) ...	۹۵	۸۰	۸۵	۷۵	۸۵	۶۵	۱۰۰	۱۰۵
لیجرسٹرومیا لینسیولاٹا (بین ٹیک) ...	۱۰۰	۹۰	۱۰۰	۹۰	۱۰۵	۶۵	۱۰۵	۱۰۵
لیجرسٹرومیا پاروی فلورا (لینڈی) ...	۱۰۵	۹۰	۱۰۰	۹۰	۱۲۰	۶۰	۱۳۵	۱۱۰
بینیا گرانڈس (جھینگن)	۸۰	۵۵	۵۰	۵۰	۷۵	۸۵	۸۰	۷۰

منجیفیرا انڈکا (مینگو) آم	۹۵	۷۵	۸۰	۷۵	۱۰۰	۹۵	۱۰۵	۹۰
میثوا فیریا (میثوا)	۱۴۰	۱۴۵	۱۵۰	۱۵۰	۱۶۰	۵۵	۱۴۵	۲۱۵
مالی چیلیا چمپاکا (چمپ)	۷۰	۷۰	۷۵	۷۰	۷۵	۹۰	۸۵	۶۵
مالی چیلیا ایکسلسا (میٹھا چمپ) ...	۷۵	۷۵	۹۰	۸۰	۷۵	۶۵	۶۵	۶۰
سٹرا گالینا پاروپفولیا (کیم)	۹۵	۷۵	۷۰	۷۵	۹۵	۶۵	۱۱۰	۱۰۰
مورس البا (ملبری)	۱۰۰	۸۵	۸۵	۸۰	۱۳۵	۶۵	۱۴۵	۱۲۵
اُوجینیا ڈلبرجیا ئیڈیز (ساندن) ...	۱۲۰	۸۰	۷۵	۸۰	۱۲۰	۶۰	۱۴۰	۱۴۵
فیبی ہنسیانا (بونسم)	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۵	۹۵	۷۰
پسیا مورنڈا (اسپروس)	۶۵	۶۰	۷۵	۷۵	۵۵	۷۰	۷۰	۵۵
پائینس ایکسلسا (بلوپائن)	۷۵	۵۵	۶۰	۹۰	۵۵	۷۵	۶۵	۴۰
پائینس لانگی فولیا (چیر)	۸۵	۷۰	۸۵	۷۵	۸۰	۶۵	۸۰	۶۰
ٹیروکارپس ڈلبرجیا ئیڈیز (انڈمان پڈاک)	۱۰۵	۱۰۰	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۰	۱۰۵	۱۱۵	۱۳۰
ٹیروکارپس مارسوپیم (بیجا سال) ...	۱۱۵	۱۰۵	۹۵	۹۵	۱۳۵	۷۵	۱۱۵	۱۲۵

لکڑی کا نام	وزن	شہتیری طاقت	خم یا جھکاؤ برداشت کرنا	کھمبے کی طاقت	صدمہ برداشت کرنے کی طاقت	"سائز" صحیح رکھنے کی قابلیت	پھٹنے کے خلاف مضبوطی	سختی
برما و مالا بار ٹیک (ساگون)... ...	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
سلبہادلی شالی (چلونی)	۱۰۰	۹۰	۹۵	۸۰	۹۰	۵۰	۱۲۵	۹۵
شلانیئیرا ٹرالی جوگا (آکرم)	۱۶۰	۱۳۵	۱۴۰	۱۴۰	۱۵۵	۸۰	۱۸۵	۲۶۰
شوریا آسامیکا (مکائی)	۸۰	۶۵	۸۰	۷۵	۷۵	۶۵	۱۱۰	۷۵
شوریا روبسٹا (سال)	۱۳۰	۱۲۰	۱۲۵	۱۱۵	۱۴۵	۵۵	۱۴۵	۶۰
اسٹریکیولیا کمپے نولیٹا (پپیتہ) ...	۴۵	۴۵	۵۰	۴۵	۴۰	۸۰	۶۵	۲۵
سوئیٹونیا فلوری بنڈا (سوٹ) ...	۹۵	۷۵	۹۵	۸۰	۸۰	۷۵	۱۱۰	۷۰
ٹیکٹونا گرانڈس (سنٹرل انڈیا ٹیک)...	۹۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۵	۱۰۵	۱۰۰	۸۵
ٹیکٹونا گرانڈس (مالا بار ٹیک)... ...	۱۰۰	۹۰	۹۵	۹۵	۸۵	۸۵	۱۱۰	۱۰۵
ٹرمنیلیا ارجونا (ارجن)...	۱۱۵	۷۵	۷۰	۷۰	۱۳۵	۹۵	۱۴۰	۱۳۵
ٹرمنیلیا بلیریکا (بہیڑہ)	۱۱۵	۱۰۰	۱۱۵	۱۰۵	۱۱۰	۹۵	۱۲۰	۱۱۵

ٹرمنیلیا بائیلاٹا (سفید چگلام)	...	١٠٠	٩٠	١٠٥	٩٥	١٠٥	٦٥	١٠٠	١٠٠
ٹرمنیلیا میریو کارپا (ہالاک)	...	٩٠	٧٥	٦٥	٧٥	٨٠	٨٠	١٠٥	٨٠
ٹرمنیلیا پینکولاٹا (کینڈل) ...	...	١١٥	٩٠	١٠٥	٩٥	١٠٠	٦٠	١١٠	١٢٠
ٹرمنیلیا ٹومینٹوسا (لاریل) ...	...	١٣٠	٩٥	١٠٠	٩٠	١٢٠	٦٥	١٢٠	١٥٥
ڈیٹیریا انڈکا (ویلا پائینی) ...	...	٨٥	٧٥	١٠٠	٨٥	٦٥	٥٠	٨٠	٦٠
ژالیا زائی لوکارپا (ایرول) ...	...	١٢٥	١٠٠	١٠٥	١٠٥	٩٠	٦٥	١٥٥	١٩٥

نوٹ: - مندرجۂ بالا لکڑیوں کے علاوہ اور جن لکڑیوں کی طاقت کی معلومات فراہم کرنی ہوں اُن کے لئے "افسر انچارج ڈبلوڈبلو اور ٹی ایم برانچ فارسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دہرہ دون کو لکھنا چاہیئے۔

تمام شُد

(مکتبۂ قیصر مرزا، منخاس، لکھنؤ)